2 MONTHLY MAGAZINE

مناظرہ سردار گڑھ نمبر

بریلویوں کی ذلت آمیز شکست کی عبرتناک داستان

مدیر
ابو حنظلہ عبد الاحد قاسمی

دوماہی علمی وتحقیقی رسالہ

تحفظ سنت

جلد:۱

شمارہ:۳

جمادی الاولیٰ، جمادی الاخریٰ ۱۴۳۹ھ

جنوری، فروری ۲۰۱۸ء

سالانہ زرِتعاون مع ڈاک خرچ ۱۵۰/ روپے

سالانہ اعزازی تعاون ۵۰۰/ روپے

اکاؤنٹ: State Bank Of India

A/c Name: Abdulahad

A/c No. 32516395235

دفتر اشاعت:

مرکزی مسجد لاڈنوں روڈ سجان گڈھ (راجستھان)

رابطہ نمبرات: 9457637025, 9024799841

کمپوزنگ: زین العابدین قاسمی نواب گنج ضلع بہرائچ یو۔پی 9670660363۔ **طباعت:** مکتبۂ مدنیہ دیوبند

فہرست مضامین

کُل ہند مجلس تحفظ سنت کے تحت شائع ہونے والے دوماہی مجلہ "تحفظ سنت" کے لیے امام العلماء محدث جلیل حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب زید مجدہ مہتمم دارالعلوم دیوبند کی دعائیہ تحریر

(Mufti) Abul Qasim Nomani
Mohtamim (VC) Darul Uloom Deoband

(مفتی) ابوالقاسم نعمانی
مہتمم دارالعلوم دیوبند، الہند

PIN- 247554 (U.P.) INDIA Tel: 01336-222768 E-mail: info@darululoom-deoband.com

Ref ....

Date ....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

دعائیہ کلمات

عزیز گرامی فاضل نوجوان جناب مولانا ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی قابل مبارک باد ہیں کہ انھوں نے مسلک اہل السنۃ والجماعۃ کی حفاظت و پاسبانی کے لیے تحفظ سنت کے نام سے دوماہی رسالہ کی اشاعت کا آغاز کردیا ہے۔ یہ دوماہی رسالہ علمی تحقیقی واصلاحی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اہل بدعت اور مدعیان عمل بالحدیث کی طرف سے جو انحرافات تقریری یا تحریری طور پر مسلک اعتدال (عقائد اہل حق علماء دیوبند) کے بالمقابل اشاعت پذیر ہوتے ہیں ان کا تعاقب اور ان کی مدلل تردید بھی اس رسالہ کا خاص موضوع ہے۔ اس دور میں کسی خالص علمی ودینی رسالہ کا اجراء اور پھر تسلسل کے ساتھ اس کی اشاعت بڑے عزم وحوصلہ کا کام ہے۔

ضرورت ہے کہ رسالہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے سلسلہ میں مولانا موصوف کا بھرپور تعاون کیا جائے۔

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو تحفظ سنت اور اشاعت دین کے لیے قبول فرمائے۔ اور ہر قدم پر اپنی مدد شامل حال فرمائے۔

ابوالقاسم نعمانی

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ
مہتمم دارالعلوم دیوبند
۹/۵/۱۴۳۹ھ = ۲۷/۱/۲۰۱۸ء

ادار یہ

زباں بھی ہے ہمارے منہ میں اور تابِ سخن بھی

ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی

سردارگڈھ کے مناظرے میں جس طرح اللہ رب العزت نے باطل کے جمگھٹ میں اہل حق کو کامیابی وکامرانی نصیب فرمائی اور باطل کواس کے اپنوں کے بیچ ذلیل ورسوا کیا یہ اپنے آپ میں ایک بہت ہی حوصلہ افزاءاورتاریخی واقعہ ہے،مناظرہ کی افادیت اوراہمیت کے پیش نظرادارہ "تحفظ سنت" نے اس کی مفصل روئیداد ہدیۂ قارئین کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ یہ عظیم الشان مناظرہ منظم ومرتب انداز میں عوام تک پہنچ جائے اورریکارڈ کا حصہ بنے۔

موجودہ صورتحال میں جبکہ حکومت کی طرف سے مسلم پرسنل لاء میں مداخلت کی بھرپور کوششیں جاری ہیں اورحکومت کی سرپرستی میں ہندوشدت پسند تنظیمیں اسلام ومسلمانوں کونقصان پہنچانے کے لیے ہمہ وقت سرگرم ہیں، ایسے حالات میں ضرورت اس بات کی تھی کہ ہم سب آپسی مسلکی اختلافات کودرکنار کرکے اتحادواتفاق کا مظاہرہ کریں اورملی وعائلی ضروری مسائل پراپنی تمام تر توجہ مبذول رکھیں،تاکہ اسلام دشمن طاقتیں اپنے ناپاک عزائم میں کامیاب نہ ہوسکیں، ایسے کٹھن لمحات میں ضرورت تھی کہ ہم آپس میں مناظروں کے بازارگرم کرنے کے بجائے ان اعتراضات ووساوس کے دفعیہ کی کوشش کریں جوملکی میڈیا کی جانب سے مسلم پرسنل لاء کے متعلق نشرکئے جارہے ہیں۔

موجودہ ناگفتہ بہ صورتحال میں ہم قطعاً نہیں چاہتے تھے کہ کسی سے مناظرے،مباحثے وغیرہ کا معاملہ پیش آئے؛لیکن بریلوی علماء نے ہمیں مجبورکیا، نہ یہ لوگ چیلنج بازیاں کرتے نہ مناظرانہ ماحول بنتے، ان بیچاروں کواس بات سے کوئی واسطہ نہیں کہ حالات کیا ہیں اورضرورت کس چیز کی ہے،بس انہیں اپنے کاروبار سے مطلب ہےاوران کا کاروبارعلمائے دیوبندکوگالیاں دیناہےاسی سے ان کے گھروں میں چولہا جلتاہے،جیبیں گرم رہتی ہیں اورنذرانوں کی بارشیں ہوتی ہیں، یہی ان کا مقصد ہے کہ ملک وملت بھاڑ میں جائےبس ان کےنذرانے وصول ہوتے رہیں۔

آج ہم تحفظ سنت کے پلیٹ فارم سے تمام فرق باطلہ بالخصوص بریلوی حضرات کودعوت دیتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے متفقہ وبنیادی مسائل کےحل کے لیے مسلم پرسنل لاء بورڈ اور جمعیۃ علماء ہند کے ساتھ

آئیں اور آپسی اختلافات کو پس پشت ڈال کر اتحاد و اتفاق کے ساتھ اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ کریں، اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ ان شاء اللہ ہماری جانب سے کسی بھی طرح کی مباحثہ ومناظرہ بازی نہیں کی جائے گی، آپ اپنے اعمال کرتے رہیں ہم اپنے کرتے ہیں۔ لنا اعمالنا ولکم اعمالکم

لیکن یاد رکھیں اگر آپ کے مولویوں نے اپنی پرانی روش نہیں بدلی اور اکابر علمائے دیوبند کے خلاف دریدہ دہنی اور بکواس بازی سے باز نہیں آئے تو پھر ہماری طرف سے کسی رو رعایت کی توقع بالکل نہ رکھیں، پھر ہم بھی ان شاء اللہ آپ کی حجامت بنانے کے لیے میدان میں آئیں گے اور آپ کے بڑوں کے ایسے کالے کارنامے امت کے سامنے رکھیں گے جنہیں برداشت کرنے کی سکت آپ کے اندر نہیں ہوگی۔

سکوت آموز طول داستان درد ہے ورنہ
زباں بھی ہے ہمارے منہ میں اور تابِ سخن بھی

مناظرۂ سردار گڈھ کی کامیابی پر

مبارک باد

Mob. 9411298086

Mohd. Rashid Azami
Darul-Uloom Deoband

محمد راشد اعظمی
استاذ دارالعلوم دیوبند

Resi.: Vill. & Po. Bamhur, Distt. Azamgarh (U.P.) INDIA

Ref .... Dated. ....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

اہل حق ہمیشہ کتاب وسنت کی ہدایات کے مطابق وقار اور سنجیدگی اور مسلمانوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کا مقابلہ کرتے ہیں بدزبانی، گالی گلوج اور بے وجہ چیلنج اور مناظرہ کی دعوت نہیں دیتے؛ لیکن جب فریق مخالف کی طرف سے کسی طرح کا چیلنج ہوتا ہے تو حق کو ثابت کرنے اور عوام کو گمراہی اور غلط فہمی سے بچانے کے لیے بسروچشم ان کے چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔

اسی سلسلے میں موضع سردار گڈھ ضلع گنگا نگر راجستھان میں بریلوی مولوی محمد اسحاق میواتی نے دیوبندیوں سے مناظرہ کا چیلنج کیا ان کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں تھا اس جگہ۔ جہاں نناوے فیصد بریلوی حضرات ہیں۔ کہ کوئی دیوبندی عالم مناظرہ کے لیے آجائے گا۔

لیکن مناظر اسلام مولانا عبدالاحد صاحب قاسمی زیدلطفہٗ بڑی جرأت کے ساتھ وہاں پہنچ گئے۔ اور مناظرہ میں مولوی موصوف کو ایسی شکست دی کہ پوری کایا پلٹ گئی۔ بریلوی مولوی کی بے بسی اور جوابات دینے سے عاجزی دیکھ کر انہیں کا طبقہ ان کے خلاف ہوگیا۔ اور فتح مبین کا نقشہ سامنے آگیا۔

میں پوری جماعت دیوبند کی طرف سے مولانا عبدالاحد صاحب کو مبارکبادی دیتا ہوں اور ان کی سلامتی اور درازیٔ عمر کے ساتھ امت مسلمہ کے لیے بافیض ہونے کی دعا کرتا ہوں۔

والسلام

محمد راشد اعظمی

دارالعلوم دیوبند

۷/جمادی الثانیہ ۱۴۳۹ھ

مناظرۂ سردار گڈھ پر ایک نظر

از مولانا محمد عارف حسین قاسمی استاذ حدیث وفقہ مدرسہ لطیفیہ سردار شہر

"افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر" یہ حدیث اپنے ظاہری معنی کے اعتبار سے نہ سہی لیکن معنوی اعتبار سے سردار گڈھ مناظرہ پر پوری طرح صادق آرہی ہے، سردار گڈھ بدعتیوں کا مضبوط گڈھ ہے، جہاں اہل حق انگلیوں پر گنے جاسکتے ہیں، ایسے مضبوط قلعہ میں شگاف ڈالنا اور اہل باطل کو کڑاکے کی سردی میں پسینہ دلا دینا اور دن میں تارے دکھا دینا یقیناً خدائی مدد کے بغیر نہیں ہوسکتا، جس کا بڑا اہتمام بھی کیا گیا تھا، یہ مناظرہ احقاقِ حق اور ابطال باطل کے لیے بدعتیوں کے چیلنج پر ۱۰/۱/ ۲۰۱۸ء کو بعد نماز عشاء سردار گڈھ تحصیل سورت گڈھ ضلع گنگانگر میں ہوا، رضاخانیوں کی طرف سے نام نہاد شیر میوات مفتی اسحاق اشفاقی اور اہل حق کی طرف سے فاتح بریلویت وغیر مقلدیت مولانا ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی صاحب مناظر مقرر ہوئے، صدر مناظر کے طور پر مناظر اہل سنت مفتی عمیر قاسمی، معین مناظر بندۂ عاجز (محمد عارف حسین قاسمی) اور حافظ نشاط متعین ہوئے، (یہ تقرری ہم نے اپنے طور پر کی تھی) اس کے علاوہ ہم سبھی مناظرین کی مضبوط پشت پناہی کے لیے مفتی شکیل احمد قاسمی، مولانا ایوب قاسمی اور مولانا ابوالکلام لطیفی جیسی عظیم شخصیات بھی اسٹیج پر جلوہ افروز تھیں۔ یہ بھی بتاتا چلوں کہ یہ علاقہ دینی ودنیاوی اعتبار سے نہایت پسماندہ اور جہل وضلالت کا گڑھ ہے، مردوں اور عورتوں کی اکثریت ایمان جیسی سب سے قیمتی شئی سے محروم ہیں، یہاں کے باشندے اپنی فطری صلاحیت اور قیمتی جوہر کو اذناب البقر، لوہے لکڑ، دہقانی ساز وسامان اور کھیتی وکھلیانوں میں بے گور وکفن دفن کررہے ہیں۔

اس مناظرہ کی مختصر داستان یوں ہے کہ وہاٹس ایپ پر "انجمن تحفظ سنت گروپ" کے ذریعہ مناظرہ کا علم ہوچکا تھا؛ لیکن شرکت بھی ہوگی یہ حاشیۂ خیال میں بھی نہیں تھا، مولانا عبدالاحد قاسمی صاحب اپنے رفقاء کے ساتھ مدرسہ اسلامیہ لطیفیہ سرادر شہر تشریف لائے، کھانا کھانے کے بعد سردار گڈھ چلنے کی درخواست کی، اس درخواست کو دین کا ایک اہم کام سمجھ کر ٹالا نہیں جاسکا، بالآخر مفتی شکیل صاحب، مولانا ایوب صاحب، مولانا ابوالکلام صاحب اور یہ ناچیز سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا الخ پڑھ کر روانہ ہوگئے، راستے میں ایک ہوٹل پر ظہر کی نماز ادا کی گئی اور چائے نوشی ہوئی، مغرب سے پہلے سردار گڈھ پہونچے، عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد مقامی حضرات سے تبادلۂ خیال ہوا، اور دیگر اہم وضروری امور پر گفت وشنید ہوئی، رات کا کھانا

کھانے اور عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد نصرت حق کے لیے سب نے مل کر رب کریم کے حضور خوب آہ وزاری کی، اس کے بعد یہ نورانی قافلہ بڑے تزک واحتشام اور آن بان شان کے ساتھ دعاؤں کے طفیل ایک نیا جذبہ اور حوصلہ لے کر مناظرہ گاہ کی طرف روانہ ہوا، مناظرہ گاہ پہونچ کر نہایت باوقار انداز میں سب نے اپنی اپنی نشستیں سنبھالی، کتابیں ترتیب دی گئیں، جب مناظر مخالف مناظرہ گاہ میں داخل ہوا تو ان باوقار نورانی چہروں کو کتابوں کے انبار کے ساتھ دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا، حوصلہ پست، پتہ پانی پانی ہو گیا، جس کا اندازہ اس کے حواس باختہ و پژمردہ چہرے سے بخوبی ہو رہا تھا۔

اولاً مناظر مخالف نے شرائط مناظرہ طے کرنے سے شدت سے انکار کر دیا، شاید یا تو کسی بندھن میں بندھ کر مناظرہ کرنے کا حوصلہ نہیں پا رہا تھا یا اگر کسی ایک موضوع پر شکست کھا جائے تو دوسرے موضوع کو اپنی شکست پر پردہ ڈالنے کے لیے ہتھکنڈہ بنانے کے فراق میں تھا۔ چنانچہ ہوا بھی ایسا ہی، اخیر میں تو شربت اور حلوہ کو موضوع بنا کر خود ساختہ فتح کا نعرہ لگانا شروع کر دیا؛ لیکن عوام اس چال کو سمجھ چکے تھے، اگر چہ اس وقت بریلوی مناظر کی ہنگامہ آرائی کی وجہ سے مناظرہ وقت سے پہلے ہی ختم کرا دیا گیا؛ لیکن بعد میں سردار گڈھ میں اس کا رزلٹ بہت اچھا رہا، اور اہل حق کو اپنا حق مل گیا، ان حقوق کی تفصیلات آپ اسی رسالے کے دوسرے مضامین پڑھ لیں گے۔

قارئین کرام! حق وباطل کی کشمکش ایک ازلی وابدی حقیقت ہے، اگر ہم اسلامی تاریخ کی ورق گردانی کریں تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ حق وباطل کی کشمکش ایک کھلی کتاب ہے، چاہے وہ فتنۂ فرعون ہو یا ارتداد یا خلق قرآن یا فتنۂ قادیانیت، بریلویت، غیر مقلدیت ہو؛ لیکن اللہ نے ہر دور میں ان فتنوں کو قلع قمع کرنے کے لیے رجال کار پیدا کئے ہیں، اور اللہ کے وہ نیک بندے ہر طرح کے فتنوں کے سد باب کے لیے اپنی جانیں نچھاور کرتے رہے ہیں، اور دین حنیف پر آنچ آنے نہیں دی، اسی طرح اس دور میں ہر طرح کے فتنوں سے پنجہ آزمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے علمائے دیوبند کو منتخب کیا ہے، اسی پاکباز سلسلے کی ایک کڑی جناب مولانا عبدالاحد قاسمی صاحب بھی ہیں، جو ہر فتنے کا بڑی مہارت کے ساتھ قلع قمع کر رہے ہیں، اور ہر یلغار کو اسی کے انداز میں جواب دے رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے فتنوں سے بچا کر صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

مناظرۂ سردرا گڈھ میں رضاخانیوں کی شکست

مولانا ابوایوب حنفی قادری

برادر مکرم مخدوم العلماء حضرت مولانا عبدالاحد قاسمی صاحب زید مجدھم کا مناظرہ دیکھ کر حضرت کو کامیابی وکامرانی پر مبارک باد پیش کی اور ساتھ ہی ان کے صدر مناظر مفتی محمد عمیر قاسمی صاحب زیدت معالیہ المبارکۃ المثمرۃ اور پور جماعت لائق صد تکریم ہے۔ خدا تعالیٰ ان قاسمی شیروں کو یونہی للکارنے اور گرجنے کی توفیق عطا فرمائے؛ تاکہ حق کا بول بالا ہو اور باطل کا منہ کالا ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

جہاں تک میں نے رضاخانیوں کی شکست اور اہل حق اہل سنت دیوبند کی کامیابی پر غور وفکر کیا ہے تو مجھے اس کا راز چند باتوں میں نظر آتا ہے، ان میں سے ایک ہے اہل حق کی سچائی اور اہل باطل کی جھوٹ ودجل پر مشتمل برائی۔

خدا تعصب کا برا کرے جس نے یہ دولت اور نعمت بھی چھین لی کہ آدمی سچی بات کرے، چونکہ اہل باطل نے طے ہی یہی کیا ہوا ہے کہ جھوٹ اور دجل سے کام لینا ہے اس لیے حدیث نبوی صلوات اللہ وسلامہ علی صاحبہ الف الف مرۃ "الصدق ینجی والکذب یھلك" کہ سچ کامیاب کرتا ہے اور جھوٹ تباہ وبرباد کرتا ہے، جیسا کہ رضاخانی حضرات تباہ ہوئے۔

میں رضاخانی حضرات سے کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی شکست کو دیکھو کہ اس کے اسباب کیا کیا ہیں؟ ایک سبب تو میں نے عرض کردیا۔ صرف یہی مناظرہ نہیں؛ بلکہ جتنے بھی مناظرے آپ کو ملیں گے رضاخانیوں کی شکست کا اعلان کررہے ہیں۔ ان کی ذلت وشکست کی بنیاد چند باتوں پر ہوتی ہے:

(۱) جھوٹ کا سہارا لینا: مثال کے طور پر اعلان تو یہ کریں گے (قطب الارشاد، فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی (قدس اللہ سرہ) نے لکھا ہے فتاویٰ رشیدیہ میں کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے حالانکہ پورا فتاوی رشیدیہ دیکھ لیں آپ کو یہ عبارت نہیں ملے گی۔ اور مثال دیکھیں! مولوی غلام نصیر الدین سیالوی نے عبارات اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ میں لکھا ہے کہ گنگوہی صاحب نے فتاوی رشیدیہ میں لکھا ہے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اور فتاوی رشیدیہ کی جلد اور صفحہ نمبر بھی دیا ہے مگر کسی بھی سال کے مطبوعہ میں یہ نہیں ہے۔

ابھی حال ہی میں مولوی پروفیسر سعید اسد صاحب مناظرہ کی غرض سے آئے، طے تو یہ ہوا کہ آپ

اسی تحریر پر اپنے بڑوں کی نمائندگی لائیں، مگر وہ گھر جا کر گویا ہوا کہ ربیع الثانی میں تحذیر الناس پر گفتگو ہونی طے ہوئی ہے، حالانکہ آپ نیٹ پر موجود ویڈیو کو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔اور مناظرۂ سردار گڑھ میں بھی رضاخانیوں نے جھوٹ بولا کہ شاہ شہیدؒ سے علامہ فضل حق خیر آبادی نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے سامنے مناظرہ کیا الخ حالانکہ یہ بات بالکل ہی غلط اور جھوٹ ہے۔۔شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ نے ہر فن میں اپنا نائب بنایا ہے مگر شاہ اسمٰعیل کو کسی فن میں آپ نے نائب نہیں بنایا اس کی کیا وجہ ہے؟ تو حضرت گویا ہوئے کہ جس کو میری جوانی کا علم دیکھنا ہو تو وہ شاہ اسماعیل کو دیکھ لے۔

دوسری وجہ جو میں سمجھتا ہوں ان حضرات کی ناکامی کی وہ یہ ہے کہ یہ لوگ دھوکا دہی سے کام لیتے ہیں، جیسے رضاخانی مناظر اس مناظرہ میں دے رہے تھے کہ حضرت حسینؓ کے نام کی سبیل تو پینا ناجائز اور ہولی دیوالی کا کھانا جائز۔حالانکہ صاف سی بات ہے کہ سیدنا حسینؓ کے نام پر شربت کی سبیل ان کی نیاز ہے اور یہ ان کے تقرب کے لیے کی جاتی ہے کہ وہ اس سے خوش ہو کر ہماری حاجتیں اور ضرورتیں دین و دنیا کی پوری فرمائیں گے اور یہ سبیل تو **وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ** میں داخل ہے اور ہولی دیوالی کا کھانا **وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ** تو نہیں ہوتا۔زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہنود کے ہاتھ کا پکا ہوا ہے تو یہ بات تو رضاخانی تفسیر نور العرفان میں بھی موجود ہے کہ کافر کے ہاتھ کا بنا ہوا کھانا کھانا جائز ہے تو پھر اعتراض کس بات پر؟ ہاں کافر کے ہاتھ کا اگر ذبح کیا ہوا جانور ہو تو ہم اسے جائز نہیں سمجھتے، کتنی سیدھی بات تھی مگر رضاخانی حضرات دھوکہ بازی کے آئی جی ہیں اس لیے باز نہ آئے۔

اب اگر ہم پوچھیں کہ گدھے کا تو سترہ رضاخانی مذہب میں جائز اور خان صاحب کی قبر کا سترہ ناجائز تو کیا خان صاحب گدھے سے برے ٹھہرے؟؟؟ خان صاحب کے فتاوی رضویہ میں ہے کہ نمازی "صلی اللہ علیہ وسلم" بقصد جواب کہے تو نماز ٹوٹ جائے اور اگر اجنبیہ کی شرمگاہ کے اندر بھی نظر چلی جائے اور شہوت بھی پیدا ہوئی تو نماز نہ ٹوٹے، یہ بھی فتاوی رضویہ میں ہے تو اب کیا رضاخانی مذہب وہ اصول یہاں بھی لاگو کرے گا؟ رضاخانی مناظر کے گھر گدھا داخل ہوا تو مستورات کے پردے میں فرق نہ آیا اور خاں صاحب بریلوی داخل ہوئے تو یقیناً فرق پڑے گا تو کیا خانصاحب گدھے سے برے ٹھہرے؟

تیسری وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ تشدد اور تعصب کا شکار ہو جاتے ہیں، کسی بھی عبارت کے ساتھ معاملہ جو فقہاء اور اصولیین کے اصول کے تحت کرنا چاہیں تو یہ لوگ نہیں کرتے۔مثال کے طور پر حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ کی عبارت تحذیر الناس میں ختم رتبی کی بات ہے، سیاق وسباق کو اگر کوئی بھی دیکھے تو یہی

کہے گا کہ حضرت تو ختم رتبی کی بات کر رہے ہیں۔ مگر یہ متشددین ماننے کو تیار نہیں، حالانکہ اصول یہ ہے کہ پوری عبارت کو بمعہ سیاق وسباق کے دیکھا جائے اور اسی وجہ سے یہ خائب وخاسر ہوتے ہیں، اور حدیث نبوی میں ارشاد ہے کہ "هلك المتنطعون" کہ متشددین ہلاک ہو گئے، تو یہ لوگ کامیاب کیسے ہوں؟ اور تشدد اتنا کہ بات کی صحیح تاویل اور صحیح مطلب بھی سننا گوارا نہیں فرماتے، اور "كلمة حق اريد بها الباطل" کے اصول سے آگے کہہ دیتے ہیں کہ صریح بات میں تاویل معتبر نہیں، تو جواباً گزارش ہے کہ سیاق وسباق تو دیکھو! مطلب وہ بنتا ہے جو ہم کہہ رہے ہیں نہ کہ جو تم کہہ رہے ہو۔ اور تشدد اتنا کہ علمائے دیوبند کو مولانا کہنا، عالم دین سمجھنا کفر، مرحوم ومغفور کہنا ارتداد، حالانکہ صحیح دین وشریعت پر چلنے والے تو یہی اہل السنۃ دیوبند ہیں۔

چوتھی وجہ مجھے ان کے بطلان اور خذلان کی یہ سمجھ آتی ہے کہ یہ لوگ قرآن وسنت کے مفہوم کو بتاتے نہیں؛ بلکہ اپنا مفہوم بنا کر قرآن وسنت کے ذمے لگاتے ہیں اس وجہ سے ہارنا ان کا مقدر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ لوگ درحقیقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت کے منکر ہیں، لیکن بشریت کے اقرار والی آیات کے ضمن میں کہتے ہیں کہ چونکہ لباس بشری میں تشریف لائے اس لیے یہ آیت ہمارے خلاف نہیں، حالانکہ کسی بھی معتبر مفسر نے یہ مفہوم نہیں لکھا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ لباس بشریت میں آنے والا بشر نہیں ہوتا؛ بلکہ فرشتہ ہوتا ہے یا جن، بھلا انسان کو کیا ضرورت پڑی لباس بشریت کی؟ اور جو آیات واحادیث اور اقوال علم غیب کے رد میں ہوں ان کا مفہوم یہ لوگ بتاتے ہیں کہ یہ ذاتی کی نفی ہے، حالانکہ غیب کی تعریف میں مفسرین نے صاف بات کہی ہے کہ جس کو حواس ظاہرہ وباطنہ نہ معلوم کر سکیں، اور دوسری طرف دیکھیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارا علم حواس ظاہرہ وباطنہ کے ذریعے سے ہے، لہٰذا اس کو علم غیب نہیں کہا جا سکتا۔

اور پانچویں وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ جہالت کی پیداوار ہیں۔ چنانچہ رضا خان سے لے کر نیچے تک سب ہی اسی جہالت کی داستان ہیں۔ نہ بات کہنے کا سلیقہ، نہ سمجھنے کا سلیقہ، نہ جواب کا سلیقہ اور نہ ہی اعتراض کا، نہ افتاء کو جانیں اور نہ ہی اصول تکفیر۔ اسی وجہ سے تو ہر ایک کے فتاویٰ مختلف، ہر آدمی دوسرے بریلوی کو کافر کہے جا رہا ہے۔

یہ چند وجوہات میں نے گنا دی ہیں۔ بات مزید بھی کہی جا سکتی ہے مگر یہی کافی وشافی ہے۔ اگر یہ لوگ ان باتوں پر سنجیدگی سے غور کریں تو مناظرے کی نوبت ہی نہ آئے گی، اور ان کو اہل حق سے الجھنا ہی نہ پڑے گا؛ بلکہ ان کو اہل حق مان لیں گے، اور شکست سے دوچار نہیں ہونگے۔ اللہ کریم انہیں سمجھ عطا فرمائے۔

تاثرات بر مناظرۂ سردارگڑھ

از: مناظر اسلام، فاتح رضاخانیت، **علامہ ساجد خان** نقشبندی صاحب حفظہ اللہ

آپ حضرات بخوبی واقف ہونگے کہ برصغیر کی اس سرزمین پر جب بھی کسی فتنہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سر اٹھانے کی حماقت کی ہے تو علمائے اہل سنت احناف دیوبند نے ہر محاذ پر جم کر اسکی سرکوبی کی، یہ محاذ خواہ تقریر کا ہو یا تحریر کا، مناظرہ کا ہو یا مباہلے کا جب بھی جہاں بھی ان فتنہ پروروں نے دلائل کی دنیا میں آکر چیلنج بازی اور غوغا مستی کرنیکی جسارت کی تو ان علمائے حق نے انکے چیلنج پر نہ صرف یہ کہ لبیک کہا؛ بلکہ ان فتنہ پروروں کو دندان شکن جواب دیکر انکے دانت کھٹے کئے۔ خیر: آمدم برسر مطلب انہی فتنوں میں سے ایک فتنہ اہل بدعت رضاخانیوں کا ہے اکثر علاقوں میں تو مناظر اسلام حضرت مولانا سید طاہر حسین گیاوی مدظلہ اور متکلم اسلام سیدی ومرشدی وسندی حضرت مولانا الیاس گھمن صاحب دامت برکاتھم العالیہ جیسے حضرات کی سربراہی میں تقریباً تقریباً اس فتنہ کا قلع قمع ہو چکا ہے اور مناظرے کا میدان بالکل صاف ہو چکا ہے اور حالت بایں جارسید کہ اگر انہیں مال ودولت کے عوض مناظرے کی آفر کی جائے تو بھی شاید موت کو قبول کریں گے مگر میدان مناظرہ میں آنے کی جرأت نہیں کریں گے ہم سے پہلے وہ تحدیاں وہ چیلنج بازیاں اور لاف گزاف سب ہوا اور قصہ پارینہ ہو چکی ہیں۔

بدقسمتی سے ہندوستان کی سرزمین پر قاطع شرک وبدعت، شیر اہلسنت، مناظر اعظم حضرت مولانا طاہر حسین گیاوی صاحب زید مجدہ کی علالت اور پیرانہ سالی کی وجہ سے جب اہل بدعت نے میدان مناظرہ کو خالی پایا تو خوب پر و پرزے نکالے ہر دو ٹکے کا عامی منہ اٹھا کر علمائے دیوبند کو چیلنج بازیاں کرنے لگا تھا، اور سادہ لوح عوام کو اپنی ان بچکانہ حرکتوں سے یہ باور کرانے کی کوشش میں مصروف تھا کہ دیکھو اگر دیوبندی سچے ہوتے تو میدان مناظرہ میں آتے؛ لیکن جیسا کہ ازل سے ہی اللہ تعالی کی یہ سنت چلی آرہی ہے کہ جہاں جس قسم کی خدمت کی ضرورت ہوتی ہے وہاں ایسے رجال کار پیدا فرمادیتے ہیں جو دین کے اس شعبے کو پھر سے ایک نئے ولولے کے ساتھ زندہ کردیتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے انتہائی پیارے دوست و رفیق محبی مناظر اسلام فاتح رضاخانیت ترجمان مسلک اہل سنت حضرت مولانا عبدالاحد قاسمی صاحب زید مجدہ بھی انہی مبارک ہستیوں میں سے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے ہندوستان کی مبارک سرزمین پر ہر وقت ہمہ تن اپنے ولیوں کے دفاع کے لیے منتخب کرلیا ہے۔

آپ کے ہاتھوں سب سے پہلے فاروق رضوی ناگپوری کو ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑا۔آپ سے پہلے اس شخص کا طوطی پورے ہندوستان میں بولتا تھا،اپنے ساتھ لیپ ٹاپ رکھ کر جگہ جگہ چیلنج بازیاں کرنا اس کی عادت تھی کہ اگر سچے ہوتو میرے مقابلے میں آؤ! حضرت قاسمی صاحب نے علمائے حق کی ترجمانی کرتے ہوئے جگہ جگہ اس کے چیلنج کو قبول کیا اور للکارا کہ اگر ہمت ہے تو میدان میں آؤ! مگر یہ رضوی ہر میدان سے بھاگتا ہوا نظر آیا حتی کہ ہندوستان کے جید بریلوی اکابر نے اس آدمی سے اپنی برأت کا اعلان کردیا کہ یہ ہمارے مسلک کا نہ تو ترجمان ہے نہ مناظر اور نہ ہی ہم اس کی چیلنج بازیوں کے ذمہ دار ہیں بریلوی اکابر کی یہ گفتگو جس میں بریلی مرکز منظر اسلام بریلی بھی شامل ہے نیٹ پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔اور آج الحمد للہ فاروق رضوی کو چیلنج تو دور بیان کرنے کے موقع بھی بمشکل ہی ملتے ہیں۔اس کے بعد قاسمی صاحب نے بریلویوں کے قلعہ میں کمند ڈالنے کا فیصلہ کیا اور بریلویوں کے مناظر اعظم مفتی مطیع الرحمن رضوی کو مناظرے اور گفتگو کی دعوت دی، ہندوستان میں بریلوی اپنے اس مناظر کو ناقابل تسخیر مخلوق سمجھتے تھے مگر اس مرد مجاہد کے سامنے آنے کی جرأت مفتی مطیع الرحمن کو بھی نہ ہوئی،مناظرے سے فرار اور پہلو تہی کرنے کے لیے جو شرمناک حرکتیں وبہانے اس رضوی نے تراشے وہ سب حضرت قاسمی صاحب کی کتاب "داستان فرار" میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔

حال ہی میں سردارگڑھ راجستھان میں بریلویوں کے شیر میوات مولوی اسحق میواتی کے ساتھ آپ کا عبارات اکابر پر مناظرہ ہوا،مناظرہ کیا ہے؟ یوں سمجھیں بریلویوں کی ذلت ورسوائی کی وہ داستان ہے جس کا ذکر شاید صدیوں تک نہ ختم ہو۔بریلوی مولوی اس گھمنڈ میں چند کتب وہ بھی فوٹو کاپی ساتھ لایا کہ یہ سارا علاقہ ہمارا ہے یہاں احمد رضا خان کا طوطی بولتا ہے بھلا کس کو جرأت ہوگی کہ وہ دشمن کے گھر میں آکر دشمن کو للکارے اور یوں ہم جیت گئے ہم جیت گئے۔مگر سلام ہو حضرت مولانا منظور نعمانی صاحبؒ کے اس روحانی فرزند پر کہ جس طرح حضرت نعمانیؒ نے بریلوی مرکز جاکر وہاں کے شیخ الحدیث کو ناکوں چنے چبوائے اسی طرح اس مرد مجاہد نے اپنی زندگی داؤ پر لگا کر محض احقاق حق کی خاطر بریلویوں کے اس خطرناک گڑھ میں جاکر شیر میوات کو اسی کے گھر کی خاک چاٹنے پر مجبور کردیا۔بریلوی مناظر کی حالت کا اندازہ اس سے لگائیں کہ اس کے پاس کسی بات کا کوئی جواب نہ تھا سوائے یہ کہنے کے کہ ہمارے ذمہ صرف کفر دکھانا تھا ہم نے دکھا دیا نہ تو اس کے پاس اپنی گستاخانہ عبارتوں کا کوئی جواب تھا نہ حضرت قاسمی صاحب کی وضاحتوں کا کوئی جواب۔

اس مناظرے نے حق کے بول کو بالا کیا اس جگہ تبلیغی جماعت کو تبلیغ کی اجازت مل گئی،سردار گڈھ کی

جامع مسجد کا وہ دیوبندی مؤذن جس کو نکالنے کے لیے یہ سارا مناظرہ ترتیب پایا تھا اسے اپنی سابقہ حالت پر برقرار کردیا گیا، مناظرے کے چند روز بعد علاقۂ گنگا نگر کی ایک اہم بریلویوں کی مسجد میں مولانا قاسمی صاحب کا ایک بڑے مجمع میں بیان رکھوایا گیا جس میں سینکڑوں کی تعداد میں بریلوی حضرات نے شرکت کی۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ مناظروں سے کیا فائدہ؟ وہ دیکھیں کہ صرف ایک مناظرہ سے کتنے لوگوں کے عقائد کا تحفظ ہوگیا۔

افادۂ عام کے لیے حضرت قاسمی صاحب اب اس سارے مناظرے کو روئیداد کی شکل میں شائع کرنا چاہتے ہیں اور اس کے لیے چند کلمات لکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ حقیقت یہ ہے کہ بندہ خود کو اس لائق سمجھتا نہیں کہ ان حضرات کی علمی کاوشوں پر کچھ تبصرہ کرے، حضرت قاسمی صاحب کے مقابلے میں میری تحریر کی مثال تو گویا کپڑے میں پیوند۔ لہذا بندہ نے اپنی مصروفیات کا بہانہ کر کے اس ذمہ داری سے پہلو تہی اختیار کرنے کی مقدور بھر کوشش کی مگر حضرت کے پیہم اصرار پر یہ چند بے ربط و بے جوڑ جملے سپرد قرطاس کر رہا ہوں تا کہ انگلی کٹا کر ہمارا نام بھی شہیدوں کی فہرست میں شامل ہو جائے۔ اللہ پاک حضرت قاسمی صاحب کا سایہ تا دیر ہم پر قائم رکھے اور ان کے علم و عمل سے پوری امت کو اسی طرح مستفید ہونے کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین

روئیداد مناظرۂ سردارگڈھ

ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی

ابتدائیہ:

صوبۂ راجستھان کے شمالی سمت میں پاکستان کی حدود سے بالکل متصل شہر گنگانگر ایک مشہور ضلع ہے، جانبِ شمال میں یہ راجستھان کا آخری شہر ہے، اس کے ایک جانب پاکستان کی سرحد ہے تو دوسری جانب ہندوستان کا صوبۂ پنجاب شروع ہوجاتا ہے، اسی ضلع میں بیکانیر۔گنگانگر ہائی وے پر واقع قصبہ سورت گڈھ سے تقریباً بارہ کلومیٹر کے فاصلے پر موضع **سردارگڈھ** ہے، دیہی اعتبار سے یہ گاؤں علاقہ کا ایک مضبوط اور بااثر گاؤں سمجھا جاتا ہے، مسلک اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کے چند گھروں کے علاوہ پورا گاؤں بریلوی ذہن وخیال کا ہے، بریلویوں کی بڑی تعداد ہونے کی وجہ سے ان کے علماء و مبلغین میلاد، فاتحہ اور تیجہ، چالیسواں وغیرہ کے عنوان پر یہاں مستقل آتے رہتے ہیں، اور گاؤں کے سادہ و کم پڑھے لکھے لوگوں کو دین اسلام کی ضروریات اور کلمہ ونماز سکھانے کے بجائے وعظ وتقریر میں ہمیشہ علمائے دیوبند اور تبلیغی جماعت کو مغلظات بکتے ہیں اور گاؤں کے جو لوگ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں انہیں کے خاندان ورشتہ داروں میں ان کے متعلق نفرت کا زہر گھولتے ہیں، یہاں تین مسجدیں ہیں اور تینوں ہی بریلویوں کے قبضے میں ہیں۔

قضیہ کی شروعات:

سردارگڈھ گاؤں میں راٹھ برادری کی ایک مسجد ہے، اسی راٹھ برادری میں بعض گھرانے تبلیغ سے وابستہ ہیں اور اسی مسجد میں نماز پڑھتے ہیں، بریلوی مولویوں کو جب اس بات کا علم ہوا کہ سردارگڈھ جیسے بریلویت کے گڈھ میں بھی دیوبندی، بریلوی باہم اتحاد واتفاق کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ایک ہی مسجد میں بغیر کسی جھگڑے وانتشار کے نمازیں پڑھ رہے ہیں حتی کہ مؤذن بھی دیوبندی ہے، تو اختلاف کے ان سوداگروں کو یہ ماحول ایک آنکھ نہ بھایا اور اتحاد واتفاق کے اس ماحول کو ختم کرنے کے لیے مسلسل اس بات کا پروپیگنڈا شروع کردیا کہ دیوبندی تبلیغی کافر وگستاخ ہیں، ان سے نہ رشتہ داری رکھی جاسکتی ہے اور نہ انہیں اپنی مسجدوں میں داخل کیا جاسکتا ہے، چنانچہ بریلوی مولویوں کے اشاروں پر گاؤں کے بعض لوگ اس اختلاف کو ہوا دینے لگے اور امن وامان کے ساتھ رہ رہے تبلیغی حضرات کو مختلف طرح کے بہانے بنا کر پریشان کرنے لگے۔

اسی دوران گاؤں میں ایک شادی کا واقعہ پیش آیا جس میں لڑکی؛ بریلوی گھرانے سے اور لڑکا؛ تبلیغی

گھرانے سے تعلق رکھتا تھا، نکاح پڑھانے کے لیے آئے بریلوی امام نے یہ کہہ کر نکاح پڑھانے سے انکار کر دیا کہ سنی (بریلوی) کا دیوبندی سے نکاح نہیں ہوسکتا، چونکہ یہ ایک ہی برادری کے رشتہ داروں کا مسئلہ تھا اس لئے لڑکی ولڑکے کے اولیاء نے باہم مشورے کے بعد سردار گڈھ میں دیوبندی مکتب کے استاذ حافظ ارشاد صاحب کو بلا کر نکاح پڑھوادیا، یہ نکاح تو ہوگیا لیکن چونکہ اس نکاح کی وجہ سے اختلاف کے سوداگر بریلوی مولویوں کی زبردست بے عزتی ہوئی تھی [1] اس لیے اس نکاح کے بعد ان لوگوں نے عوام کو ورغلا کر گاؤں میں شدید انتشار پیدا کر دیا اور دیوبندیوں سے بالکل قطع تعلق کرنے اور برادری کی مسجد سے بالکل بے دخل کر دینے کے پروگرام بنانے لگے، لیکن بعض سنجیدہ حضرات کے درمیان میں آجانے کی وجہ سے یہ جھگڑا وقتی طور پر ختم ہوگیا اور دونوں فریق کی رضامندی سے یہ فیصلہ ہوگیا کہ امام بریلوی رہے گا اور مؤذن حافظ ارشاد دیوبندی رہے گا۔

اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد گاؤں میں بتاریخ ۲۸ / دسمبر ۲۰۱۷ء کو محبت علی نامی ایک شخص کے گھر چالیسویں کا پروگرام تھا جس میں مفتی اسحاق خان میواتی بریلوی تشریف لائے ہوئے تھے، گاؤں کے بعض لوگوں نے یہ مذکورہ قضیہ مفتی صاحب کے سامنے رکھا تو مفتی صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، اور صاف فتوی ٹھونک دیا کہ دیوبندی گستاخ اور کافر ہیں اس لئے انہیں نہ تو مسجد میں آنے دیا جائے اور نہ ان سے کسی طرح کا کوئی رشتہ رکھا جائے، مفتی اسحاق کی اس بات پر نور احمد نامی ایک تبلیغی ساتھی نے اعتراض کیا تو مفتی صاحب جلال میں آگئے اور علمائے دیوبند پر فرضی وجھوٹے گستاخانہ عقائد رکھنے کی تہمتیں لگانے لگے۔

نور احمد نے کہا: مفتی صاحب! یہ عقیدے ہمارے قطعاً نہیں ہوسکتے آپ غلط وکذب بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

مفتی اسحاق کہنے لگے کہ آپ اپنی کتاب بہشتی زیور لائیے! ابھی آپ کے عقیدے دکھا دیتا ہوں۔

چنانچہ بہشتی زیور لائی گئی اور مفتی صاحب نے تین چار مقامات سے لوگوں کو پڑھ کر سنائی اور اپنی طرف سے غلط مطلب بیان کیا اور نور احمد سے کہنے لگے: جواب دو ان باتوں کا۔

نور احمد نے نہایت معقول بات کہی کہ: آپ مفتی ہیں اور میں ایک عام اَن پڑھ آدمی ہوں اس لیے میں فی الوقت آپ کی بات کا کوئی جواب نہیں دے سکتا، ہاں! اپنے عالم سے پوچھ کر اور یہ باتیں ان کے سامنے رکھ کر پھر میں آپ کے اعتراضات کے جوابات دے سکتا ہوں۔

مفتی صاحب نے پوچھا کہ: کس عالم سے پوچھ کر جواب دو گے؟

---

[1] کیونکہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ ہمارے انکار کے بعد یہ رشتہ ختم ہوجائیگا اور دیوبندی لڑکے کا نکاح نہیں ہوگا؛ لیکن ہوا اس کے برعکس، کہ بریلوی امام نے نکاح پڑھانے سے منع کیا تو لوگوں نے دیوبندی حافظ صاحب کو بلا کر نکاح کروادیا۔

نوراحمد نے کہا کہ: سجان گڈھ میں ہمارے مولانا عبدالاحد قاسمی صاحب ہیں ان سے پوچھوں گا، یہ سن کر مفتی صاحب نے قہقہہ لگاتے ہوئے فرمایا: ارے سجان گڈھ کے عبدالاحد سے پوچھوگے؟ وہ کیا جواب دے گا وہ تو خود پچیس مرتبہ مناظرے میں میرے سامنے سے بھاگ چکا ہے اور ایک مرتبہ تو اس کے سجان گڈھ میں مناظرہ تھا جب اس نے مجھے دیکھا دیوار پھلانگ کر بھاگ گیا۔ اور میں ۱۰/ جنوری ۲۰۱۸ء کو واپس آؤں گا آپ لوگ بلاؤ اسے میرا چیلنج ہے وہ نہیں آسکتا میرے سامنے۔

نوراحمد نے کہا: مفتی صاحب! یہ تو وقت بتائے گا کہ کون بھاگتا ہے اور کون سامنے آسکتا ہے؛ لیکن آپ نے دس جنوری کا جو چیلنج کیا ہے ہمیں منظور ہے اور ہم اپنے عالم کو بلائیں گے۔ ان شاء اللہ

ان تمام واقعات کے بعد سردار گڈھ کے لوگوں نے ہم سے رابطہ کیا اور پوری کارگذاری سنائی، ناچیز ایک سفر میں تھا اور وہ سفر تقریباً پندرہ روز پر محیط تھا؛ لیکن اس واقعے کو سن کر ناچیز نے ممکن حد تک اپنے سفر کو مختصر کیا اور سردار گڈھ کے لوگوں سے کہہ دیا کہ ٹھیک ہے آپ حضرات مناظرے کی تیاری کریں ان شاء اللہ ہم مقررہ وقت پر پہنچیں گے اور مناظرہ کریں گے، ہماری طرف سے متعینہ تاریخ میں پہنچنے کی یقین دہانی سن کر سردار گڈھ کے اہل السنۃ والجماعۃ سے تعلق رکھنے والے کمزور و نہتے لوگوں میں ایک خاص قسم کا جوش وجذبہ پیدا ہوگیا،۔ دوسری طرف اہل بدعت یہ تصور کئے بیٹھے تھے کہ علمائے دیوبند میدان میں نہیں آئیں گے اور ان کے مولویوں نے جھوٹ بول بول کر ان کے دماغ میں یہ بات پیوست کردی تھی کہ علمائے دیوبند کبھی ہمارے سامنے نہیں آسکتے؛ لیکن جب گاؤں میں یہ خبر پھیلی کہ علمائے دیوبند وقت مقررہ پر مناظرے کے لیے پہنچ رہے ہیں تو بریلوی مولویوں کے اوسان خطا ہوگئے، چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں، اپنے جھوٹ کی قلعی کھل جانے کی وجہ سے (کہ علمائے دیوبند کبھی میدان مناظرہ میں نہیں آسکتے) اپنی ہی عوام سے منہ چھپانے لگے اور مختلف حیلوں بہانوں کے ذریعہ مناظرے کو کینسل کرانے کی کوششیں کی جانے لگیں۔ چنانچہ پہلے تو علماء دیوبند کے لیے مختلف قسم کی لایعنی وفضول شرطیں لگانے لگے، مثلاً: ضمانت کے پچاس ہزار روپئے جمع کرواؤ، مناظرے کے لیے اپنی آمادگی سرکاری اسٹامپ پر لکھ کردو، وغیرہ جبکہ خود ان پر عمل کو تیار نہ تھے، مقصد صرف یہ تھا کہ نہ کوئی یہ شرطیں مانے گا اور نہ مناظرہ ہوگا؛ لیکن بریلویوں کی بدقسمتی دیکھیے کہ گاؤں کے کچھ ایسے سنجیدہ و بااثر لوگ درمیان میں آگئے جو ذہن وخیال کے اعتبار سے تو بریلوی تھے؛ لیکن انصاف کے ساتھ غیر جانبدار ہوکر دونوں فریق کی گفتگو سننا چاہتے تھے، اس لئے ان حضرات نے اس طرح کی فضول شرطوں کو ختم کروادیا۔

مناظرہ کینسل کرانے کی کوشش:

جب فضول ولایعنی شرائط کی آڑ میں بریلویوں کو کامیابی نہیں ملی تو صلح وآشتی کے پردے میں منہ چھپا کر عوام کو ورغلایا کہ مناظرہ سے کوئی فائدہ نہیں خوامخواہ گاؤں میں جھگڑا ہوگا اس لئے مناظرہ کینسل کرایا جائے، اور اس مقصد کے لیے ۲/جنوری کی رات ایک بڑے پیر صاحب بیکانیر سے تشریف لائے اور عوام کو مناظرہ سے باز رکھنے کی کوشش کی؛ لیکن سردارگڈھ کی عوام قابل مبارکباد اور قابل ستائش ہیں کہ ان کی منافقت بھری صلح وآشتی کی باتوں کو ماننے سے یہ کہہ کر صاف انکار کردیا کہ اب کی بار تو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ہی فیصلہ کریں گے کون صحیح ہے اور کون غلط؟ اور کون مناظرے میں آتا ہے اور کون بھاگتا ہے؟

بریلویوں کی طرف سے صلح وصفائی کی پیشکش دراصل منافقت اور ڈھونگ ہے، اگر گاؤں کے ماحول کا اتنا خیال تھا تو پہلے کیوں چیلنج دیا؟ یہ خیال اس وقت کیوں نہیں آیا جب عوام کو ورغلا کر ایک ہی محلے اور ایک ہی برادری کے سگے بھائیوں اور حقیقی رشتے داروں کو کفر کے فتوے لگا کر مسجد سے بے دخل کرنے اور رشتے داریاں قطع کرنے کے پروگرام بنوا رہے تھے؟ اب جبکہ علمائے دیوبند میدان آگئے اور انہیں خوف ہوا کہ کہیں ہماری پول نہ کھل جائے اور کہیں دیوبندیوں کو گستاخ ثابت کرنے کے چکر میں ہم خود ہی بڑے گستاخ نہ نکل جائیں تو صلح صفائی کا ڈھونگ کرنے لگے؛ لیکن ان کے اس ڈھونگ کو سردارگڈھ والوں نے سمجھ لیا اور انہیں مکاری چھوڑ کر مناظرے میں آنے کے لیے مجبور کیا۔

ایک طرفہ شرائط:

جب مناظرہ کینسل کرانے کے لیے مفتی اسحاق کا یہ داؤ بھی خالی گیا تو اس نے ایک دوسری چال چلی، وہ یہ کہ اپنے کچھ خاص لوگوں کو آگے کر کے کچھ دیوبندی ساتھیوں کو بلوایا اور شرائط مناظرہ طے کرنے کے لیے کہا؛ لیکن ان حضرات نے نہایت معقول جواب دیا کہ ہم دونوں طرف سے عوام ہیں اس لیے ہمیں کیا معلوم شرائط کیا ہوتی ہیں؟ بہتر یہ ہے کہ جو کچھ بھی طے کرنا ہے وہ دونوں مناظرین خود طے کرلیں گے، ہمیں اس معاملے میں میں نہیں پڑنا چاہئے۔ بس فی الحال ہماری یہی کوشش ہو کہ وقت مقررہ پر دونوں مناظرین میدان میں آجائیں۔ یہ معقول جواب دیکر دیوبندی ساتھی وہاں سے چلے آئے؛ لیکن دوسرے روز مفتی اسحاق کے لوگوں نے پھر دیوبندی ساتھیوں کو فون کیا اور شرائط طے نہ کرنے کی صورت میں مناظرہ کینسل کرنے کی بات کرنے لگے، ان حضرات نے ناچیز کو فون کر کے معاملہ کی اطلاع دی تو ناچیز نے انہیں

اسی جائز و معقول بات (کہ شرائط: مناظرین خود طے کریں) پر اڑے رہنے کے لیے کہا اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ مناظرے سے بھاگنے کے لیے مفتی اسحاق اپنے لوگوں کی آڑ میں یہ کھیل کھیل رہا ہے؛ لیکن ہمیں بھی اسے بالکل بھاگنے نہیں دینا اور اگر یہ محسوس ہو کہ شرائط طے نہ کرنے کی صورت میں وہ لوگ مناظرہ ختم کر رہے ہیں تو پھر میں اپنی شرطیں بھیج دیتا ہوں آپ حضرات وہ شرطیں لکھوا دیں اور بریلوی جو شرط بھی پیش کریں اسے لکھنے سے قبل فون کے ذریعہ مجھ سے مشورہ کرلیں۔

چنانچہ ناچیز نے شرطیں لکھ کر مولانا لیاقت صاحب سورت گڈھی کے پاس بھیج دی، اور یہ حضرات وہ شرطیں لیکر بریلویوں کے پاس گئے، جب بریلویوں نے وہ شرطیں دیکھیں تو انہیں ماننے سے یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا کہ یہ باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آرہی ہیں، دیوبندی حضرات نے کہا کہ یہی تو ہم بھی کہہ رہے تھے کہ یہ مناظرین کا کام ہے وہ خود طے کریں آپ اور ہم اس سے دور رہیں، خیر اس روز بات ختم ہوگئی یہ حضرات واپس آگئے اور کچھ بھی طے نہیں ہوا؛ لیکن دوسرے روز مفتی اسحاق کے اصرار پر ان لوگوں نے مکاری وعیاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک دیوبندی ساتھی بھائی نور احمد کو بلایا اور مفتی اسحاق کی لکھوائی ہوئی سات شرطوں پر دستخط کے لیے کہا، وہ بیچارہ ایک عام آدمی تھا، اسے بریلویوں کی عیاریوں کا کیا علم؟ پھر بھی اس نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا؛ لیکن جب بریلویوں نے اس سے زبردستی کی تو اس نے کہا کہ ٹھیک ہے میں دستخط کر دوں گا؛ لیکن اس میں ایک شرط میری طرف سے بھی لکھی جائے وہ یہ کہ مناظرے کے شرائط دونوں مناظر خود طے کریں گے، بریلویوں نے آٹھویں شرط کے طور پر یہ بات بھی لکھ دی، اس کے بعد بریلویوں کے کچھ متعینہ لوگوں نے اس پر دستخط کر دئے، اور بھائی نور احمد سے بھی اس پر دستخط کرا لیے گیے۔ دستخطوں کی یہ کاروائی مکمل ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے شرائط کا وہ پرچہ ناچیز کے پاس بھیج دیا اور بریلویوں نے اپنے مناظر مفتی اسحاق کے پاس۔

مفتی اسحاق کی لکھوائی ہوئی وہ شرائط ہم آپ کے سامنے بھی پیش کئے دیتے ہیں، پڑھئے! اور بریلویوں کے علم وعقل پر ماتم کیجئے!

بریلویوں کے پیش کردہ شرائط:

جامع مسجد سردار گڈھ میں دیوبند مسلک کا اذان دینے والا کیوں نہیں رکھ سکتے؟

اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے دیوبند اور اہل سنت کی طرف سے دو عالموں کو طے کیا گیا ہے:

اہل سنت کی طرف سے مفتی محمد اسحاق صاحب میواتی ہیں۔

دیوبند کی طرف سے مفتی عبدالاحد قاسمی ہیں (سجان گڈھ)۔

اہل سنت کی طرف سے دیوبندی مؤذن رکھنے پر یہ الزام ہے کہ دیوبندی اللہ ورسول کے گستاخ ہیں، اہل سنت اپنا یہ دعوی دیوبندیوں کی کتابوں کے حوالے سے ثابت کریں گے اور دیوبندی عالم ان حوالوں کوملان کرسکے گا اور اپنے طے شدہ سمے (وقت) میں بات پوری کرے گا۔

نیم وشرطیں:

(۱) دونوں پکشوں (فریقین) میں سے جو طے شدہ عالم حاضر نہیں ہوئے اس کی ہار مانی جائے گی۔
(۲) دونوں پکش (فریقین) کی کتابوں سے حوالے نہ ثابت کرنے کی صورت میں ہار مانی جائے گی۔
(۳) دونوں پکشوں (فریقین) کے عوام عالموں سے بدتمیزی نہیں کرے گی۔
(۴) اندر ماحول خراب کرنے والوں کو باہر کردیا جائے گا۔
(۵) طے شدہ عالم ہی سوال جواب کریں گے، عوام کو حق نہیں ہوگا۔
(۶) دونوں پکش (فریقین) ۲۰، ۲۰ آدمی رہیں گے۔
(۷) دونوں عالموں کے لیے سوال جواب کا ۱۰/ منٹ کا سمے (وقت) ہوگا۔
(۸) مناظرہ کرنے کی شرطیں دونوں پکش (فریق) کے عالم طے کریں گے۔
استھان (مقام) نظام خاں صادقہ کا ڈیرا سردار گڈھ
سمے (وقت) عشاء کی نماز کے بعد
دِناک (مؤرخہ) 10/ 01 / 2018

مختصر تبصرہ بر شرائط بریلویہ:

جس آدمی کو مناظرے کی تھوڑی بھی شد بد ہوگی وہ ان شرائط کو دیکھ کر بمشکل اپنی ہنس ضبط کرسکے گا، ایسی جاہلانہ وعامیانہ شرائط بریلویوں کو ہی زیب دے سکتی ہیں، انہیں دیکھ کر کوئی بھی صاحب عقل ودانش بریلویوں کے علم و عقل پر ماتم کئے بغیر نہیں رہ سکتا، مثل مشہور ہے **کل إناء يترشح بمافيه** ہر برتن سے وہی کچھ ٹپکے گا جو اس میں ہوگا۔ بریلویوں کے دماغ میں اگر علم وعقل نام کی کوئی چیز ہوتی تو کبھی اس طرح کی احمقانہ شرطیں طے نہ کرتے۔

(الف) اس تحریر میں بریلویوں نے کئی جگہ خود کو اہل سنت لکھا ہے، اس کے جواب میں ہم یہی کہہ سکتے ہیں "برعکس نہند نام زنگی کافور" اعمال سارے سنتوں کے بلکہ اسلام کے خلاف اور نام اہل سنت؟ ایں چہ بوالعجبیست؟ صحیح تو تب بنتا جب بریلوی خود کو اہل شرک وبدعت لکھتے۔

(ب) بریلوی مناظر کو الزام اور دعوے میں فرق بھی معلوم نہیں اسی لئے الزام اور دعوے کو ایک سمجھ لیا۔

(ج) بریلویوں کا علمائے دیوبند پر گستاخ ہونے کا الزام ہے۔ بیشک یہ بریلویوں کا جھوٹا الزام اور بہتان ہے جسے یہ لوگ آج تک ثابت نہیں کر سکے اور نہ قیامت تک کر سکیں گے۔ سبحانك هذا بهتان عظيم

(د) شرط نمبر ۲ کے تحت جو لکھا ہے بڑی غور و خوض کے بعد بھی تا حال ہم اس کا مطلب سمجھنے سے قاصر ہیں، کیا بریلوی علماء اپنے مناظر کی لکھی ہوئی اس شرط کا مطلب ہمیں سمجھا سکتے ہیں کہ دونوں فریق کی کتابوں سے کونسا حوالہ پیش کیا جائیگا اور اسے پیش نہ کرنے کی صورت میں کس کی ہار مانی جائے گی؟

ع کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔

(س) دیوبندی عالم حوالوں کا صرف ملان کر سکے گا۔ واہ عجیب شرط ہے!!! شاید تاریخ میں پہلے کبھی کسی مناظرے کے لیے اس طرح کی شرط لکھی گئی ہو، مطلب صاف ہے، بریلوی مناظر چاہتا ہے کہ جب دیوبندی مناظر اپنی عبارت کی صفائی میں کچھ بولنا چاہے تو ہم شور مچادیں کہ دیوبندی مناظر شرائط کی مخالفت کر رہا ہے اور اس طرح لوگ صرف ہماری بقراطی سنیں۔ عجیب بات ہے، مناظرہ بھی ہوگا اور بولنے پر پابندی بھی ہوگی۔ ببیں عقل دانش بباید گریست

(ط) شرط نمبر ۷ کے مطابق دونوں مناظر بیک وقت مدعی بھی ہوں گے اور مدعا علیہ بھی اس لئے دونوں سوال کریں گے اور دونوں جواب دیں گے، واہ سبحان اللہ! اصول تو یہ ہے کہ مناظرے میں ایک فریق مدعی ہوتا ہے دوسرا مدعا علیہ یا سائل، اس مناظرے میں بریلوی مولوی نے شروع میں ہی اپنا دعوی (ناقص و غلط) پیش کر کے خود کو مدعی بنالیا تو علمائے دیوبند خود بخود سائل بن گئے اس لئے اصولی طور پر آج کے مناظرے میں دلائل کے مطالبہ کا حق صرف علماء دیوبند کو ہے بریلویوں کو نہیں۔

اس شرط کے مطابق بریلوی مناظر اپنی جہالت اور کم علمی یا عیاری و مکاری کی وجہ سے سائل بھی بننا چاہتا ہے اور مدعی بھی۔

اپنے ہی شرائط سے بغاوت:

بریلویوں نے یہ غلط اور ناجائز شرطیں طے تو کر دیں، لیکن اصول شکن اور بدعہد قوم اپنے موروثی مزاج سے مغلوب ہو کر خود ہی اپنے شرائط سے بغاوت بھی کر دی۔

پہلی بغاوت:

تحریر میں لکھا ہے ۔فریقین کے 20-20 آدمی مناظرے میں رہیں گے۔لیکن مناظرہ گاہ میں خود بریلویوں نے ہی اعلان کردیا کہ فریقین کے صرف 15-15 آدمی رہیں گے۔ویڈیو میں اس کا ثبوت موجود ہے۔

دوسری بغاوت:

تحریر میں تو صرف 20-20 آدمیوں کے مناظرہ گاہ میں موجود رہنے کی بات لکھی؛لیکن مناظرے کے وقت باہر LCD لگا کر عوام کا جم غفیر اکٹھا کرلیا۔

تیسری بغاوت:

تحریر میں لکھا ہے کہ اندر ماحول خراب کرنے والوں کو باہر کیا جائیگا،لیکن بہت سارے بریلوی اندر ماحول خراب کرتے رہے اور ہماری نشاندہی کے باوجود بھی کسی کو باہر نہیں کیا۔ویڈیو میں اس کا ثبوت موجود ہے۔

چوتھی بغاوت:

تحریر میں لکھا ہے کہ دونوں عالم مسئلہ حل کریں گے،جبکہ مناظرے میں مسئلہ حل ہونے سے پہلے ہی بریلوی مناظر نے ہنگامہ آرائی کرکے مناظرہ ختم کرادیا،اگر یہ مناظرہ کچھ دیر اور چلتا تو مسئلہ حل ہوجاتا اور بریلوی علماء بالخصوص احمد رضا خان کا کچا چٹھا عوام کے سامنے آجاتا۔

مفتی اسحاق؛فرار کی کوشش میں:

ہم نے مذکورہ تحریر دیکھ کر ہی اسے قبول کرنے سے صاف انکار کردیا اور اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ صاف اعلان کردیں ہمیں یہ شرطیں بالکل بھی قبول نہیں ہیں کیونکہ یہ یک طرفہ ہیں۔

ہماری یہ بات بریلویوں کو پہنچتی اس سے پہلے ہی یہ خبر مل گئی کہ مفتی اسحاق نے بھی شرائط کے اس پرچہ کو قبول کرنے سے یہ کہہ کر صاف انکار کردیا ہے کہ اس میں آٹھویں شرط غلط ہے اسے نکالا جائے ورنہ میں مناظرے میں نہیں آؤں گا۔یہ آٹھویں شرط وہی ہے جو بھائی نور احمد نے لکھوائی تھی کہ شرائط مناظرہ دونوں مناظر خود طے کریں گے۔عجیب بات ہے سات شرطیں بریلویوں کی صرف ایک شرط دیوبندیوں کی، اور وہ بھی بالکل منصفانہ اور واجب؛لیکن پھر بھی قبول نہیں۔

دراصل بات یہ ہے کہ مفتی اسحاق یہ چاہتا تھا کہ جتنا میں چاہوں بس اتنا ہی لکھا جائے اتنا ہی کیا جائے اس سے زیادہ کچھ نہیں اور مناظرے کے نام پر صرف میری ہٹ دھرمی اور ضد چلے، اور اس آٹھویں شرط کی موجودگی میں اسے اصول کے ساتھ مناظرہ کرنا پڑتا جو اس کی اوقات سے باہر تھا۔

جب مفتی اسحاق کے کہنے پر بریلوی لوگ آٹھویں شرط ختم کرنے کا مطالبہ کرنے لگے تو ہماری طرف سے مولانا لیاقت صاحب اور حاجی بشیر صاحب نے بریلویوں کے ذمہ دار آدمی اللہ دتہ سے ملاقات کی اور اسے بغیر کسی جانبداری کے منصفانہ فیصلہ کرنے کو کہا، اللہ دتہ نے انصاف کی لاج رکھتے ہوئے فیصلہ سنایا کہ شرائط کے اس جھگڑے کو بالکل ختم کرو، جو کچھ طے کرنا ہے دونوں مناظر آپس میں کرلیں گے اور اب یہ تمام شرائط کالعدم ہیں، ہاں! ابھی صرف موضوع طے کرلو۔

یہ بات سن کر ہمارے ساتھیوں نے ان کے سامنے دو موضوع رکھے کہ آپ ان میں سے جو چاہیں منتخب کرلیں:

(۱) احمد رضا بریلوی اور دیگر بریلوی علماء اپنے اصول، عبارات اور فتاوی کی روشنی میں کافر ہیں۔

(۲) گستاخ کون؟ دیوبندی یا بریلوی؟

بریلوی لوگوں نے دوسرا موضوع پسند کیا اور اللہ دتہ نے اسے فائنل کردیا۔

چنانچہ اب سابقہ شرائط کالعدم ہوگئی اور صرف موضوع طے ہوگیا، شرائط دونوں مناظرین پر چھوڑ دی گئیں۔

مفتی اسحاق کی حالت خراب :

مفتی اسحاق نے خوامخواہ جوش میں آکر اور اپنی عوام سے واہ واہی لوٹنے کے لیے یہ سمجھ کر مناظرے کا چیلنج تو کردیا کہ سردار گڈھ جیسے گاؤں میں جہاں نناوے فیصد بریلوی لوگ آباد ہیں کوئی دیوبندی عالم مناظرہ کرنے نہیں آئے گا؛ لیکن اسے شاید یہ معلوم نہیں کہ جب دیوبندی مناظرین بانی بریلویت احمد رضا کے مدرسہ منظر اسلام بریلی میں جاکر رضاخانیوں کو دھول چٹا سکتے ہیں تو سردار گڈھ میں کیوں نہیں؟

مفتی اسحاق کی یہ غلط فہمی اس وقت دور ہوگئی جب انہیں یہ اطلاع دی گئی کہ سجان گڈھ کے جس عبدالاحد قاسمی کو آپ نے چیلنج کیا تھا اس نے آپ کا چیلنج قبول کرلیا ہے اور وہ آپ ہی کی طے کردہ تاریخ ۱۰/جنوری ۲۰۱۸ء کو مناظرے کے لیے سردار گڈھ پہنچ رہا ہے۔ یہ خبر مفتی اسحاق کے ارمانوں پر بجلی بن کر گری اور اس نے اپنے کچھ خاص لوگوں کے ذریعہ مناظرہ کینسل کرانے کی بھرپور کوشش کی، فضول ولایعنی

شرائط کی ضد اور ایک پیر صاحب کو بھیج کر صلح صفائی کی کوشش وغیرہ، یہ سب حربے مفتی اسحاق نے ہی استعمال کرائے، اور آخر تک اس کی یہی کوشش رہی کہ کسی طرح مناظرہ رد ہو ہو جائے۔ مناظرے سے دو تین روز قبل کسی نے فون کے ذریعہ جب مفتی اسحاق سے مناظرے کے بابت دریافت کیا تو اس نے کسی بھی طرح کے مناظرے سے صاف لاعلمی ظاہر کی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ابھی کوئی مناظرہ یا تاریخ وغیرہ کچھ بھی طے نہیں ہوا ہے، حالانکہ پورا سردار گڈھ اس بات کا گواہ ہے کہ مفتی اسحاق نے خود ہی مناظرے کا چیلنج دیا اور پھر خود ہی دس جنوری کی تاریخ متعین کی؛ مفتی اسحاق نے تو اپنی طرف سے مناظرہ ختم کرانے کی ہر ممکن کوشش کر لی لیکن قربان جائیں سردار گڈھ کے عوام پر، انہوں نے اسے بالکل بھی بھاگنے نہیں دیا اور مناظرے میں اٹھا کر لے آئے۔

نوٹ: مذکورہ فون کال کی ریکارڈنگ ہمارے پاس محفوظ ہے۔

مفتی اسحاق کی جہالتیں:

جہالت نمبر ۱:

مفتی اسحاق نے اعتراض تو علمائے دیوبند کے عقائد پر کیا؛ لیکن ثبوت میں بہشتی زیور کے کچھ مسئلے پیش کئے، مفتی صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کہ نہ تو بہشتی زیور عقائد کی کتاب ہے اور نہ جو مسئلے انہوں نے پیش کئے ان کا عقائد سے کوئی تعلق ہے، بہشتی زیور فقہ کی کتاب ہے؛ لیکن حیرت ہے خود کو مفتی کہلانے والے پر جسے اتنی موٹی بات کا بھی علم نہیں کہ فقہ میں احکام ہوتے ہیں عقائد نہیں، علمائے دیوبند کے عقائد کی کتب بازار میں عام دستیاب ہیں اگر عقائد پر اعتراض کرنا ہے تو عقائد کی کتب سے کرو؛ عجیب بات ہے، یہ لوگ گفتگو عقائد پہ کرتے ہیں اور ثبوت میں فقہ، احکام، یا دوسرے موضوعات کی کتب پیش کرتے ہیں، یہ بہت بڑی بے اصولی اور جہالت ہے۔

جہالت نمبر ۲:

بہشتی زیور کے جن مسائل پر مفتی اسحاق نے اعتراض کئے اور اتنے گھناؤنے انداز میں کئے کہ بریلوی عوام کو ایسا محسوس ہونے لگا کہ یہ مسائل کفریہ ہیں اور دیوبندی بریلوی نزاع کی جڑ یہی مسائل ہیں، حالانکہ نہ تو یہ مسائل غلط ہیں جیسا کہ ہم آگے بیان کریں گے اور نہ یہ دیوبندی بریلوی اختلاف میں اصل کی حیثیت رکھتے

ہیں، بریلویوں کے یہاں دیوبندی بریلوی اختلاف میں صرف تین یا چار عبارتیں اصل مانی جاتی ہیں باقی تمام تر اختلافات فروع کی قبیل سے سمجھے جاتے ہیں۔اس کا مفصل بیان آگے آرہاہے۔ان شاء اللہ

جہالت نمبر ۳:

بہشتی زیور کے جن مسائل پر مفتی اسحاق نے اعتراض کئے وہ تمام مسائل بالکل صحیح اور درست ہیں اور فقہ حنفی کے عین مطابق ہیں۔اگر مفتی اسحاق مفتی از مفت نہ ہوتا تو اسے معلوم ہوتا کہ فقہائے احناف نے فقہ وافتاء کی ان کتابوں میں جنہیں پڑھ کر مفتی اسحاق مفتی بنا ہے (اگر فرضی مفتی نہ ہو۔ویسے لگتا تو یہی ہے کہ یہ فرضی مفتی ہے) یہی مسئلے لکھے ہیں؛ بلکہ یہ مفتی تو ایسا ہے جس نے اپنے گھر کی کتابیں بھی نہیں پڑھیں؛ کیونکہ اگر یہ اپنے بریلوی مفتیوں کی کتابیں پڑھ لیتا تو اسے معلوم ہوجاتا کہ بریلوی مفتیوں نے بھی یہی مسائل لکھے ہیں جیسا کہ آگے مفصل آرہاہے۔

مفتی اسحاق کذاب کا مہا جھوٹ:

سردارگڈھ میں عوام کے بیچ خوامخواہ اپنی پوزیشن بنانے کے لیے مفتی اسحاق نے یہ دعوی کیا کہ سجان گڈھ کا عبدالاحد قاسمی کئی مرتبہ مجھ سے مناظروں میں بھاگا ہوا ہے اور ایک مرتبہ تو وہ مجھے دیکھ کر دیوار پھلانگ کر بھاگ گیا،سجان گڈھ چھوڑ کر بھاگ گیا۔وغیرہ وغیرہ

اس کے جواب میں ہم صرف یہی کہ سکتے ہیں "لعنة الله علی الكذبين" کاش یہ جھوٹ گڑھتے ہوئے مفتی اسحاق خدا کا خوف کرتا، یقیناً اس کے ضمیر نے۔بشرطیکہ زندہ ہو۔یہ جھوٹ بکتے ہوئے اسے ضرور ملامت کی ہوگی، مفتی اسحاق کہتا ہے کہ میں اس کے سامنے مناظرہ کرنے سے بھاگ چکا ہوں جبکہ میں نے اس کا نام بھی پہلی مرتبہ اسی سردارگڈھ مناظرے کے وقت سنا،اس سے پہلے مجھے اس کے بارے میں ذرہ برابر بھی کوئی علم نہیں تھا، بے حیائی دیکھئے کہ مفتی اسحاق نے مناظرے کے شروع میں بھی ہمارے سامنے پھر سے یہی جھوٹ بک دیا۔

جس کے جواب میں اسی وقت ہماری طرف سے چیلنج کردیا گیا کہ اگر مفتی اسحاق کے پاس کوئی ایسا تحریری ،تقریری،آڈیو یا ویڈیو کی شکل میں کوئی ثبوت ہو جس سے ثابت ہوتا ہو کہ ناچیز عبدالاحد قاسمی کا کبھی سجان گڈھ سمیت دنیا جہان میں کہیں بھی اس سے مناظرہ طے ہوا ہو یا سامنا ہوا تو ثبوت دے،اور اگر نہیں دے سکتا اور قیامت تک دے بھی نہیں سکے گا تو توبہ کرے اور بریلویوں کو بالخصوص سردارگڈھ والوں کو چاہئے کہ اس سے ثبوت مانگیں اور اگر یہ ثبوت نہیں دیتا تو ایسے جھوٹے اور کذاب شخص پر لعنت کریں اور اسے اپنے پروگراموں اور جلسوں سے دور رکھیں۔

بہشتی زیور پر اعتراضات کے جوابات

ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی

بریلویوں کے مفتی اسحاق صاحب جن کو بریلوی شیر میوات کہتے ہیں انہوں نے علمائے حق علماء دیوبند کو بدنام کرنے کے لیے اہلسنت کی معروف ومعتبر کتاب بہشتی زیور پر کچھ جاہلانہ واحمقانہ اعتراض کیے، مفتی اسحاق نے اس معاملے میں تین قسم کی جہالت وسفاہت کا مظاہرہ کیا:

(۱) فقہ کے مسائل کو عقائد بتا کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔

(۲) جن مسائل پر اعتراض کیے وہ علمائے دیوبند کے گھڑے ہوئے نہیں؛ بلکہ فقہ حنفی کے مسلمہ ومتفقہ مسائل ہیں۔

(۳) جن مسائل پر اعتراض کئے وہ بریلویوں کے یہاں بھی مسلم ہیں اور ان کی کتب فتاوی میں صاف وصریح لکھے ہوئے ہیں۔

اب ہم ذیل میں فقہ حنفی کے وہ مسائل پیش کرتے ہیں جن پر بریلوی مفتی اسحاق نے سردار گڈھ میں نہایت گندے وگھناؤنے انداز میں اعتراض کئے:

اعتراض نمبر ۱:

میاں پردیس میں ہے اور مدت ہوگئی، برسیں گذر گئیں کہ گھر نہیں آیا اور یہاں لڑکا پیدا ہوگیا تب بھی وہ حرامی نہیں اسی شوہر کا ہے؛ البتہ وہ خبر پا کر انکار کرے تو لعان کا حکم ہوگا۔

الجواب:

یہ مسئلہ احناف کے یہاں معروف ومسلم ہے اور ان متفقہ کتب میں بھی لکھا ہوا ہے جنہیں پڑھ کر مفتی اسحاق مفتی بنا ہے (بشرطیکہ صحیح معنی میں مفتی ہو) اگر زیادہ مطالعہ کی توفیق نہیں تھی تو کم از کم اپنے اعلی حضرت کو ہی پڑھ لیتے۔ چنانچہ احمد رضا خان لکھتا ہے:

”زید اقصی مشرق میں ہے اور ہندہ منتہائے مغرب میں اور بذریعۂ وکالت ان میں نکاح منعقد ہوا ان میں بارہ ہزار میل سے زیادہ فاصلہ اور صدہا دریا پہاڑ سمندر حائل ہیں اور اسی حالت میں وقت شادی سے چھ مہینے بعد ہندہ کے بچہ ہوا بچہ زید ہی کا ٹھہرے گا اور مجہول النسب یا ولدالزنا نہیں ہوسکتا“

اس مسئلہ کو احمد رضا خان نے درمختار سے نقل کیا ہے اور صاحب درمختار نے فتح القدیر سے نقل کیا ہے

چنانچہ لکھا ہے:

"وقد اكتفوا بقيام الفراش بلا دخول كتزوج المغربي بمشرقية سنة فولدت لستة أشهر مذ تزوجها لتصوره كرامة أو استخداما"

(فتاوی شامی جلد ۵ صفحہ ۲۳۵۔ احکام شریعت حصہ دوم صفحہ ۱۸۸)

یہی مسئلہ احمد رضا خان نے فتاوی رضویہ قدیم جلد ۵ صفحہ ۸۷۵ پر بھی لکھا ہے۔

بریلویوں کے نام نہاد حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی لکھتے ہیں:

"فقہاء فرماتے ہیں کہ زوج مشرق میں ہو اور زوجہ مغرب میں اور بچہ پیدا ہو اور زوج کہتا ہے کہ بچہ میرا ہے تو بچہ اسی کا ہے کہ شاید یہ ولی اللہ ہو اور کرامت سے اپنی بیوی کے پاس پہنچا ہو" (جاء الحق صفحہ ۱۴۵، ۱۴۶)

اعتراض نمبر ۲:

ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اسے کسی نے زبان سے تین دفعہ چاٹ لیا تو بھی پاک ہو جائے گا مگر چاٹنا منع ہے یا چھاتی پر بچے کی قے کا دودھ لگ گیا پھر بچہ نے تین دفعہ چوس کر پی لیا وہ پاک ہو گیا۔

الجواب:

یہ مسئلہ فقہ حنفی کی مشہور و معروف کتاب "فتاوی ہندیہ المعروف فتاوی عالمگیری" میں بھی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

"اذا اصابت النجاسة بعض أعضائه ولحسها بلسانه حتى ذهب اثرها يطهر"

ترجمہ: بدن کے کسی حصہ پر نجاست لگ گئی اور اس کو زبان سے چاٹ لیا یہاں تک کہ اس کا اثر ختم ہو گیا تو پاک ہو گیا"۔ (فتاوی عالم گیری جلد ۱ صفحہ ۴۵)

بریلویوں کے اعلی حضرت احمد رضا خان نے بھی یہی مسئلہ لکھا ہے:

"انگلی پر کچھ نجاست لگ گئی تھی اسے خبر نہ تھی کسی وجہ سے انگلی تین بار چاٹ لی یہاں تک کہ اس کا اثر جاتا رہا انگلی پاک ہو گئی عورت کے سر پستان پر ناپاکی تھی بچے نے دودھ پیا یہاں تک کے اثر نجاست زائل ہوا پستان پاک ہو گئی" (فتاوی رضویہ جلد دوم صفحہ ۸۳)

عجیب بات ہے بریلویوں کو بہشتی زیور کے مسئلے پہ تو اعتراض ہو گیا؛ لیکن وہی مسئلہ احمد رضا نے فتاوی رضویہ میں لکھا تو کوئی اعتراض نہیں ہوا۔

اعتراض نمبر ۳:

نکاح ہو گیا لیکن ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ لڑکا پیدا ہو گیا تو وہ لڑکا شوہر ہی سے ہے حرامی نہیں اور اس کا حرامی کہنا درست نہیں اگر شوہر کا نہ ہو تو انکار کرے اور انکار کرنے پر لعان کا حکم ہوگا۔

الجواب:

یہ مسئلہ بھی بالکل صاف اور واضح ہے، نکاح ہو گیا تو مرد عورت کا باہم ازدواجی تعلق قائم کرنا بالکل جائز و درست ہے رسمی طور پر رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو، اب اگر اولاد ہوتی ہے تو وہ شوہر کی ہی مانی جائیگی ممکن ہے دونوں کہیں چھپ کر ملے ہوں، ہاں اگر شوہر انکار کرے تو الگ بات ہے؛ لیکن جب شوہر انکار نہیں کرتا تو دوسروں کا انکار کا اور اس کے بچہ کو حرامی کہنے کا کیا حق ہے؟ یہ مسئلہ اتنا صاف و صریح ہے کہ خود بانی بریلویت احمد رضا نے بھی لکھا ہے:

"آخر قبل رخصت جماع حلال ہونا اہل دنیا کے نزدیک زنا سے زیادہ شرم کی بات نہیں یہ خیالات بدگمانیوں کو بہت تائید دینگے مگر حاشا شرع مطہرہ انہیں اصلا قبول نہیں فرماتی اور قطعاً حکم دیتی ہے کہ لڑکا شوہر ہی کا تھا" (فتاوی رضویہ جلد ۵ صفحہ ۸۷۵)

اعتراض نمبر ۴:

کسی نے اپنی بی بی سمجھ کر غلطی سے کسی غیر عورت سے صحبت کر لی تو اس کو بھی مہر مثل دینا پڑیگا اور صحبت کو زنا نہ کہیں گے نہ کچھ گناہ ہوگا؛ بلکہ اگر پیٹ رہ گیا تو اس لڑکے کا نسب بھی ٹھیک ہے اس کے نسب میں کچھ دھبہ نہیں ہے اور اس کو حرامی کہنا درست نہیں اور جب معلوم ہو گیا کہ یہ میری عورت نہ تھی تو اب اس عورت سے الگ رہے اب صحبت کرنا درست نہیں اور اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا واجب ہے اب بغیر عدت پوری کیے اپنے میاں کے پاس رہنا اور اس کا صحبت کرنا درست نہیں۔

اعتراض نمبر ۵:

غیر عورت کو اپنی بی بی سمجھ کر صحبت کر لی پھر معلوم ہوا کہ یہ بی بی نہ تھی تو اس عورت کو بھی عدت بیٹھنا ہوگا جب تک عدت ختم نہ ہو چکے تب تک اپنے شوہر کو بھی صحبت نہ کرنے دے نہیں تو دونوں پر گناہ ہوگا اس کی عدت بھی یہی ہے جو ابھی بیان ہوئی اگر اسی دن پیٹ رہ گیا تو بچہ ہونے تک انتظار کرے اور عدت بیٹھے۔

الجواب:

یہ دونوں اعتراض ایک جیسے ہیں اس لیے دونوں کا جواب حاضر خدمت ہے۔ ملاحظہ فرمائیں!

یہ دونوں مسئلے احناف کے یہاں نہایت معروف و مشہور ہیں۔ فقہ حنفی کی مستند و متفقہ کتاب "فتاوی عالمگیری" میں لکھا ہے:

"اذا دخل الرجل بالمرأة علی وجه شبهة أو نكاح فاسد فعليها المهر وعليها العدة ثلاث حيض"

ترجمہ: جب کسی مرد نے کسی عورت سے دھوکہ سے وطی کی یا نکاح فاسد تھا اور وطی کی تو مہر دینا لازمی ہے اور اس عورت پر عدت گزارنا ضروری ہے۔ (فتاوی عالم گیری جلد ۱ صفحہ ۵۲۷)

احمد رضا خان کا لڑکا اور بریلویوں کا نام نہاد مفتی اعظم مصطفی رضا خان سے سوال ہوا:

مسئلہ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ:

زید وعمر دو حقیقی بھائیوں کی شادی خالد کی دو لڑکیوں سے ایک ہی وقت میں عمل میں آئی، شب کو غلطی سے زید نے عمر اور عمر نے زید کی بی بی سے صحبت کی۔ اب زید وعمر اپنی بیوی کو رکھیں یا نہیں، اور ان کا یہ فعل زنا ہوا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ از بریلی مسئولہ رئیس الدین بریلوی

الجواب:

یہ زنا نہ ہوا، ایسا حضور امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانۂ مبارکہ میں بھی واقع ہوا، امام نے دونوں بھائیوں سے طلاق دلوا کر جس نے جس سے صحبت کی تھی اس سے اسی کا نکاح کرا دیا، یوں ہی اب بھی کرلیں۔ واللہ تعالی اعلم

الجواب صحیح: عبدالرضا ریاست رضوی

(فتاوی مفتی اعظم جلد ۴ صفحہ ۲۲۶)

بریلویوں کے صدر الشریعہ امجد علی اعظمی نے تو اس کی کئی صورتیں لکھی ہے اور فتوی وہی دیا جو حضرت تھانویؒ نے دیا۔ آپ خود ملاحظہ فرمائیں:

"وطی بالشبہ کی چند صورتیں ہیں (۱) عورت عدت میں تھی اور شوہر کے سوا کسی اور کے پاس بھیج دی گئی اور یہ ظاہر کیا گیا کہ یہ تیری عورت ہے اس نے وطی کی بعد کو حال کھلا۔ (۲) عورت کو تین طلاقیں دے کر بغیر حلالہ اس سے نکاح کرلیا اور وطی کی۔ (۳) عورت کو تین طلاقیں دے کر عدت میں وطی کی اور کہتا ہے کہ میرا گمان یہ تھا کہ اس سے وطی حلال ہے۔ (۴) مال کی عوض یا لفظ کنایہ سے طلاق دی اور عدت میں وطی کی۔ (۵) خاوند والی عورت تھی اور شبہتہ اس سے کسی اور نے وطی کی پھر شوہر نے اس کو طلاق دے دی

ان سب صورتوں میں عورت پر دو عدتیں ہیں اور بعد تفریق دوسری عدت پہلی میں داخل ہو جائے گی"

(بہار شریعت جلد ا صفحہ ۷۷۹۔۷۸۰)

بریلوی خود کو حنفی کہتے ہیں اور فقہائے احناف پہ اعتراض بھی کرتے ہیں، غیر مقلدین فقہ سے دشمنی رکھتے ہیں اس لیے وہ ان مسائل پر اعترض کیا کرتے تھے؛ لیکن حیرت ہے کہ اب علمائے دیوبند کی دشمنی میں خود کو حنفی کہلانے والے بھی فقہ حنفی سے بغاوت پر اتر آئے، اور اس سے بڑی حیرت اس بات پر ہے کہ جو مسائل خود بریلویوں کے یہاں مسلم ہیں اور ان کے فتوؤں کی کتابوں میں لکھے ہوئے ہیں ان پر بھی اعتراض کی بوچھار کر دی۔

اب دو باتوں میں سے ایک تو ضرور ہے، یا تو یہ مفتی اسحاق اتنا بڑا جاہل ہے کہ اس نے فقہ کی کتابیں تو دور خود اپنے مسلک کے علماء کی کتابیں بھی نہیں پڑھیں، یا پڑھی ہیں؛ لیکن نہ یہ فقہ حنفی کو مانتا ہے نہ اپنے بریلوی علماء کو، اس لئے نہ یہ حنفی ہے نہ بریلوی؛ بلکہ کوئی غیر مقلد یا چکڑالوی معلوم ہوتا ہے۔

آج یہ بات بھی واضح ہوگئی کہ بریلویوں کا خود کو حنفی کہلانے کا دعوی محض جھوٹ اور دھوکہ ہے، یہ لوگ قطعاً حنفی نہیں؛ کیونکہ اگر حنفی ہوتے تو فقہ حنفی پر اعتراض نہ کرتے، یہ پس پردہ غیر مقلد ہیں، اور خود کو حنفی بتا کر لوگوں کو فقہ حنفی سے نفرت دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس لیے عوام ان چھپے ہوئے غیر مقلدین کو پہچانیں اور انہیں اپنے سے دور رکھیں۔

مناظرے کے لیے روانگی

ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی

ناچیز تقریباً پندرہ روزہ سفر پر تھا، مناظرے کی وجہ سے بمشکل سفر کو مختصر کیا اور امید تھی کہ ۹/ جنوری کی صبح سجان گڈھ پہنچ جاؤں گا؛ لیکن ٹرین کے بہت زیادہ مؤخر ہونے کی وجہ سے رات تقریباً نو بجے سجان گڈھ پہنچا، یہاں پہلے ہی سے حافظ محمد نشاط صاحب تشریف لا چکے تھے اور مناظرے کی تیاریوں میں مصروف تھے، ناچیز کے پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی مفتی محمد عمیر قاسمی صاحب زید مجدہم بھی تشریف لے آئے، اولاً ہم سب کھانے اور نماز سے فارغ ہوئے اس کے بعد نوجوان کمیٹی کے ممبران کے ساتھ کچھ ضروری مشاورت اور گفت وشنید ہوئی، اس کے بعد ہم تینوں (حافظ نشاط، مفتی عمیر اور ناچیز) نے مل کر مناظرے کے تعلق سے اپنی تیاریوں کا جائزہ لیا، کچھ ضروری پوائنٹس نوٹ کیے، کتابیں تیار کیں اور کچھ اہم وضروری لائحہ عمل تیار کیے، اس دوران تقریباً ڈھائی بج گئے، ناچیز دو روز سے مسلسل سفر میں ہونے کی وجہ سے تھکاوٹ کا شکار تھا اور نیند کا بھی غلبہ تھا اس لیے مزید جاگنا مشکل ہو گیا، اس لیے ہم سب آرام کے لیے لیٹ گئے، صبح بعد فجر ضروریات سے فراغت کے بعد کتابیں وغیرہ پیکنگ کی اور جس وقت ہم گاڑی میں سوار ہوئے تقریباً نو بج چکے تھے۔

سو کلومیٹر کی مسافت طے کرنے کے بعد جب سردار شہر قریب آیا تو ناچیز نے مدرسہ لطیفیہ سردار شہر کے بعض اکابرین کو فون کے ذریعہ مناظرے کی کاروائی سے آگاہ کیا اور دعاؤں کی درخواست کی؛ لیکن ان حضرات کا اصرار ہوا کہ مدرسہ آجائیں تمام اکابرین مناظرے کی تفصیل جاننے کے مشتاق ہیں، ان حضرات کے حکم کی متابعت میں ہم نے گاڑی سردار شہر کی جانب موڑ دی اور تقریباً ساڑھے گیارہ بجے مدرسہ لطیفیہ پہنچ گئے، دراصل ہمیں سردار گڈھ پہنچنے کی جلدی تھی اور مدرسہ لطیفیہ شہر کے بیچوں بیچ واقع ہونے کی وجہ سے یہاں پہنچنے پر مزید تاخیر ہونی تھی اس لیے ہم نے مناظرے سے واپسی میں مدرسہ میں حاضری کا پروگرام بنایا تھا؛ لیکن اکابرین کے حکم پر مدرسہ میں حاضر ہونا پڑا، یہاں پہنچ کر حضرت مولانا محمد ابراہیم بہلیم صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا اسدالدین صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا اکرام الحق صاحب دامت فیوضہم وبرکاتہم وغیرہ اکابرین سے ملاقاتیں ہوئیں، ان سب حضرات نے ناچیز کو سینے سے لگا کر خوب دعاؤں سے نوازا اور نصیحتیں فرمائیں۔

اکابرین سے ملاقاتوں کے بعد کھانے سے فارغ ہوئے اس کے بعد ہم نے حضرت مفتی شکیل صاحب زید مجدہم سے رخصت چاہی اور ویسے ہی سرسری طور پر مفتی صاحب وغیرہ حضرات کو ساتھ چلنے کے لیے کہا، اللہ جزائے خیر عطاء فرمائے ان حضرات کو کہ ناچیز کی بات سنتے ہی حضرت مفتی شکیل صاحب دامت برکاتہم نے گاڑی منگوائی اور چلنے کے لیے تیار ہو گئے، مفتی صاحب کی ہی تحریک پر حضرت مولانا عارف صاحب قاسمی، حضرت

مولانا محمد ایوب صاحب قاسمی، حضرت مولانا ابوالکلام صاحب زید مجدہم بھی ساتھ ہو گئے، ہم نے اول وقت میں ہی نماز ظہر ادا کرلی تھی، اب یہ قافلہ تقریباً ڈیڑھ بجے سردا گڈھ کے لیے روانہ ہوا اور مسلسل تیز رفتار گاڑیوں میں سفر کرتے ہوئے تقریباً تین بجے سورت گڈھ پہنچا جہاں حاجی بشیر صاحب اور مولانا لیاقت صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہمارے منتظر تھے، سورت گڈھ پہنچنے کے بعد اب یہ قافلہ حاجی بشیر صاحب کی رہبری میں سردار گڈھ کے لیے روانہ ہوا اور تقریباً آدھے گھنٹے بعد قافلہ پورے آب وتاب کے ساتھ سردار گڈھ میں داخل ہو گیا، جہاں سردار گڈھ کے احباب نہایت شدت سے انتظار کررہے تھے، ان سب حضرات نے نہایت پرتپاک انداز میں ہمارا استقبال کیا اور گاؤں کے ایک مکتب میں ہمارا قیام رہا، ہم نے اولاً نماز عصر ادا کی اس کے بعد حالات کا جائزہ لیا تو پتہ چلا کہ سردار گڈھ کے ہمارے دیوبندی ساتھی اگرچہ تعداد اور ظاہری قوتوں کے اعتبار سے تو بہت کمزور تھے؛ لیکن ایمانی جوش جذبہ اور ہمت وحوصلہ کے اعتبار سے یہ لوگ نہایت مضبوط تھے، ناچیز نے عصر سے فراغت کے بعد تمام حاضرین میں مختصر بیان کیا جس میں مناظرے کی اہمیت وافادیت اور اہل حق کی فتح وکامیابی کے تاریخی واقعات پر روشنی ڈالی اور لوگوں کو مناظرے کے مختصر آداب واصول سمجھائے، الحمدللہ سبھی حضرات نے نہایت دلجمعی کے ساتھ گفتگو سنی، ناچیز نے سبھی حاضرین کو تاکید کی کہ دیکھئے ظاہری اعتبار سے بریلوی مضبوط ہیں اس لیے ہمیں اللہ کی جانب توجہ کرکے نصرت غیبی مانگنی ہے اور خوب دعاؤں کا اہتمام کرنا ہے، الحمدللہ سبھی حاضرین نے اس بات پر خوب عمل کیا اور مغرب بعد دو آدمیوں کو دعاؤں کے لیے اعتکاف میں بٹھایا گیا، نماز مغرب سے فراغت کے بعد کچھ لوگ دعاؤں اور وظائف میں مشغول ہو گئے، کچھ ضروری انتظامات میں لگ گئے جبکہ ہم تینوں حضرات مناظرے کے لیے اپنی کتابوں اور نوٹس وغیرہ کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے، اس کے بعد کھانے وغیرہ سے فارغ ہوئے اسی دوران نماز عشاء کا وقت ہو گیا، سب نے نماز ادا کی، نماز سے فراغت کے بعد حضرت مفتی شکیل صاحب نے حق کی مدد ونصرت کے لیے نہایت پرسوز اور جامع دعاء فرمائی سبھی حاضرین نے خوب رودھوکر اپنے رب سے مدد مانگی اور پھر یہ پورا قافلہ مع کتابوں کے مناظرہ گاہ کی جانب روانہ ہو گیا جہاں پہنچ کر نہایت اطمینان وسکون کے ساتھ مناظرہ گاہ میں اپنی نشستیں سنبھالیں، کتابیں مرتب کیں اور بریلوی مناظرین کا انتظار کرنے لگے، ہمارے پہنچنے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد بریلوی مولوی مناظرہ گاہ پہنچے اور ہم سب کو پوری تیاریوں کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر ہکے بکے رہ گئے۔

خیر۔ مناظرہ گاہ میں دونوں فریق کے اہم وذمہ دار حضرات تشریف فرما ہوئے اور پھر بریلوی مولوی قمرالدین نے مناظرے کا پس منظر اور وجوہات سنا کر ابتداء کردی، اور پھر دونوں مناظرین نے اپنا اپنا مائک سنبھال کر گفتگو شروع کی۔ ☆☆☆

مناظرۂ سردار گڈھ میں فریقین (اہل سنت دیوبندی اور اہل بدعت بریلوی مناظرین) کی جانب سے کی جانے والی تقریریں

ابوالضحیٰ حنفی دیوبندی

اہل سنت مناظر کی پہلی تقریر

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ صدق اللہ العظیم

میرے محترم بھائیو اور بزرگو! اور سننے والی عوام اور فریق مخالف کے اسٹیج پر بیٹھے علماء کرام اور عوام! آج کا یہ جو مناظرہ رکھا گیا ہے، مناظرے کا مقصد ہوتا ہے اِحقاقِ حق اور اِبطالِ باطل یعنی حق کو ثابت کرنا اور جو غلط ہے اسے غلط ثابت کرنا، جو بات صحیح ہے اسے صحیح ثابت کرنا اور جو غلط ہے اسے غلط ثابت کرنا یہ مناظرے کا مقصد ہوتا ہے، آج ہم یہاں جمع ہوئے ہیں، دیوبندیوں اور بریلویوں کا جھگڑا کوئی نیا نہیں بہت پرانا ہے اور اس جھگڑے سے عوام اور خواص سب واقف ہیں، تو آج یہ جو ہمارا جھگڑا یعنی مناظرہ ہو رہا ہے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ اولاً دونوں حضرات جو مناظرین ہیں وہ موضوع مناظرہ، شرائط مناظرہ، دعویٰ مناظرہ؛ ان چیزوں کو طے کرلیں۔

آپ حضرات کو شاید یہ بات معلوم ہوگی اور ہمارے ساتھیوں کی طرف سے مغرب سے پہلے یا مغرب کے بعد یہ اطلاع بھی کروائی گئی ہے، ہم نے کہا تھا کہ جو مناظرین حضرات ہیں دونوں طرف کے دو دو یا تین تین آدمی تنہائی کے اندر بیٹھ جائیں اور شرائط مناظرہ اور دعوی وغیرہ کی جو تنقیحات ہیں اسے مکمل کرلیں تاکہ عشا کے بعد پھر شرائط اور دعویٰ وغیرہ کے اندر کوئی الجھاؤ نہ رہے اور ڈائریکٹ بات گفتگو شروع ہوجائے؛ لیکن پتہ نہیں کس مصلحت کے تحت آپ حضرات نے اس بات کو قبول نہیں کیا اور شرائط، دعوے کی تنقیح، دعوے کی ساری جزئیات، کلیات آپ نے عوام کے بیچ میں ہی بات کرنے کی کوشش کی۔ خیر! ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں، میں فریق مخالف مناظر سے کہوں گا اپنے مدمقابل سے کہ وہ پہلے عنوان، شرائط اور دعوی ان تمام چیزوں کی تنقیح پیش کریں، پہلے دعوی پیش کریں اس کے بعد شرائط ہوں گی اور اس کے

بعد شرائط پر گفتگو ہوگی، یہ جو پرچہ پڑھا گیا ہے، ہم تو ابھی آئے ہیں آپ کے گاؤں میں کیا بات ہوئی ہے؟ اور کیا جھگڑے ہوئے ہیں؟ کس مؤذن کو نکالا گیا ہے؟ کسے رکھا گیا ہے؟ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں، ہم آج یہاں حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرنے کے لیے آئے ہیں، اب پہلے کب کتنی مرتبہ آپ کے گاؤں میں جھگڑا ہوا، پہلے کتنی مرتبہ آپ کے گاؤں میں لڑائی ہوئی اور کتنے مؤذنوں کو نکالا گیا ہے؟

بریلویوں کی بے اصولی:

(طے تو ہوا تھا کہ فریقین کے پندرہ پندرہ آدمی ہوں گے؛ لیکن بریلویوں نے آدمی زیادہ بٹھا لئے اور دروازہ کھول کر کئی آدمی اور آکر بیٹھ گئے اس لئے ہماری طرف سے اولاً تو حاجی بشیر صاحب نے بریلویوں کو دھمکایا کہ یہ کیا تماشہ ہے آپ کی طرف پندرہ آدمی ہیں یا چالیس آدمی ہیں، جب پندرہ پندرہ آدمی طے ہو گئے تو کیوں غلطی کر رہے ہو آپ لوگ۔ اس کے بعد اہل سنت مناظر نے لتاڑ لگائی کہ:

"آدمی دونوں طرف برابر ہوں گے اگر ادھر دس ہیں تو ادھر بھی دس ہوں گے ہمارے آدمی گن لیں اور اتنے ہی بٹھائیں اس سے زیادہ باہر کریں، ایک بھی آدمی زیادہ قبول نہیں ہوگا، ہم یہ چاہتے ہیں کہ آج کی گفتگو فیصلہ کن ہو اور جڑ و بنیاد پر ہو، ہمارے اور آپ کے درمیان میں اختلاف کی جو بنیاد ہے جو اصل ہے، جو جڑ ہے اس پر گفتگو ہو تا کہ جڑ اور اصل ہی ختم ہو جائے اس کے بعد اوپر کی چھوٹی موٹی باتیں خود ہی ختم ہو جائیں گی، دو فریق جب بیٹھتے ہیں دو جھگڑا کرنے والے جب آپس میں صلح کے لیے بیٹھتے ہیں تو وہ ان باتوں کو ختم کرتے ہیں جو جھگڑے کی بنیاد ہوتی ہیں، ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ آج گفتگو ہو اور اس بات کے اوپر اس موضوع کے اوپر گفتگو ہو جو دیوبندیوں اور بریلویوں کے درمیان، اہل سنت والجماعت علمائے دیوبند اور بریلویوں کے درمیان جو موضوع بالکل جڑ اور اصل کی حیثیت رکھتا ہے اس موضوع کے اوپر گفتگو ہو؛ کیونکہ اگر ہم نے اوپر کے چھوٹے چھوٹے موضوعات پر گفتگو کی جو اصل نہیں ہیں، جو جڑ نہیں ہیں تو اس پر گفتگو ہونے کے بعد بات پھر باقی رہ جائے گی کہ اس کے اوپر تو ہمارا اصل اختلاف تھا ہی نہیں، اصل اختلاف تو ہمارا اس مسئلہ کے اوپر ہے، اس لیے میں اپنے فریق مخالف مناظر سے یہی کہوں گا کہ وہ اپنی بات کی تنقیح کریں موضوع اور شرائط وغیرہ کی وضاحت کریں اس کے بعد آگے بات شروع ہوگی۔ ان شاء اللہ

بریلوی مناظر کی پہلی تقریر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ الکریم اما بعد ۔فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ،جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا،صدق اللہ العلی العظیم

یہاں مناظرے کے شرائط وہ بھی طے ہو چکے ہیں پوری بستی نے مناظرے کے شرائط طے کر لئے ہیں، بات طے ہو چکی ہے، ہم نے یہ بات ثابت کی ہے کہ دیوبندیوں کے سب سے بڑے مولوی نے اپنے فتوی میں لکھا ہے کہ" امام حسین کا شربت حرام ہے حرام" یہ موجود ہے، جنہوں نے کہا کہ یہ ہماری کتاب میں نہیں مل سکتا اگر یہ ہماری کتاب میں مل گیا تو ہم توبہ کریں گے اور ہمارے علماء صرف اس لئے آئیں گے کہ وہ ہمیں اپنی کتاب میں دکھا دیں کہ یہ ہماری کتاب میں ہے؛ کیونکہ ہم مانتے ہیں کہ ہماری کتاب میں یہ بات نہیں ہے تم نے ہماری کتابوں میں لکھ دیا ہے، مناظرہ صرف اتنی بات پر ہے آج کہ ہم ثابت کریں گے کہ انہوں نے اسی فتوی رشیدیہ میں ہولی دیوالی کی پوری کچوری کو جائز لکھا ہے، ہندو جو سود کا پیسہ لیکر اور بیاج کا پیسہ لگا کر ہندو جو پیاؤ لگاتے ہیں اس سے پانی پینا جائز اور جو مسلمان اپنی حلال کمائی سے دودھ اور شربت پلائیں محرم میں امام حسین کا وہ حرام ہے لہذا یہ زندگی بھر ہم دکھانے کو تیار ہیں یہ ان کی کتاب رہی، یہ ان کی کتاب ہے اگر نہ ہو تو جو سزا چور کی وہ ہماری، اگر ہے تو پہلے یہ جو آدمی جو یہ گاؤں کے ہیں انہوں نے کہا اگر ہماری کتابوں میں یہ بات مل گئی تو ہم توبہ کریں گے وہ توبہ کریں میں کتاب دیتا ہوں، صرف مناظرہ آج اس بات پر ہے، یہ پوری بستی بیٹھی ہوئی ہے پوری بستی، صرف مناظرہ، رہا دستور کوئی موضوع ہوگا کیا ہوگا وہ بعد کی باتیں ہیں آج صرف مناظرہ اس بات پر ہے کہ ہم نے جو کہا، انہوں نے کہا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے وہ میں ان کی کتاب میں دکھاؤں گا، انہوں نے کہا ہے حضور کا علم پاگلوں جیسا ہے میں ان کی کتاب میں دکھاؤں گا، تو انہوں نے گستاخیاں جو کی ہیں صرف مناظرہ آج اس بات پر ہے اس کے علاوہ یہ ملان کر سکتے ہیں اور کچھ نہیں، اگر ان کی کتاب میں نہیں ہے تو جو سزا چور کی وہ ہماری اور اگر ہے تو پہلے وہ توبہ کریں یہاں کے لوگ اتنی بات پر مناظرہ ہوا ہے اور یہ پرچہ دستخط سب کے یہاں کی پوری بستی کے موجود ہیں لہذا اس سے آگے بات نہ بڑھائی جائے جو باتیں ہیں ہم نے جو کہا ہے اگر ہم نے

جو کہا یہاں فتاوی رشیدیہ ان کی کتاب نہ ہو اس میں لکھا ہے جس میلا د میں صحیح روایات پڑھی جاتی ہوں اور کوئی خرابی نہ ہو وہ میلا د بھی جائز نہیں ہے، اس میں صاف لکھا ہے کوئی ساعرس ہو قرآن خوانی وہ جائز نہیں ہے، یہ ہمارے پاس ان کے سب سے بڑے مولوی کی کتاب جو یہ مانتے ہیں فتاوی رشیدیہ نوٹ کر لیں دیکھ لیں دکھانے کا ذمہ دار میں ہوں اور یہ سارے حضرات بیٹھے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ مناظرہ صرف اس بات پر ہوگا کوئی موضوع نہیں اگر یہ باتیں ہماری کتاب میں ملی تو ہم توبہ کریں گے آج میں دکھانے کے لیے آیا ہوں آپ توبہ کیجئے اس کے علاوہ دوسری کوئی بات یہاں نہیں ہوگی۔

اہل سنت مناظر کی دوسری تقریر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ شرائط کا جو پرچہ ہمارے ہاتھ میں دیا گیا ہے اس شرائط کے پرچے کے اوپر ہماری طرف سے نہ کسی عالم کے دستخط ہیں نہ عوام میں کسی کے دستخط ہیں یہ شرائط کا پرچہ ایک طرفہ آپ کے لوگوں نے بیٹھ کر طے کیا ہے اور شرائط ایک طرفہ طے نہیں ہوتی دونوں فریق کی رضامندی سے طے ہوتی ہیں، دوسری بات آپ کہہ رہے ہیں کہ موضوع یہ ہے کہ فتاوی رشیدیہ کے اندر لکھا ہے محرم کا شربت یہ موضوع ہے، شربت پینا ہولی دیوالی کی مٹھائی، آپ کی اس بات کی تکذیب آپ کا یہ شرائط کا پرچہ جو آپ ہی لوگوں نے طے کیا ہے ہمارے دستخط نہیں ہیں آپ کا یہ شرائط کا پرچہ اس بات کی تکذیب کر رہا ہے آپ کہہ رہے کہ صرف ہولی دیوالی کی مٹھائی اور محرم کے شربت پہ مناظرہ ہے اس کے علاوہ کوئی موضوع نہیں، اس پرچے میں ہولی، دیوالی اور شربت مٹھائی کا کوئی تذکرہ ہے ہی نہیں نہ فتاوی رشیدیہ کا کوئی تذکرہ ہے، اس پرچے میں تو آپ نے موضوع کچھ اور لکھا ہے، آپ نے اپنے پرچے پہ جو موضوع لکھا ہے اب آپ اسے بھی بدل رہے ہیں، آپ کی زبان کچھ کہہ رہی ہے اور آپ کی تحریر کچھ کہہ رہی ہے، آپ کہہ رہے ہیں کہ میں یہ دکھاؤں گا کہ فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے، فلاں کتاب میں یہ گستاخی کی ہے، میں کہتا ہوں ہم آئے ہی اس لئے ہیں تا کہ دکھایا جائے اور آج سب لوگ دیکھ سکتے ہیں کہ دکھانے کے لیے کتابیں آپ زیادہ لیکر آئے ہیں یا ہم زیادہ لیکر آئے ہیں، ہمارے پاس بھی آپ کی فتاوی رضویہ موجود ہے، نئی بھی موجود ہے، پرانی بھی موجود ہے، ہم آج لوگوں کو دکھائیں گے آپ نے گستاخیوں کے الزام علمائے دیوبند پر لگائے؛ لیکن ہم دکھائیں گے احمد رضا خان نے فتاوی رضویہ میں کتنی بڑی بڑی گستاخیاں کی ہیں، ہمارے پاس میں مفتی احمد یار نعیمی کی

کتابیں بھی موجود ہیں[1] ہمارے پاس مفتی احمد یار نعیمی کی تفسیر نعیمی بھی موجود ہے اور نور العرفان بھی موجود ہے ہم اس میں دکھائیں گے کہ نعوذباللہ ثم نعوذباللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انہوں نے کتوں سے تشبیہ دی ہے، گستاخیاں تو ہم ایسی دکھائیں گے کہ خدا کی قسم پبلک توبہ کرے گی کہ ایسی گستاخیاں کیسے کر سکتے ہیں؟ ہم صرف اس لئے خاموش تھے کہ امت کے اندر نا اتفاقی نہ ہو، جھگڑے نہ ہوں؛ لیکن ہماری خاموشی کو کمزوری سمجھ لیا کہ ان کے پاس کوئی دلیل ہی نہیں ،ایک طرفہ ہر بیان میں ہر تقریر میں علمائے دیوبند کو گالیاں، علمائے دیوبند پہ فتوے، میں یہی کہہ رہا ہوں مفتی صاحب! آج آپ اصول اور شرائط کے مطابق گفتگو کریں، علمائے دیوبند کو اگر آپ کافر کہتے ہیں تو دعوی لکھ کر دیں، آپ کا دعوی کیا ہے؟ اس کے بعد شرائط طے ہوں گی اس کے بعد گفتگو ہوگی ، یہ چھوٹی سی حلوے مٹھائی کی بات پہ مناظرہ نہیں ہو رہا ہے، ہم اتنی دور سے اتنی کتابیں صرف حلوہ مٹھائی کی بات ثابت کرنے نہیں آئے ہیں[2] ٹائم آپ کی گھڑی میں ہوا ہے ہماری گھڑی میں نہیں ہوا، تو دوسری بات یہ ہے آپ کہہ رہے ہیں میں یہ دکھاؤں گا ،الحمد للہ ثم الحمد للہ یہ جتنی ادھر بائیں طرف کتابیں رکھی ہیں کیمرہ ذرا ادھر کریں[3] یہ بائیں طرف جتنی کتابیں رکھی ہیں یہ ساری کتابیں علمائے بریلویت کی ہیں اور ان کتابوں کے اندر ان شاء اللہ ہم یہ بھی دکھائیں گے کہ احمد رضا خان نے نعوذباللہ ثم نعوذباللہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بازاری اور طائفہ عورت کہا ہے (یہ بات سن کر سب حاضرین استغفر اللہ اور نعوذباللہ کہنے لگتے ہیں) یہ گستاخی نہیں ہے؟ یہ فتاوی رضویہ رکھی ہے اس فتاوی رضویہ کے اندر احمد رضا خان نے نعوذباللہ ثم نعوذباللہ اللہ تبارک وتعالی کو ہجڑا کہا ہے (پھر سے سب حاضرین توبہ توبہ پکار اٹھتے ہیں) بتاؤ! اس سے بڑی گستاخی اور کیا ہوگی؟ ہم آج تک خاموش تھے، اس لیے میں مفتی صاحب سے یہ کہوں گا کہ موضوع طے کریں اس کے بعد تفصیل سے گفتگو ہوگی آپ دلائل دیں جتنے دینے ہیں ویسے تو پتہ چل رہا ہے آپ کے پاس چار کتابیں رکھی ہیں آپ کیا دلائل دیں گے ہمیں؟ الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمارے پاس کتابوں کا انبار ہے آپ چار کتابوں سے کیا دلائل دیں گے؟ (ایک بار پھر بریلوی مناظر کھڑا ہو جاتا ہے بولنے کے لیے؛ لیکن لوگ پھر سے یہ کہہ کر واپس بٹھا دیتے ہیں کہ آپ بیٹھ جاؤ ابھی دو منٹ اور باقی ہیں ان

---

[1] یہاں بریلوی مولوی کھڑا ہو کر بیچ میں بولنے کی کوشش کرتا ہے؛ لیکن لوگ اسے ڈانٹ کر بٹھا دیتے ہیں اور بیچارہ اپنا سا منہ لیکر بیٹھ جاتا ہے۔
[2] یہاں پہنچ کر بریلوی مولوی پھر کھڑا ہو کر بولنے کی کوشش کرتا ہے؛ لیکن مناظر اہلسنت اور دیگر سامعین اسے پھر خاموش کر کے بٹھا دیتے ہیں کہ ابھی ٹائم نہیں ہوا بیٹھ جاؤ۔
[3] مناظر اہلسنت بائیں طرف رکھے کتابوں کے انبار کی طرف اشارہ کرتے ہیں اور کیمرے والے کو کتابوں پر فوکس کرنے کے لیے کہتے ہیں۔

کے)اس کے بعد آپ جو ہے آرام سے گفتگو کرنا، تسلی سے گفتگو ہوگی ہم کہیں جانے والے نہیں ہیں، تسلی سے گفتگو کرنے کے لیے آئے ہیں، بات کو انجام تک پہنچانے کے لیے آئے ہیں اور ان شاء اللہ آج یہ شہر یہ بستی اور یہ گاؤں آج اس بات کا گواہ بنے گا کہ وہ لوگ جو دوسروں کو گستاخ کہتے تھے جب ثابت کرنے کا نمبر آیا تو خود سب سے بڑے گستاخ نکلے، آج ان شاء اللہ یہ گاؤں اس بات کا گواہ بنے گا، ہم کتابیں لیکر آئے ہیں، میں کہہ رہا ہوں مفتی صاحب سے بار بار، مفتی صاحب موضوع لکھیں، آپ کہتے ہیں علمائے دیوبند کافر ہیں ہمیں دعویٰ لکھ کے دیں، یہ شرائط کا پرچہ ہماری طرف سے کسی کے بھی اس پر دستخط نہیں ہیں، آپ چار آدمیوں نے اپنی طرف سے کچھ بھی شرطیں لکھ دی اور ہمیں کہتے ہیں ہماری شرطیں مانو! کس نے کب کیا کہا تھا بستی کے اندر؟ اور کس کی کس سے کیا بات ہوئی تھی؟ ہم اسے نہیں جانتے، ہم تو یہ جانتے ہیں ابھی آپ اور میں ہم یہاں پر موجود ہیں آپ اور ہم دونوں مل کر شرطیں لکھیں علمائے کرام موجود ہیں، عوام کی باتوں کا کوئی اعتبار نہیں، عوام میں کس نے کب کیا کہہ دیا؟ اور کس نے کب کسے کیا بول دیا؟ کوئی اعتبار نہیں ہے، صرف علماء کی بات کا اعتبار ہوگا جو اس وقت مناظرین طے کریں گے۔

بریلوی مناظر کی دوسری تقریر

دیکھئے! اتنی کذب بیانی، ان کو نہیں معلوم ہے تو آئے کیوں؟ اگر عوام کی بات کا اعتبار نہیں ہے، نہ میرے دستخط ہیں نہ ان کے دستخط ہیں، فیصلہ عوام نے کیا ہے میں بھی عوام کے بلانے پہ آیا ہوں یہ بھی عوام کے بلانے پہ آئے ہیں، اگر عوام پر ان کو اعتبار نہیں ہے تو آئے کیوں؟ دوسری بات ہے شرائط عوام نے طے کی ہیں عوام نے یہ طے کی ہے کہ آپ یہ دکھا دو (یہاں بریلوی مفتی نے عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کی؛ لیکن کامیاب نہیں ہوا) آج کی تاریخ میں یہ پرچہ موجود ہے جو نہیں آئے گا اس کی ہار مانی جائے گی، دوسری بات اہل سنت والجماعت پر صرف اتنا ہے کہ ہم ان کتاب میں دکھائیں انہوں نے لکھا ہے حضور کے خیال سے نماز ٹوٹ جائے گی، حضور کا خیال نماز میں آجائے تو بیل گدھے سے بدتر ہے، انہوں نے صاف لکھا ہے حضور مر کے مٹی میں مل گئے، انہوں نے لکھا ہے نبی کو بڑے بھائی کی طرح یہ کتاب موجود ہے، اور انہوں نے امام حسین کے شربت کو حرام لکھا ہے اور ہولی دیوالی کی پوری کچوری جائز لکھا ہے انہوں نے، یہ موجود ہے ان کے وہ موجود ہے، انہوں نے کہا اگر یہ کتاب مل جائے ہم اس پہ لعنت بھیجیں گے اور اسی وقت توبہ کریں گے۔ بات ان کی ہے عوام کی ہے یہ پرچہ موجود ہے اور جو اسے جھٹلاتا ہے آگے شرائط، یہ یاد

رکھیں، نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے، یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں، آج کی بات نہیں کرر ہاہوں میں، آٹھ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ مناظر کا چیلنج انہوں نے دیا سجان گڈھ کے اندر سید ظہور علی صاحب نے چیلنج قبول کیا باسنی سے اسحاقیہ سے اور میوات سے میں آیا ساری چیز ثابت کی یہ اپنے گھر کو چھوڑ کے بھاگ گئے پورا سجان گڈھ گواہ ہے عیدگاہ کے اندر ہزاروں کی موجودگی میں [۱] ہنسنا نہیں ہوگا جو چیز ایک سطح پورا سجان گڈھ گواہ ہے جمعہ کے بعد پھر ہم نے اپنا دعوی عیدگاہ کے اندر پیش کیا پوری کتابیں دکھائیں، آج سارا سجان گڈھ گواہ ہے دعوی یہ کرنے والے، چیلنج آج بھی چیلنج انہوں نے دیا یہاں کی عوام نے، قبول ہم نے کیا اور انہوں نے کہا صرف اور صرف ہمیں مناظرہ نہیں کرانا ہے ہم تو اپنے علماء کو اس لیے بلا رہے ہیں کہ وہ ہماری کتابوں میں بتادیں یہ ہماری کتاب ہے اگر یہ چیز ہے تو ہم اس مذہب پر لعنت کر کے توبہ کریں گے جو میں نے کہا میں آج کتابوں میں دکھانے کے لیے تیار ہوں اس کے علاوہ کوئی بات چھیڑی تو یہ مناظرے کے خلاف ہوگا باقی کوئی مناظرہ ہوگا تو اس کے لئے چیلنج ہم نے کل بھی منظور کیا تھا آج بھی منظور ہے جب چاہیں جس میدان میں آجائیں؛ لیکن آج جس بات پر طے ہوا ہے پوری بستی گواہ ہے صرف اس بات پر ہے کہ ہم ان کی یہ گستاخیاں دکھائیں کہ انہوں نے پاکیزہ شربت کو حرام لکھا ہے اب اگر زندگی میں بات صحیح ہے تو یہ دکھائیں قرآن حدیث سے کہ پاکیزہ کمائی حرام ہے اور ہندو جو پیاؤ لگاتے ہیں سودی پیسہ سے وہ جائز ہے اس کے ساتھ ہولی دیوالی کی پوری کچوری وہ جائز تو یہ ثابت کریں کہ یہ ان کتاب میں ہے یا نہیں اگر ہے اور سو فیصد ہے انہوں نے لکھا ہے اللہ چاہتا ہے جب علم دریافت کر لیتا ہے، کس سے دریافت کرتا ہے، انہوں نے لکھا ہے حضور مر کے مٹی میں مل گئے جبکہ حدیث پاک میں ہے اللہ نے حرام کردیا ہے زمین پر کہ نبی کے جسم کو کھائے، اللہ کے نبی زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے، قرآن نے صاف فرمایا شہید ادنی ہے جوان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہے تمہیں شعور نہیں ہے تو انہوں نے نبی کو مر کے مٹی میں ملنے کا کہا نبی کی توہین کی نبی کے علم کو جانوروں سے تشبیہ دی ہے آگے اعلی حضرت نے کوئی بھی بات وہ جب مناظرہ اسی بنا پر ہوگا اس وقت انہوں نے چیلنج دیا ہے ہم نے قبول کیا ہے میں انہیں کی کتاب لیکر آیا ہوں اور کتاب کی مجھے ضرورت نہیں ہے جتنی کتابوں میں ان کے عقیدے موجود ہیں وہ میں لیکر آیا ہوں لہذا میں کتاب دکھانے کے لیے تیار ہوں انہوں نے صاف لکھا ہے شیطان کا علم نبی سے زیادہ ہے معاذ اللہ انہوں نے

---

[۱] بریلوی مناظر کے اس شرمناک جھوٹ پر ہمارے سارے لوگ اپنی ہنسی ضبط نہیں کر پائے اور بلند آواز سے قہقہہ لگا کر ہنسنے لگے اور استغفار پڑھنے لگے جس سے بریلوی مناظر چڑ گیا اور ہنسنے سے روکنے لگا اور بات میں ہکلانے لگا۔

کھلے عام لکھا ہے، یہاں صاف لکھا ہے امتی نبی سے عمل میں ہی ممتاز ہوتا ہے اور رہا عمل تو عمل میں امتی نبی سے بسا اوقات بڑھ جاتا ہے امتی بڑھ جاتا ہے، یہ براہین قاطعہ ان کی تحذیر الناس رکھی ہے تحذیر الناس ان کے مولوی کی اور انہوں نے صاف لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اردو دیوبند میں سیکھی یہ کتاب میرے پاس رکھی ہے ان کی نہ ہوا نکار کر دے اور اگر ان کی ہے تو دیکھے اور آپ نے جو کہا ہے اگر یہ ہماری کتابوں میں ملی ہم توبہ کرلیں گے آپ توبہ کیجئے! میں دکھانے کے لیے تیار ہوں تو اب اگر آپ حضرات ہم نے اپنا دعوی پوری بستی گواہ ہے اور جو مدعی بلایا ہے، اب رہا ان کا کہنا کہ ہم ذمہ دار نہیں نہ میرے دستخط ہیں نہ ان کے دستخط ہیں اگر نہ آتے تو ہار مانتے یہ گاؤں والوں نے جو طے کیا ہے گاؤں والوں کے بلانے پہ میں آیا ہوں اور گاؤں والوں کے بلانے پہ یہ آئے ہیں اگر اعتماد نہیں کیا تھا تو کیوں آئے لہذا صرف[1]۔

اہل سنت مناظر کی تیسری تقریر

اب میری رائے یہ ہے کہ آپ حضرات عوام میں اس نے یہ کہہ دیا تھا اس نے یوں بول دیا تھا اس طرح عوامی پنچایت کروانے کے بجائے علماء آئے ہیں علماء مسئلے کو حل کریں، آپ کہہ رہے ہیں کہ گاؤں والوں نے یہ شرطیں طے کی ہیں، مجھے بھی گاؤں والوں نے بلایا آپ کو بھی گاؤں والوں نے بلایا ہے بیشک، آپ کی بات بالکل صحیح ہے مجھے بھی گاؤں والوں نے بلایا آپ کو بھی، اور کہہ رہے ہیں گاؤں والوں نے شرطیں طے کی ہیں؛ لیکن گاؤں میں وہ لوگ جنہوں نے مجھے بلایا ان کے دستخط کہاں ہیں اس پر مفتی

---

[1] اپنی اس تقریر میں بریلوی مناظر نے نہایت بے حیائی کے ساتھ دو تین مرتبہ یہ صریح جھوٹ بولا کہ مناظرے کا چیلنج ہم نے دیا دیوبندی عوام نے دیا ہے اس لئے دیوبندی عوام نے اسی وقت صاف کہہ دیا کہ مفتی صاحب ہماری طرف سے کوئی چیلنج نہیں کیا گیا آپ نے ہی چیلنج دیا ہے اور پورا گاؤں گواہ ہے، بریلوی مولوی اہلسنت کے ایک عام آدمی نور احمد کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگے کہ چیلنج اس نے دیا ہے جبکہ گاؤں کے عوام میں کسی نے بھی ان کی تائید نہیں کی؛ بلکہ جب نور احمد سے لوگوں نے پوچھا کہ تو نے چیلنج کیا ہے یا انہوں نے تو نور احمد نے صاف کہہ دیا کہ انہوں (بریلوی مناظر) نے چیلنج دیا ہے، اگر شرم وحیا نام کی کوئی چیز ہوتی تو یہ بریلوی مناظر ڈوب کر مر جاتا۔

صاحب؟[1]

(ایک بار پھر سے کچھ بریلوی لوگ مناظرہ گاہ میں گھسنے لگے تو مناظر اہلسنت اور دیگر اہلسنت نے کہا) دروازہ بند کرو کنڈی لگاؤ بالکل بند کرو کوئی اندر نہیں آنا چاہیئے۔

(اسی دوران گاؤں کے لوگوں نے مناظر اہلسنت سے کہا کہ آپ تھوڑی دیر بیٹھیں ہم کچھ بات کرتے ہیں، چنانچہ بریلویوں کی طرف سے مقامی امام قمرالدین نے پچھلا واقعہ سنانا شروع کیا کہ مفتی اسحاق (بریلوی مناظر) نے علمائے دیوبند کی گستاخانہ عبارتیں دکھائیں جس کے جواب میں نور احمد نے کہا میں اپنے علماء کو بلاؤں گا، وغیرہ، حالانکہ نور احمد اور دیگر ساتھیوں نے اس بات کی فوراً تردید کردی اور کہا کہ ہمیں بلایا گیا تھا اور بلا کر چیلنج دیا گیا اور مفتی اسحاق نے بہشتی زیور کے مسائل پر اعتراض کئے جس کے جواب میں بریلوی قمرالدین نے بھی اقرار کیا کہ ہاں بہشتی زیور پر اعتراض کئے تھے؛ لیکن جیسے ہی بہشتی زیور کا نام آیا بریلوی مناظر شور کرنے لگا، چھوڑو اسے چھوڑو، وجہ یہ تھی کہ بہشتی زیور کے جن مسائل پر بریلوی مناظر نے اعتراض کیا تھا وہ سب مسئلے فقہ حنفی کی مسلمہ کتب کے تھے اور خود بریلوی مفتیوں نے بھی اپنے فتاوی میں یہی مسئلے لکھے ہیں اس لیے بریلوی مناظر نے سمجھا کہ اگر خدانخواستہ یہ مسائل زیر بحث آ گئے تو ابھی بریلویت کی ایسی کی تیسی ہو جائے گی اس لیے انہوں نے ان مسائل کو چھوڑنے کا شور کیا، دراصل بریلوی

---

[1] اس بات پر ایک بریلوی مولوی کہنے لگا یہ بیٹھے ہیں نور احمد ان کے دستخط ہیں، جب نور احمد سے پوچھا گیا تو اس نے اور دیگر لوگوں نے کہا جس پرچے پر نور احمد نے دستخط کئے اس میں آٹھ شرطیں لکھیں ہوئی تھیں اور آٹھویں شرط یہ تھی کہ مناظرے کے شرائط دونوں مناظرین طے کریں گے جبکہ اس پرچے پر صرف سات شرطیں لکھیں ہیں اور آٹھویں شرط غائب ہے اس لئے یا تو یہ پرچہ فرضی ہے یا پھر انہوں نے آٹھویں شرط مٹادی ہے۔ بریلویوں کی شرمناک حرکت۔ مناظرے سے چند روز قبل بریلویوں نے اہل سنت کے ایک عامی شخص نور احمد کو بلایا اور اسے اپنے مولویوں کے لکھوائے ہوئے شرائط پر دستخط کرنے کے لیے کہا، نور احمد نے کہا آپ لوگ کیوں شرائط وغیرہ کے چکر میں پڑ رہے ہیں جب دونوں مناظرین آئیں گے وہ خود لکھ لیں گے جو لکھنا ہوگا؛ لیکن بریلویوں نے نور احمد پر دستخط کے لیے زور دیا تو نور احمد نے ایک شرط رکھی وہ یہ کہ اگر آپ لوگ اس میں ایک شرط میری بھی لکھ لیں تو میں دستخط کردوں گا بریلویوں نے کہا بتاؤ کیا شرط ہے؟ نور احمد نے کہا اس میں لکھو کہ مناظرے کے شرائط دونوں مناظرین طے کریں گے، چنانچہ بریلویوں نے آٹھویں نمبر پر یہ شرط لکھ لی اور نور احمد سے دستخط کرالئے، اگرچہ بعد میں خود بریلویوں کے اعتراض کی وجہ سے گاؤں کے ہی ایک اہم ذمہ دار شخص اللہ دتہ نے یہ پورا پرچہ ہی کینسل کرا دیا، بریلوی مولویوں نے عیاری ومکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اصل تحریر کی کاپیاں بنوائیں اور اس میں سے آٹھویں شرط کو غائب کروا دیا، ان کی اس تحریف پر شاید یہود بھی شرما جائیں لیکن انہیں ذرہ برابر کوئی شرم وحیا نہیں تھی بلکہ چوری اور سینہ زوری کا مظاہرہ کرتے ہوئے الٹے ہمیں الزام دے رہے تھے کہ ہم شرطیں نہیں مان رہے ہیں۔ سچ ہے۔ جب انسان کی حیا ختم ہو جائے تو وہ کچھ بھی کرسکتا ہے۔ اس معاملہ کی پوری تفصیل تمہید میں آ چکی ہے۔

مناظر نے علمائے دیوبند کی دشمنی میں غیر مقلدین کی روش اپنالی اور وہیں سے سرقہ کرکے فقہ حنفی کے مسلمہ ومتفقہ مسائل پر بھی اعتراض شروع کردئے، ہم نے شروع میں ان تمام اعتراض کا جواب دیا ہے۔)

حاجی بشیر کی بریلوی مناظر کو للکار:

بریلوی مولوی قمرالدین کی گفتگو ختم ہونے کے بعد اہل سنت کی طرف سے حاجی بشیر صاحب نے مائک لیا اور بریلوی مناظر کو للکار کر کہا کہ مفتی صاحب! آپ آج تک علمائے دیوبند پر کفر کے فتوے لگاتے رہے، ان کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے فتوے دیتے رہے، اور آج جب ہم بات سمجھنے کے لیے بیٹھے ہیں تو آپ صرف ایک بات پہ اڑے ہیں کہ اس پر بات کروں گا اور اس پر نہیں، اگر آپ کے پاس کچھ ہے تو آؤ میدان میں اور ثابت کرو حقیقت کیا ہے؟ ہمیں تو ایسا لگتا ہے آپ امت سے کچھ چھپانا چاہتے ہیں، یہ فالتو کی ضد چھوڑو کہ اس پر کروں گا اور اس پر نہیں۔

اہل سنت مناظر کی تقریر

اب ہماری بھی سن لیں، آپ کا جو لکھا ہوا شرائط کا پرچہ ہے جس پر آپ لوگوں نے دستخط کئے ہیں اگر اس کے مطابق بھی آپ چلیں تو بھی اب بیچ میں ہمارے دو کے علاوہ کوئی تیسرا بات نہ کرے؛ کیونکہ اس میں یہی لکھا ہے، مفتی اسحاق صاحب اور میرا نام، ویسے میں اس پرچے کو بالکل قبول نہیں کرتا اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء کا طے کیا ہوا نہیں ہے، علماء حضرات، مفتیان کرام اپنے علم کی روشنی میں خود شرطیں طے کریں، عوام کے پیچھے علماء چلیں گے یا علماء کے پیچھے عوام چلے گی؟ یہاں عجیب بات ہو رہی ہے، یہاں (بریلوی) علماء ؛عوام کے پیچھے چل رہے ہیں، ہم کہہ رہے ہیں کہ مفتیان کرام اپنی صوابدید کے مطابق، اپنے علم کی روشنی میں علمی شرطیں طے کریں، مفتی صاحب، مفتی ہیں ماشاء اللہ اور انہوں نے فتوؤں کی کتابیں بھی پڑھی ہوں گی ،اصول مناظرہ کی کتابیں بھی پڑھی ہوں گی، اصول مناظرہ کے اندر کہیں بھی یہ نہیں لکھا ہے کہ عوام شرطیں طے کرکے دیں اور مناظرہ مولوی کرے، یہ کہیں نہیں لکھا اصول مناظرہ میں، مفتی صاحب! آپ کو مناظرہ اصول کے ساتھ کرنا ہے یا نہیں؟ ہمیں تو اصول کے ساتھ کرنا ہے، اس لیے میں کہتا ہوں کہ آپ اُدھر سے مناظر ہیں ،اِدھر سے میں مناظر ہوں آپ اور میں ہم دونوں شرطیں طے کریں، یہ اصول کی بات ہے، جس کے اندر قابلیت ہوگی وہی تو شرطیں طے کرے گا جس آدمی کو نماز کا طریقہ معلوم نہیں، جس آدمی کو دین دنیا کی بات کچھ

معلوم نہیں وہ شرطیں طے کر کے دیگا اور ہم مفتی لوگ اس پر مناظرہ کریں گے؟ یہ غلط بات ہے، اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ آپ اپنے علم کی روشنی میں شرطیں طے کریں اور ان شاء اللہ ہم ادھر سے طے کرتے ہیں، دونوں فریق شرطیں طے کر کے اس پر دونوں فریق آپ کے بھی دستخط ہوں گے میرے بھی، پھر اسی کے مطابق آپ بھی چلیں گے اور اسی کے مطابق میں بھی چلوں گا۔ ان شاء اللہ

دوسری بات: مفتی صاحب آپ نے جو یہ ارشاد فرمایا ابھی، کونسی تاریخ بتائی؟ مجھے تاریخ بھی ذہن میں نہیں رہی آٹھ ربیع الثانی یا کیا بتایا، سجان گڈھ کے اندر چودہ سوتینتیس یا پینتیس جو بھی ہے (کچھ لوگ بیچ میں لقمہ دینے لگے تو مناظر اہلسنت نے اپنے ہی لوگوں کو چپ کرادیا اور فرمایا) آپ میں سے کوئی نہ بولے یہ میری آپ سبھی سے گذارش ہے، ہماری طرف کے جو لوگ ہیں ان سے بھی اور آپ کی طرف والوں سے بھی، خاموشی سے سنیں، تو آپ نے جو فرمایا کہ سجان گڈھ کے اندر میں بھاگا ہوں، سجان گڈھ کے اندر مفتی صاحب کے مقابلے مناظرے میں میں بھاگا ہوں، مفتی صاحب! اس وقت یہاں لائیو موجود ہیں میرے سامنے، میں مفتی صاحب سے کہتا ہوں اگر اس کا ثبوت کوئی تحریری، کوئی ویڈیو، کوئی آڈیو آپ کے پاس موجود ہے کہ میرا اور آپ کا کبھی بھی چودہ سوتینتیس میں نہیں کبھی پچھلے جنم میں بھی کبھی مناظرہ طے ہوا (یہاں بریلوی مولویوں نے پھر شور کرنا شروع کر دیا حالانکہ مناظر اہلسنت نے یہ بات محض تفریحاً کہی تھی؛ لیکن بریلوی مولوی شور مچانے لگے کہ **استغفر اللہ** توبہ کریں، تو مناظر اہلسنت نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا) اور جھوٹ بولنے پر (کوئی توبہ نہیں) آپ کے خیال کے مطابق کہہ رہا ہوں میں، کیونکہ آپ کے خیال کے مطابق کرشن اور کنہیا وہ بھی (معتبر ہیں) (اس بات پر بریلوی مولوی پھر چیخ پڑا **استغفر اللہ** تو مناظر اہلسنت نے کہا) یہ **استغفر اللہ** ہے ملفوظات احمد رضا کی (جب بریلوی مولوی شور شغب کرنے لگے تو مناظر اہلسنت نے حاضرین سے کہا) بھائی میں کہتا ہوں کہ بیچ میں کسی کو نہ بولنے دیں، (یہ جو آپ کا طے کردہ شرائط کا پرچہ ہے) اس میں لکھا ہے کہ جو بیچ میں بولے گا اسے باہر نکالا جائیگا (مناظر اہلسنت نے اس پر بریلوی مولوی کو خطاب کر کے کہا جو سب سے زیادہ شور کر رہا تھا) آپ بزرگ (بوڑھے) آدمی ہیں اس لئے اپنے مرتبے کا خیال کریں (مناظر اہلسنت کی یہ بات سن کر حاضرین نے بریلوی مولویوں کو پھٹکار لگائی کہ جب دس منٹ ٹائم دیا ہوا ہے تو آپ سنتے کیوں نہیں، سنو خاموش ہو کر۔ یہ لتاڑ سن کر بریلوی مولوی خاموش ہوئے اور مناظر اہلسنت نے بولنا شروع کیا) تو میں مفتی صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ آپ کے پاس کوئی تحریری ثبوت ہے اس بات کا کہ میرا اور آپ کا مناظرہ طے ہوا ہے، اگر ہے تو خدا کی قسم

آپ اس وقت وہ ثبوت پیش کریں اور اگر اس وقت نہیں پیش کر سکتے تاریخ رکھیں، آگے قیامت کی صبح تک آپ کو چیلنج ہے، آپ تاریخ رکھیں کہ اُس دن میں ثبوت لیکر آؤں گا کہ میرا اور آپ کا پہلے سجان گڈھ میں مناظرہ ہوا اور میں بھاگا ہوں وہاں سے، ایک فرضی مناظرہ اپنی طرف سے گھڑ لیا لوگوں کو بیوقوف بنانے کے لیے، میں خدا کی قسم کھا کے کہتا ہوں آپ کا نام بھی اس دن سنا ہے جس دن یہاں کے سردار گڈھ کے ساتھیوں نے مجھے فون کیا کہ وہ مفتی اسحاق صاحب آئے تھے یہاں پر اور وہ چیلنج کر کے گئے ہیں اس دن میں نے آپ کا نام سنا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں آپ سے میرا مناظرہ ہوا ہے، واہ مفتی صاحب واہ! میں آپ کو جانتا نہیں، آپ کی شکل کبھی نہیں دیکھی، میں اور آپ کبھی ایک ساتھ بیٹھے نہیں کبھی کوئی ایسی تحریر موجود نہیں، ویڈیو موجود نہیں آڈیو موجود نہیں اور آپ کہہ رہے میرا اور آپ کا مناظرہ ہوا ہے، توبہ توبہ۔

دوسری بات یہ ہے کہ آپ نے جو کہا تھا کہ ان کے عالم نے لکھا ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ مرکر مٹی میں مل گئے گدھے کا خیال آنا اور یہ اور فلاں، یہ سب باتیں۔اولاً تو یہ سب باتیں ان کے الزام ہیں، میں کہتا ہوں کہ جب ثابت کرنے کا نمبر آئیگا ایک بھی ان میں سے یہ ثابت نہیں کر سکے گا؛ لیکن اگر (بالفرض) یہ ثابت کر بھی دے اور اگر ان کا یہی یقین ہو اور یہی اعتقاد ہو کہ جس آدمی نے یہ لکھی ہیں اس نے گستاخی کی ہے تو جس نے یہ گستاخی کی ہے اس کے بارے میں یہ ان کی کتاب ہے سبحن السبوح احمد رضا خان بریلوی کی جسے یہ اعلی حضرت کہتے ہیں، اسی آدمی کے بارے میں جس نے یہ گستاخی کی ہے (بریلویوں کے گمان کے مطابق) احمد رضا خان کہتا ہے میں اسے کافر نہیں کہتا اور علماء بھی اسے کافر نہ کہیں، جو آدمی گستاخی کرتا ہے آپ اس کی گستاخیاں شمار کرا رہے ہیں آپ کا احمد رضا خان کہتا ہے کہ اسے کافر مت کہو، آپ تو اپنے احمد رضا خان کے مذہب پر بھی نہیں ہیں؛ کیونکہ آپ کے اعلی حضرت نے اس کتاب میں کہا ہے، اور یہ فتاوی رضویہ میرے پاس ہے اس کے اندر بھی یہی لکھا ہوا ہے کہ اسمعیل دہلوی کو علماء محققین کافر نہ کہیں، یہ دیکھو فوٹو لے لو کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں (مناظر اہلسنت کے کہنے پر کتابوں کا باقاعدہ فوٹو لیا گیا) اور بھی میں کتنی ہی کتابیں ایسی پیش کر سکتا ہوں جس کے اندر احمد رضا خان نے کہا ہے کہ اسمعیل دہلوی کو میں کافر نہیں کہتا اور علماء بھی کافر نہ کہیں، اگر اس نے گستاخی کی ہے مولوی صاحب! تو آپ نے اسے کافر کیوں نہیں کہا اور کافر کہنے سے کیوں روکا؟ اور اگر گستاخی نہیں کی تو آپ نے جھوٹا الزام کیوں لگایا؟ اور میرے پاس تو کتابیں بھی موجود ہیں جن میں انہیں کے علماء نے لکھا ہے کہ اسمعیل دہلوی نے توبہ کر لی تھی۔

بریلوی مناظر کی تیسری تقریر

دیکھیئے! یہ تمام عوام کے سامنے ہے جھوٹ ثابت ہوا، میں نے یہ نہیں کہا کہ میرے ساتھ[1]، بات سید ظہور علی صاحب، رہا دستور یہ، یہ بات سارے کے سارے نوٹ کرلیں کام کی بات ہے، سید ظہو علی صاحب سے چیلنج کیا، باسنی کا وفد آیا، اسحاقیہ سے وفد آیا، میں آیا، انہوں نے چیلنج ظہور علی صاحب کو کیا انہوں نے قبول کیا اور جب ساری باتیں دکھائیں تو یہ وہاں سے فرار ہوا، جمعہ کا دن ہے آٹھ ربیع الثانی عیدگاہ میں ہزاروں آدمی ایک دو کی بات نہیں ہے، ہزاروں آدمیوں کے سامنے ساری کتابیں دکھائی گئی ان میں سے کوئی نہیں پہنچا (جب کوئی مناظرہ طے ہی نہیں تھا تو کیوں پہنچتے اور اگر طے تھا تو بریلوی ثبوت پیش کریں)

دوسری بات: انہوں نے کھلے عام اسلامی عقیدے کی خلاف ورزی کی ہے پچھلا جنم یہ جنم جو ہے اسلام میں جائز نہیں ہے یہ ایمان سے خارج ہو چکا پہلے (ایک بریلوی مولوی چیخ پڑا کہ یہ توبہ کرے اس پر بریلوی مناظر نے ہی اپنے مولوی کو ڈانٹ دیا کہ آپ خاموش رہیں) یہ کھلا کفر ہے جنم ہمارے یہاں دس چوراسی جنم غیر مسلموں میں ہوتے ہیں ہمارے یہاں نہیں ہوتے، ہمارے یہاں دوسرا جنم نہیں ہوتا، تیسری بات جو میں کتاب دکھارہا ہوں یہ تحذیر الناس ہے قاسم نانوتوی اس پہ اعلی حضرت کا فتوی نہیں ہے، حفظ الایمان اس میں نبی کی توہین کی ہے اس پہ اعلی حضرت نے نہیں فرمایا (اگر ان کتابوں پہ فتوی نہیں تو کیوں بلاوجہ اٹھارہا ہے) اور یہ بھی سن لیں، یہ علامہ فضل حق خیرآبادی نے انہیں کافر کہا ان کی موجودگی میں مناظرہ ہوا[2] اور جب کافر کہا تو کہا جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر اب یہ جو معاملہ ہوا ہے کف لسان کا یہ بھی دھوکہ دیتے ہیں، یہ اعلی حضرت کی احتیاط ہے کہ جس وقت جو ہے شاہ اسمعیل دہلوی جو اسمعیل دہلوی کے چچا ہیں اور مجدد وقت ہیں اپنے وقت کے، انہوں کہا میرے پاس لانا، تو اب یہ خبر مشہور ہوگئی کہ انہوں نے اپنے چچا کے پاس توبہ کرلی شاہ عبدالعزیز صاحب کے سامنے اب شک ہوگیا کہ انہوں نے توبہ کرلی ،توبہ بھی یقینی نہیں، ان کی توبہ بھی یقینی نہیں، اور اب جب توبہ کا شک ہوگیا تو کفر یقینی نہیں وہ باتیں کفر ہیں ؛لیکن اس لئے کہ شک ہوگیا کہ اگر انہوں نے توبہ کرلی ہو تو ہم انہیں کافر کیوں کہیں؟ یہ نہیں کہ باتیں کفریہ

---

[1] حالانکہ پہلے سردار گڈھ کی عوام کے درمیان بھی اور مناظرے میں بھی کھل کر یہ بات کہی کہ میرا ان سے مناظرہ ہوا اور یہ بھاگ گیا اب کہہ رہا ہے میرے سے نہیں ظہور علی سے۔

[2] یہ جھوٹ ہے فرضی مناظرہ ہے بریلوی ثبوت دیں کہ فضل حق کی موجودگی میں کب شاہ صاحبؒ سے مناظرہ ہوا اور کس نے کیا۔

نہیں ہیں باتیں کفریہ ہیں؛ لیکن اعلی حضرت نے جو احتیاط برتی کہ اس میں شک ہوگیا ہے کہ ان کے چچا کے پاس آکر انہوں نے توبہ کرلی ہے تو اس شک کی بنا پر[1] اور پھر ان کا مرنا بھی کہ اچانک ہوا جو سرحد کے پٹھانوں نے[2] تو ان کی موت بھی اچانک، تو لہذا ان کے بارے میں جو معاملہ ہوا ہے عبارت کفریہ ہیں کفر ہی رہیں گی[3] جو یہ عقیدہ رکھے گا کافر ہے؛ لیکن اعلی حضرت کی احتیاط یہ تھی کہ شک ہوگیا کہ انہوں نے توبہ کرلی اس لیے کہا ہے کہ کفُ لسان کیا جائے (بریلوی مناظر کی جہالت دیکھئے کہ لفظ کف پر خوامخواہ پیش لگا رہا ہے جبکہ اردو زبان میں زیر کے ساتھ رائج ہے) نہ ان کو مؤمن کہا جائے نہ ان کو کافر کہا جائے اس لیے کہ اگر توبہ کرلی ہو تو یہ دھوکہ ہے بتا دیا، اس سے پتہ یہ چلا کہا علی حضرت کتنے محتاط تھے ذرا سا شک ہوکر بھی جس نے سینکڑوں کفریہ باتیں لکھی پھر بھی اس کے بارے میں صاف کہا کہ ہم وہاں پر زبان روک دیں گے یہ ہے اصل مسئلہ جس سے یہ دھوکہ دینا چاہتے ہیں، رہا دستور یہ کہ یہ دکھانا کب یا یہ نہیں ہے یہ میرے پاس کتاب رہی امتی نبی سے بڑھ سکتا ہے یہ تحذیر الناس دیکھو بھائی یہ لو فوٹو امتی اعمال میں نبی سے بڑھ سکتا ہے، تحذیر الناس مولوی قاسم نانوتوی دار العلوم دیوبند انہوں نے لکھا ہے نبی کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں چہ جائیکہ ہم تطبیق کریں نبی کے زمانے میں (بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا) تو اب نبی آنا جبکہ نبی آخری نبی ہے ان کے بعد کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا اور انہوں نے کہا کہ کوئی فرق نہیں پڑے گا اگر حضور کے زمانے میں بھی کوئی نبی آجائے تو، یہ عبارت سنو، اچھا پھر اگرچہ آپ کے معاشرے اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں اور کوئی نبی تجویز کیا جائے نبی تو اللہ کا کام ہے بھیجنا اور یہاں کہہ رہے ہیں نبی ڈھونڈا جائے (تجویز کے معنی ڈھونڈنا شاید جاہل بریلویوں کی لغت میں بنتے ہوں گے) نبی تجویز کیا جائے، یہ کھلی

---

[1] یہ بھی جھوٹ ہے کہ احمد رضا نے اس لئے زبان روکی کہ اسے توبہ کا شک ہوگیا تھا یہ بات احمد رضا کی کسی کتاب میں نہیں ملتی پوری بریلویت کو چیلنج ہے احمد رضا کی کتاب سے شاہ صاحبؒ کی توبہ کا افسانہ دکھائیں، مناظرے میں بھی مناظر اہلسنت نے بار بار مطالبہ کیا؛ لیکن بریلوی نہیں دکھا سکا، دراصل احمد رضا نے اس لئے زبان روکی کہ اسے شاہ صاحبؒ کی عبارات میں اسلام کا پہلو نظر آ گیا تھا جیسا کہ خود احمد رضا نے متعدد جگہ اس کی تصریح کی ہے۔

[2] یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ کی شہادت بالاکوٹ کی پہاڑیوں میں انگریز کے حلیف سکھ راجہ رنجیت سنگھ کی فوج کے ہاتھوں ہوئی سرحد کے پٹھان تو اس جنگ میں حضرت شہیدؒ کے شانہ بشانہ تھے چنانچہ جن لوگوں نے اس وقت جام شہادت نوش کیا ان میں بڑی تعداد سرحدی پٹھانوں کی بھی ہے، پھر بھی یہ کہنا کہ شاہ شہیدؒ کو سرحدی پٹھانوں نے مارا بہت بڑا جھوٹ دھوکہ اور بے شرمی ہے جو بریلوی مولویوں کو ہی زیب دیتا ہے۔

[3] جناب اپنے گھر کی کتابیں پڑھیئے تو معلوم ہوگا کہ ان عبارات میں اسلام کا معنی موجود ہے جیسا کہ مصطفی رضا نے حاشیہ الملفوظ حصہ اول ص ۱۰۰ پر اور مفتی شریف الحق امجدی نے تحقیقات میں اس بات کی وضاحت کی ہے۔

کفر ہے[1] یہ فوٹو لے لو، اور اب کہہ رہے ہیں دکھا نہیں سکتے یہ ہم دکھا رہے ہیں یہ ان کی کتاب ہے قاسم نانوتوی کی ہے دیو بند کا بانی، رہا دستور یہ جو نبی کے علم کو جانور سے تشبیہ دی ہے وہ حفظ الایمان بھی موجود رہی ، نبی کا خیال نماز میں آئے تو اس خیال سے بیل و گدھے کا خیال بہتر ہے نبی کا خیال بیل و گدھے سے بھی بدتر ہے یہ ۹۷ صفحہ یہ نوٹ کر لو صراط مستقیم[2] زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے ۹۷ صفحہ صراط مستقیم سن لو، زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے، شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے، نبی کا خیال آئے تو برا ہے بیل گدھے کا خیال آئے تو اچھا ہے، یہ ان کی کتاب ہے یہ فوٹو لے لو، اب کہتے ہیں نہیں ثابت کر سکتے یہ میں ثابت کر رہا ہوں یہ کتاب ہے اگر انکار کریں ان کی کتاب نہیں ہے تو ثابت کریں، دوسری بات یہ فتاوی رشید یہ رہی اس میں صاف لکھا ہے امام حسین کا شربت حرام ہے، ہولی دیوالی کی پوری کچوری جائز ہے، ہندوؤں کا پیسہ بیاج کا پیسہ لگا ہوا اور اس سے پیاؤ بنائیں اس سے مسلمان پانی پئیں وہ جائز ہے یہ ان کی فتاوی رشید یہ رہی اور کوئی بھی میلا د ہو جس میں صحیح روایات بیان کی جائیں وہ میلاد بھی جائز نہیں ہے، یہ فتاوی رشید یہ۔

(بریلوی مناظر کی اس تقریر کو سن کر یا پڑھ کر ہر آدمی بخوبی اندازہ کر سکتا ہے کہ اہل حق علماء کے سامنے یہ بندہ کتنا حواس باختہ ہو رہا تھا کہنا کچھ چاہتا تھا اور زبان سے کچھ نکلتا تھا، چنانچہ حفظ الایمان اور تحذیر الناس اٹھا کر کہتا ہے کہ ان کتابوں پر اعلی حضرت کا کوئی فتوی نہیں حالانکہ کہنا کچھ اور چاہتا تھا، اسی طرح کہتا ہے کہ شاہ اسمعیل نے اپنے چچا شاہ اسمعیل کے سامنے توبہ کر لی تھی، وغیرہ۔ سچ ہے۔

بک رہا ہے جنوں میں کیا کیا کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

---

[1] بریلوی مناظر حضرت نانوتویؒ کی عبارت نبی تجویز کیا جائے کو کھلا کفر قرار دے رہا ہے جبکہ احمد رضا سمیت کسی بھی معتبر بریلوی عالم نے اس عبارت کو نہ کفر بتایا اور نہ اس سے وہ مطلب اخذ کیا جو مفتی اسحاق نے لیا ہے، معلوم ہوا کہ مفتی اسحق اپنے مسلک سے بھی جاہل ہے۔

[2] بریلوی مولوی کتاب دکھانے لگا تو مناظر اہلسنت نے دو تین مرتبہ بلند آواز سے کہا عبارت پڑھیں اس میں کیا لکھا ہے، یہ بات سن کر بریلوی مناظر کتاب میں عبارت تلاش کرنے لگا، حیرت کی بات ہے کہ پہلے تو کھول کر دوسروں کو دکھا رہا تھا اور اب خود کو بھی پتہ نہیں عبارت کہاں لکھی ہے، کافی تلاش کے بعد بعد عبارت ملی، جب بریلوی مناظر عبارت پڑھنے لگا تو مناظر اہلسنت نے حاضرین سے کہا کہ اب ملائیں انہوں نے جو بات کہی ہے وہ اس کتاب میں ہے یا یہ اپنی طرف سے کہی ہے۔

مناظر اہلسنت کی چوتھی تقریر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایک فارسی کا محاورہ مشہور ہے ”عذر گناہ بدتر از گناہ“ گناہ کرنے کے بعد اگر آدمی کہہ دے کہ مجھ سے گناہ ہو گیا غلطی ہو گئی تو توفیق اسے توبہ کی ہو جاتی ہے؛ لیکن جب انسان گناہ کرنے کے بعد تاویل شروع کرتا ہے عذر پیش کرنا شروع کر دیتا ہے تو پھر اسے توبہ کی توفیق نہیں ملتی پھر وہ اور جھوٹ بولتا ہے، ابھی کیا کہا انہوں نے؟ پہلے تو یہ بات ہوئی کہ میں وہاں پہ تھا اور یہ بھاگا میرے سامنے سے، سب نے سنا ہے ٹھیک ہے ظہور علی کا نام آیا تھا؛ لیکن کہا گیا کہ میں وہاں تھا میرے سے بھاگا ہے، اور آپ لوگوں سے جب پہلے بات ہوئی ہے میرے آنے سے پہلے اس وقت مجھے لوگوں نے یہ اطلاع دی ہے کہ مفتی صاحب نے یہ کہا ہے کہ وہ مفتی عبدالاحد وہ تو میرے سے بھاگ چکا ہے کتنی ہی بار، آپ لوگوں کے سامنے، کہا ہے یا نہیں کہا؟ آپ لوگوں میں جنہوں نے سنا ہاتھ کھڑے کرو[1] کہا ہے نا؟ (سامعین نے ہاتھ اٹھا کر کہا) ہاں![2] طے آپ لوگوں نے کر لیا اب ہم طے کریں گے، ہمیں کس لئے بلایا؟ اب پرانی باتیں چھوڑو ہم مسئلہ ہی حل کر رہے ہیں آپ سنو تو سہی خاموش رہو، ہر آدمی کے بیچ میں آپ بولنا شروع کر دیں گے تو مسئلہ حل ہوگا؟ (بریلوی قمر الدین

---

[1] دراصل مفتی اسحاق نے سردار گڈھ میں عوام کے بیچ خوامخواہ شیخی بھگارنے کے لئے کہا تھا کہ سجان گڈھ کا مفتی عبدالاحد میرے سامنے سے پچیسں مرتبہ بھاگ چکا ہے، دیوار پھلانگ کر بھاگا ہے وغیرہ، اور اب جب سامنے ثبوت مانگا گیا تو کہنے لگا بات میرے سے نہیں ظہور علی سے ہوئی تھی اور اس نے مجھے مناظر بنا دیا تھا حالانکہ یہ بھی جھوٹ ہے اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں، اب جبکہ مفتی اسحاق نے بات کو گھمانے کی کوششیں شروع کر دیں تو مناظر اہلسنت نے حاضرین سے پوچھا کہ ہاتھ کھڑے کر کے بتاؤ آپ لوگوں میں کس کس نے مفتی صاحب سے یہ بات سنی ہے کہ سجان گڈھ کا مفتی عبدالاحد کتنی ہی مرتبہ میرے سامنے سے بھاگ چکا ہے، چنانچہ سردار گڈھ کے دس سے زیادہ آدمیوں نے ہاتھ کھڑے کر دیئے کہ ہاں مفتی اسحاق نے یہ بات کہی ہے اور ہم نے سنی ہے، اس بات سے بریلوی مناظر کی جھوٹ وکذب کی پوری عمارت دھڑام سے زمین پر آ گری اور اسے لوگوں سے نظریں ملانا مشکل ہو گیا۔

[2] لوگوں کے ہاں کہتے ہی مفتی اسحاق کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور درمیان میں ہی چیخنا چلانا شروع کر دیا کہ ظہور علی کے گھر میں مناظرہ تھا، چیلنج کا معاملہ میرے سے نہیں ہوا؛ لیکن مناظر میں ہی تھا، لوگوں نے بہت روکا کہ مفتی صاحب آپ اپنی باری میں بولئے بیچ میں نہیں؛ لیکن مفتی اسحاق برابر بولتا رہا اور دسوں آدمیوں کے کہنے کے بعد خاموش ہوا؛ لیکن جب بریلویوں نے اپنے مولوی کو جھوٹا ثابت ہوتے اور ذلیل ہوتے دیکھا تو کہنے لگے مفتی صاحب یہ بات ہی چھوڑ دو کون بھاگا کون نہیں؟ ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں۔ آپ دونوں یہ بات چھوڑ دو اسی دوران بریلوی مولوی قمر الدین نے مناظر اہلسنت سے کہا کہ آپ تھوڑی دیر بیٹھو ہمیں طے کرنے دو۔ اس بات پر مناظر اہلسنت نے قمر الدین کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔

کہنے لگا آپ ابھی تک شرطوں میں ہی کھڑے ہیں جمع ہونے کا مقصد ہی کچھ نہیں اس طرح ،تو مناظر اہلسنت نے کہا۔) جمع ہونے کا مقصد تو یہ ہے کہ اپنی طرف سے میں بھی دیدیتا دستخط کر کے اور آپ کو کہتا ان پہ کرو مناظرہ (بریلوی مولوی پھر بولنے کی کوشش کرنے لگا تو مناظر اہلسنت نے پھر دھمکایا) خاموش رہیں ،ان شرطوں کے مطابق جو آپ نے لکھی ہیں اگر آپ اسے صحیح مانتے ہیں ہم تو نہیں مانتے؛لیکن اگر آپ مانتے ہیں تو آپ اس پر عمل کریں،کم سے کم آپ عمل کریں۔دوسری بات یہ ہے کہ یہ بھاگنے کی جو بات آپ نے کہی کہ یہ مت چھیڑو،تو کس نے چھیڑی یہ بات ؟میں نے چھیڑی ہے؟(حاضرین نے بریلویوں کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ انہوں نے چھیڑی ہے) یہ جو ابھی تک بیچ میں وقت گیا تھا یہ میرا وقت نہیں تھا اس لئے اب بات سنو آپ کو ہی بولنا تھا تو باہر ہی بول لیتے ہمیں کیوں بلایا ؟ابھی ہمیں بولنے دو! بس مفتی اسحاق بولیں اور میں بولوں ،ہماری طرف سے کوئی بولے وہ بھی غلط آپ کی طرف سے کوئی بولے وہ بھی غلط بلکہ شرط میں تو یہ لکھا ہے جو بولے گا اسے باہر نکالا جائے اس لئے بیچ میں نہ بولیں، میں تو صرف اتنی بات کہہ کے ختم کر رہا ہوں کہ مفتی صاحب اگر میں نے سید ظہور کو چیلنج کیا تھا یہ بھی جھوٹ ہے،اس کا بھی کوئی ثبوت نہیں ہے اس کا بھی آپ ثبوت دیدیں کہ میں نے اس وقت جو تاریخ آپ بتارہے ہیں اس تاریخ میں سید ظہور کو کوئی چیلنج کیا تھا ،بالکل بھی میں نے کسی کو کوئی چیلنج نہیں کیا،اگر کیا تھا آپ کہہ رہے ہیں تحریر ہے تو وہ تحریر پیش کردیں،ویڈیو آڈیو جو بھی آپ کے پاس ثبوت ہے آپ وہ ثبوت آج اگر ہے تو آج پیش کریں کل جب چاہیں آپ دوبارہ اس شہر میں ہمیں بلالیں،قیامت تک کا چیلنج ہے آپ کو۔

دوسری بات: آپ نے جو کہا مجھے میں نے جو وہ ایک بات کہہ دی تھی آپ کے عقیدے کے مطابق یا تفریح کے طور پہ،(اس پر) آپ نے کہا (میرے بارے میں) کافر ہو گیا توبہ کر،تو مجھے تو آپ پہلے سے ہی کافر مانتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ابھی تک آپ مجھے مسلمان مانتے تھے،اب توبہ کروں گا ؟اس کا مطلب میں (آپ کے نزدیک) پہلے مسلمان تھا،چلو سبحان اللہ الحمد للہ

ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔

دوسری بات آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ ہندوانہ عقیدہ ہے، ہندوانہ عقیدہ کیا ہے میں آپ کو دکھا دیتا ہوں یہ الملفوظ احمد رضا خان کی دیکھو بھائی سب، احمد رضا خان کی الملفوظ اس میں لکھا ہے کہ،کرشن کنہیا ، یہ مسلمانوں کے لوگ ہیں؟ کرشن کنہیا کافر تھا اور ایک وقت میں کئی سو جگہ موجود ہو گیا فتح محمد اگر چند جگہ ایک وقت میں ہوا تو کیا تعجب کی بات ہے،یعنی (ان کے یہاں) بزرگان دین ہمہ وقت ہر جگہ موجود ہیں اس کی

دلیل کیا ہے؟ (ان کے یہاں) دلیل یہ ہے کہ کرشن کنہیا بھی موجود ہوا کرتا تھا تو آپ اپنے حاظر و ناظر کے عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے کرشن کنہیا کی دلیل دیں تو صحیح اور ہم تفریح کے طور پہ اگر پچھلا جنم بول دیں تو ہم کافر ہو جائیں، ہمیں توبہ کرنی پڑے، واہ مفتی صاحب! اور آپ کہہ رہے ہیں کہ ہمیں تو شیرینی بریانی کا مسئلہ سمجھاؤ آپ جو کہہ رہے ہیں نا کہ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے لکھا ہے کہ ہندوؤں کی جائز ہے یہ آپ کی کتاب ہے میرے پاس احکام شریعت احمد رضا کی اس میں بھی یہی لکھا ہے کہ ہندوؤں کی جائز ہے، ہندوؤں کی ساری چیزیں یہ شیرینی شکر وغیرہ ساری چیزیں جائز ہیں لو کتاب موجود ہے اصل کتاب ہے آپ تو فوٹو کاپی لیکر آئے کہیں سے، دوسری بات یہ جو کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسینؓ (کے شربت کو حرام کہا ہے) میں اس کا جواب بھی دیدیتا ہوں، انہوں نے عبارت نہیں پڑھی صرف کتاب دکھا رہے ہیں لکھا ہے حرام ہے حرام ہے، یہ میرے پاس فتاوی رشیدیہ ہے، فتاوی رشیدیہ کی اگر یہ پوری عبارت پڑھ دیتے نا تو لوگوں کو خود پتہ چل جاتا وہاں پہ کیا لکھا ہے؟ اور مفتی صاحب کیا بیان کر رہے ہیں؟ اس میں لکھا ہوا ہے:

"محرم میں ذکر شہادت حسینؓ کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا یا شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے، تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے"

تشبہ روافض کا مطلب یہ ہے کہ محرم کے ان دنوں میں شیعہ لوگ بہت الٹے کام کرتے ہیں حضرت حسینؓ کے نام پر، اس میں لکھا ہے روافض، رافضی بھی شیعوں کو کہتے ہیں تو شیعوں کے ساتھ میں یہ الٹے کام کرنا یا کھانے پینے کے بھنڈار لگانا یا خوامخواہ کی مجلسیں لگانا فضول، تو کہہ رہے ہیں کہ اس لئے حرام ہے کیونکہ اس میں روافض کے ساتھ ملنے کا شبہ ہے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "**من تشبہ بقوم فھو منھم**" اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا، دوسری بات: آپ نے جو حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے اوپر اعتراض کیا کہ مولانا قاسم نانوتویؒ نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے عوام انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں، یہاں بھی انہوں نے عبارت نہیں پڑھی یہ صرف کتاب فوٹو کاپی دکھا رہے ہیں عبارت نہیں پڑھ رہے، اگر عبارت پڑھیں گے عوام کو بات سمجھ میں آئے گی، یہ میرے پاس ہے تحذیر الناس، یہ دیکھو اس میں کیا لکھا ہے؟ اس میں لکھا ہے:

"انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل (غور سے سنو! تھوڑی سی بات کی وجہ سے عبارت کا مطلب بدل جاتا ہے باقی رہا عمل) اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں"

بظاہر کا مطلب ہوتا ہے دیکھنے میں حقیقت میں نہیں ،حقیقت میں تو میرے نبی کا ایک سجدہ پوری امت کی ساری عبادتوں سے افضل ہے، یہ ہے حقیقت ؛لیکن بظاہر دیکھنے میں کیا ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک حج کیا اور آج کل کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جنہوں نے دس دس حج کرر کھے ہیں تو دیکھنے میں تو وہ بڑھ گئے ؛لیکن عبادت کے مغز میں،عبادت کی روح میں ان کا حج نبی کے حج کے مقابلے میں کہیں نہیں ٹھہر سکتا۔

بریلوی مناظر کی چوتھی تقریر

پہلی بات میرے جو سوالات قائم تھے یہاں یہ تھا کہ یہ باتیں ہماری کتابوں میں نہیں ہیں، کتابیں موجود ہیں یہ صاف لکھا ہے یہ حصر لکھ رکھا ہے انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں باقی رہا عمل تو بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں؛ بلکہ بڑھ جاتے ہیں **معاذاللہ** (مناظر اہلسنت نے کہا بظاہر) ہاں بظاہر ،صحابۂ کرام قرآن کا فیصلہ ہے سب تسلیم کرتے ہیں جو صحابۂ کرام فتح مکہ سے پہلے ایمان لے آئے اور جو صحابہ فتح مکہ کے بعد بھی ایمان لائے تو صاف ہے کہ وہ ایک مُد جَو خرچ کریں اور بعد والے اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کریں تو وہ بعد والے صحابہ صحابی کے برابر نہیں ہوسکتے تو یہاں امتی نبی سے بڑھ جائے **معاذاللہ** دوسری بات: اسی میں یہ دیکھئے! یہ تو علم کی بات رہی اب انکا کھلے عام امام حسین کے ذکر کو غیروں کی تشبیہ دینا، نبی کا ذکر ہمارا ذکر ہے اور ہمارے امام حسین کا ذکر وہ ہمارا ذکر ہے اب ہم اپنے امام حسین کا ذکر کریں اور ان کے نام پہ شربت پلائیں ان کو غیروں سے تشبیہ کیسے ہوگئ؟ جب اس کو حرام کہا اس میں پیشاب نہیں ملا اس میں کوئی گندگی نہیں ملی وہ ہماری پاکیزہ کمائی ہے پھر اس کو حرام کہنا کل یہ کہیں گے کہ قرآن ہم پڑھتے ہیں یہ اس طرح گیتا پڑھتے ہیں یا ہم جو طواف کرتے ہیں وہ اپنا جو ہے پرکمہ لگاتے ہیں اور ہم زمزم کا پانی لاتے ہیں وہ جو ہے گنگا جل لاتے ہیں تو کیا وہ آب زمزم کا پانی حرام ہو جائے گا؛ کیوں؟ اس لئے کہ وہ گنگا جل لائے ،ہم کعبے کا طواف کرر ہے ہیں وہ پرکمہ کرر ہے ہیں؛ لیکن تشبہ کس چیز میں؟ یہاں امام حسین ہمارے نبی کے نواسے امت پر احسان ان کے نام پر ذکر کرنے کو صحیح روایت کی محفل کو ناجائز و حرام کہنا یہ کھلا اسلام پر الزام ہے،اب جو امام حسین کے ذکر کو حرام کہے اور ان کے نام پر شربت پلانے کو حرام کہے، اب بتایئے حرام تو سود پہلے کس وجہ سے کون سے قرآن کی آیت ہے کون سی حدیث ہے کہ امام حسین کے نام کی بناء پر یا ان کی محفل میں شربت پلانا حرام ہو جائے؟ ذرا اس کا جواب نوٹ کرلیں اور قرآن وحدیث کے حوالے سے دیجئے کہ قرآن میں ،اگر مشابہت ہے تو پھر تو کل ہم قرآن پڑھتے ہیں یہ کہیں گے گیتا کی طرح

حرام ہے ہم آب جل (بریلوی مناظر کی بدحواسی دیکھئے کہ آب زمزم کو آب جل کہہ رہا ہے نعوذ باللہ) لاتے ہیں وہ کہیں گے گنگا جل کی طرح اس لئے کہ گنگا جل ان کا پہلے تو لامحالہ تشبہ کہاں ہوتی ہے؟ تو کیا ہم اپنے امام حسین کا ذکر کرنا ان کے دوسروں کے ذکر سے مشابہت کیا ہے؟ شیعہ مولا علی کو مانتے ہیں تو کیا ہم علی کو نہیں مانتے ؟ اب ان کے جو گندے عقائد ہیں وہ وہ جانیں ہم امام حسین کا ذکر کرتے ہیں اور لکھا ہے صحیح روایت سے بھی ،اب بتاؤ امام حسین کا صحیح روایت سے بھی ذکر کرنا حرام ہے؟ تو کون سی قرآن ہے قرآن کی کون سی آیت ہے؟ حدیث پاک کون سی ہے؟ وہ نوٹ کریں میرے سوالوں کا جواب اس طرح دیا حرام کہا ہے تو اس کا ثبوت دیں جبکہ اسلام میں کہیں ان چیزوں کو حرام نہیں کہہ سکتے اور تشبہ کس میں ہوتا ہے ہم امام حسین کے سنی ہیں ہم امام حسین کو ان سے بہتر مانتے ہیں اور مانتے رہیں گے ان کی محفل مناتے ہیں اور مناتے رہیں گے اور جو ان سے جلتے ہیں وہ یزیدی ہیں یزیدی کل بھی جہنمی تھے آج بھی جہنمی ہیں ،اب رہا دستور یہ کہ یہ کتاب حفظ الایمان اس میں دیکھئے !یہ اشرف علی تھانوی کی ہے ،آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا[1] اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت امر یہ ہے کہ اس سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب تو کل تو ہے نہیں یعنی نفی کر دیا اور اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے؟ سب سنئے !اشرف علی تھانوی دیوبندیوں کا سب سے بڑا مولوی ان کا حکیم الامت وہ لکھ رہا ہے جیسا حضور کا علم ہے اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ؟ایسا علم غیب زید عمرو بلکہ ہر صبی بچہ مجنوں پاگل بلکہ جمیع حیوانات اور بہائم کے لیے بھی حاصل ہے ،اب نہیں پڑھیں گے کوئی ذرا غور کریں نبی کے علم کو جانوروں سے بچوں سے پاگلوں سے تشبیہ دی ہے اب بتائیے !یہ کتاب اور کہہ رہے ہیں فوٹو کاپی کرا کے لائے ہیں[2] یہ چھپی یا نہ چھپی؟ آپ یہ بتائیے جو میں کہہ رہا ہوں[3] اب یہ دیکھئے! یہ عبارت نوٹ کر لو جو میں نے پڑھا ہے ان کے خلاف اگر ہو چاہے کوئی سی بھی ہو فوٹو کاپی جو میں

---

[1] بریلوی مناظر کی جہالت دیکھئے کہ اردو کی عبارت بھی صحیح پڑھنے پر قادر نہیں حفظ الایمان کی اس عبارت میں لفظ کیا استفہامی نہیں ہے بلکہ فعل ہے لفظ کیا اگر استفہامی ہو تو کاف کے زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور اگر فعل ہو تو کاف کے زیر اور یا کے زبر کے ساتھ پڑھا جاتا ہے لیکن بریلوی مناظر فعل کو زبر کے ساتھ پڑھ رہا ہے۔ **فیا للعجب ولضیعۃ العلم والادب۔**

[2] بریلوی مناظر لوگوں کو کتاب دکھانے لگا تو مناظر اہلسنت نے کہا فوٹو کاپی تو ہے یہ اور کیا ہے، مفتی عمیر صاحب کہنے لگے آج تک اتنی بڑے سائز کی حفظ الایمان چھپی ہی نہیں، اس بات سبھی اہلسنت نے زوردار قہقہہ لگایا اور بریلوی مناظر مارے شرم کے پانی پانی ہو گیا کیونکہ ان کے پاس اے فور سائز کی کتاب تھی، رہی سہی کسر مناظر اہلسنت نے اصلی حفظ الایمان لوگوں کو دکھا کر پوری کر دی۔

[3] اتنے میں ایک بریلوی کہیں اصل حفظ الایمان لے کر آیا اور کہنے لگا یہ تو چھپی ہے، مفتی عمیر صاحب نے کہا ہاں یہ چھپی ہے بریلوی مناظر اصلی حفظ الایمان کے ورق الٹ پلٹ کرنے لگا تو مناظر اہلسنت نے کہا یہ چھپی ہے اسی لئے اس میں ملے گا نہیں)۔

نے پڑھا ہے کہ حضور کے علم کو جیسا حضور کا علم ہے ایسا تو جانور پاگل بچوں کے لیے بھی ہے بتاؤ نبی کی توہین ہے کہ نہیں؟ اور توہین کرنے والا کافر ہے اور کافروں سے نہ ہمارا کل تعلق تھا نہ آج ہے۔

مناظر اہلسنت کی پانچویں تقریر

مفتی صاحب کی پریشانی سب سے بڑی یہ ہے کہ یہ عبارت نہیں پڑھتے مطلب بیان کرتے ہیں، ہم کہتے ہیں آپ صرف عبارت پڑھ دو مطلب پبلک خود سمجھ لے گی یہ عبارت نہیں پڑھتے مطلب بیان کرتے ہیں، مفتی صاحب! آپ کے مطلب کی ضرورت نہیں ہے اردو کی کتابیں ہیں پبلک خود سمجھے گی آپ نہ سمجھاؤ آپ پڑھ کے سنادو یہ لکھا ہوا ہے، آپ نے کہا اس کتاب (حفظ الایمان) میں لکھا ہوا ہے نعوذ باللہ ابھی ریکارڈنگ موجود ہے آپ نے جو الفاظ اس کتاب (حفظ الایمان) کے ذمہ لگائے ہیں ریکارڈنگ موجود ہے وہ الفاظ اس میں نہیں ہیں وہ آپ نے گھڑے ہیں اور وہ آپ کے اپنے ہیں اس لئے ان الفاظ کی وجہ سے فتوی آپ کے اوپر لگے گا اس کتاب پر نہیں، اس کتاب کے اندر جو عبارت موجود ہے وہ عبارت کچھ اور ہے اور وہ عبارت میں آپ کو پڑھ کر سنا دیتا ہوں اس کتاب (حفظ الایمان) میں موجود ہے کہ "آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے بعض غیب مراد ہے یا کل غیب؟ کس غیب سے جس غیب کی وجہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زید عالم الغیب کہتا ہے، مسئلہ یہاں یہ چل رہا ہے کہ ایک آدمی نے سوال پوچھا کیا حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب کہا جا سکتا ہے یا نہیں کہا جا سکتا؟ مولانا اشرف علی تھانویؒ سمجھا رہے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو آدمی عالم الغیب کہتا ہے اس سے پوچھا جائے کیوں کہتا ہے؟ اس لئے کہتا ہے کہ حضور کو کل غیب تھا؟ اگر اس لیے کہتا ہے تو یہ بات بالکل غلط ہے تفصیل لکھی ہوئی ہے اس میں لیکن مولوی صاحب کو صرف اپنے مطلب کی ایک بات نظر آئی، تفصیل لکھی ہوئی ہے کہ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل غیب تھا تو یہ بات غلط ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل غیب کا علم نہیں تھا اور یہ بات خود احمد رضا خان نے اپنی کتابوں میں لکھی ہے میں دسوں کتابوں سے ثابت کردوں گا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کل غیب کا علم نہیں تھا بعض تھا، پھر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر (زید) بعض علم کی وجہ سے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم الغیب) کہتا ہے تو بعض میں حضور کی کیا تخصیص ہے؟ پھر تو تیرا یہ اصول ہے کہ جسے بھی بعض غیب ہوگا، غیب کا بعض علم ہوگا وہ بعض، لوگوں کی مناسبت کی وجہ سے کم زیادہ ہو سکتا ہے، اگر بعض کی وجہ سے عالم الغیب کہتا ہے تو بعض غیب تو سب کو ہے بعض غیب تو ہر آدمی

کو ہے چھوٹا علم، کچھ نہ کچھ علم ہر آدمی کو ہے تو پھر تیرے اصول کے مطابق تو **نعوذباللہ** ہر ایک کو عالم الغیب کہا جائے گا، بات اتنی تھی، کہ حضور کے علم کو جانوروں سے ملا دیا، **نعوذباللہ ثم نعوذباللہ**، ایسے عقیدے کے اوپر لعنت، اور جب یہ الزام مولوی احمد رضا بریلوی نے حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے اوپر لگایا تو حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کو کسی نے خط لکھا، دیکھو آج فیصلہ ہو رہا ہے یہ جو الزام لگاتے ہیں مولانا اشرف علی تھانویؒ پر آج فیصلہ ہو رہا ہے، مولانا اشرف علی تھانویؒ کو خط لکھا ان کے شاگرد نے کہ حضرت آپ کے اوپر مولوی احمد رضا بریلوی نے الزام لگایا کہ آپ نے نبی کے علم کو جانوروں کے برابر کر دیا ہے تو اس کتاب کے اندر ہی آخر میں بسط البنان لگی ہوئی ہے، دیکھئے! انہیں صرف ایک ہی کتاب دِکھتی ہے، بسط البنان کے اندر حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ نے تفصیل کے ساتھ لکھا ہے اور صاف کہا کہ **نعوذباللہ ثم نعوذباللہ** ایسا عقیدہ نہ میرا ہے اور نہ میرے ذہن وخیال میں کبھی آیا اور اگر کوئی ایسا عقیدہ رکھے تو میں خود اسے کافر کہتا ہوں یہ میرے اوپر جھوٹا الزام ہے یہ میرے اوپر جھوٹا الزام ہے، تو جب جس نے کتاب لکھی وہ خود کہہ رہا ہے کہ میرا یہ عقیدہ نہ تھا نہ ہے انہوں نے زبردستی یہ مطلب نکالا ہے، پھر اس کے بعد حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سے کچھ لوگوں نے کہا کہ حضرت یہ لوگ تو آپ کے اوپر ایسے ہی الزام لگاتے رہیں گے آپ ایک کام کریں اپنی عبارت بدل دیں تاکہ کم از کم ان کی زبانیں تو بند ہوں، یہ تو نہیں مانتے کم از کم آپ ہی اپنی عبارت بدل دیں، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی عبارت بھی بدل دی اور یہ جو پڑھ رہے ہیں اس عبارت کو بدل دیا کہ اگر وہ لوگ اسی کے اوپر راضی ہیں اور یہ جو کفر کا اور اختلاف کا بازار گرم کر رکھا ہے انہوں نے امت کے اندر اگر یہ بند ہوسکتا ہے تو حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ عبارت بھی بدل دی، میرے پاس حضرت مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کی فیصلہ کن مناظرہ ہے، مولانا منظور نعمانی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میری طرف سے اپنے رسالے الفرقان کے اندر اعلان کر دو کہ یہ عبارت بدل دی گئی ہے، جس عبارت کے اوپر یہ فتوی لگاتے ہیں وہ عبارت (کا مطلب) میرے دماغ میں تھا ہی نہیں؛ لیکن پھر بھی انہیں اعتراض ہے تو چلو میں پھر بھی اسے بدل دیتا ہوں، اعلان کروایا باقاعدہ اخبار جیسے رسالے میں جو سارے ہندوستان میں چھپتا تھا کہ میں اسے (عبارت) بدل دیتا ہوں؛ لیکن انہیں نظر نہیں آئی یہ کہتے ہیں نہیں ہم تو کافر ہی کہیں گے مولوی صاحب آپ کو، کیونکہ ہمارا کاروبار تو کافر کہنے سے ہی چلے گا، اگر ایک ہو گئے متحد ہو گئے متفق ہو گئے اور کفر واسلام (دونوں فریق کے مابین) ختم ہو گیا، امت جڑ گئی تو پھر ہمارا کاروبار بند ہو جائے گا، اور آپ کہہ

رہے ہیں گستاخیاں ،مولوی صاحب گستاخیاں تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں ، یہ مولانا اشرف علی تھانویؒ کی جو کتاب ہے جس کے اوپر انہوں نے فتوی لگایا (حفظ الایمان) مولانا اشرف علی تھانویؒ کی حفظ الایمان کے اوپر، یہ دیکھو یہ میرے پاس ان کی (بریلویوں کی کتاب) سیرت انوار مظہر یہ ہے یہ دیکھو سب، مفتی مظہر اللہ دہلوی مفتی اعظم ان کے اپنے وقت کے پروفیسر مسعود کے والد جوان کا اس وقت کا ماہر رضویات کہا جاتا ہے اس کے والد مفتی مظہر اللہ یہ کہتے ہیں کہ" مولوی اشرف علی تھانوی کی حفظ الایمان کی گستاخانہ عبارت اعلی حضرت امام احمد رضا بریلوی نے جب اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی علی (اصل میں محلی ہے) کو دکھائی تو انہوں نے فرمایا مجھے تو اس میں کفر نظر نہیں آتا ، احمد رضا خان نے جس عبارت پہ کفر کا فتوی لگایا، احمد رضا نے اپنے دوست کو وہی عبارت دکھائی مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو، انہیں کی کتاب ہے، اپنے دوست کو دکھائی کہ دیکھو یہ عبارت دیکھو یہ کفریہ عبارت ہے، گستاخانہ عبارت ہے تو احمد رضا خان کے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی کا یہ دیکھو فیصلہ ،تمہارے گھر کا فیصلہ ہے وہ کہہ رہے ہے یہ دیکھو کتاب مجھے اس میں کفر نظر نہیں آتا، اعلی حضرت نے ایک مثال دی پھر بھی انہوں نے نہیں مانا ،مثال دی کہ دیکھو یوں نہیں ایسے کر کے دیکھو یوں کر کے دیکھو، پلٹ کر دیکھ لو کیسے تو ہوگا ،کفر بنے تو سہی ،زبردستی ویسے نہیں بنتا تو، انہوں نے کہا انہوں نے پھر بھی نہیں مانا کہ نہیں اس میں کفر ہے ہی نہیں، اس کے بعد آگے لکھا ہے اعلی حضرت خاموش ہو گئے اور دوستی ومحبت کو برقرار رکھا ،تمہارے اعلی حضرت کا دوست جو ہے وہ خود کہتا ہے کہ یہ عبارت کفریہ ہے ہی نہیں اور تم مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو کہتے ہو ہمارے پاس کتابیں موجود ہیں کہ وہ سنی عالم تھے (اور تم نے یہ بھی فتوی دیا ہے کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر تو سب سے پہلے کفر میں شک کرنے والا خود احمد رضا اور اس کا دوست ہے اس لئے اپنے فتوے کی رو سے وہ خود کفر کے گھاٹ اتر گیا)

بریلوی مناظر کی پانچویں تقریر

دیکھئے بھیا! یہ باتیں آپ کے سامنے ثابت ہوگئیں ،ہم نے باتیں دکھا دیں، یہی کام تھا نا،توبہ کرنا ان کا کام ،نہ کریں اب یہ اپنی جگہ ،تیسری بات یہاں تک دیکھئے! آپ ذہن مت دوڑائیے ،انہوں نے خود تسلیم کیا کہ میرے وہم وگمان میں بھی وہ بات نہیں تھی جو انہوں نے سمجھی، میں بھی ورنہ اس بات پر کافر کہتا تسلیم کیا کہ خود اشرف علی تھانوی نے یہ مانا کہ یہ باتیں کفریہ ہیں تو اس بات سے اشرف علی تھانوی خود کہہ رہا ہے کہ میرے وہم وگمان میں نہیں ، یہ عالم الغیب کہاں سے لائے؟ جب صاف ہے آپ کی

ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جائے، جب حضور کی ذات پر بات ہو رہی ہے یہاں عالم الغیب کہنے کی بات ہی نہیں آئی، ادھر ادھر سے لائے، دوسری بات: یہ اس کو پھر بدلوا کیوں رہے ہیں جب یہ کفری عبارت نہیں تھی تو اشرف علی تھانوی نے یہ بدلوائی تو کفر مانا تبھی تو بدلی ہے یہ خود تسلیم کر چکے ہیں کہ انہوں نے بدلوائی، خود تسلیم کر چکے ہیں کہ میرے وہم وگمان میں بھی نہیں تھی اس سے یہ مقصد نکالیں گے ورنہ میں ہی کافر سمجھتا ہوں، تو اس عبارت کو تو اشرف علی تھانوی ہی کفر سمجھ رہا ہے، اچھا دوسری بات یہ کہ انہوں نے بدلی تو اگر کفری نہیں تھی تو بدلی کیوں؟ اور آج تک چھپ کیوں رہی ہے یہ عبارت؟ آج تک یہ کتابوں میں چھپ کیوں رہی ہے؟ تیسری بات میں نے جو کہا تھا کہ امام حسین کے شربت کو حرام لکھا ہے اب جو ہے قرآن وحدیث کی کوئی آیت سے اس کو حرام ثابت کرو (بریلوی مناظر اتنی بوکھلاہٹ کا شکار ہے کہ یہ بھی بھول گیا آیت قرآن میں ہوتی ہے حدیث میں نہیں)

میرے سوال کا جواب دوسری بات تھی یہ عبارت نہیں پڑھی آپ کی ذات مقدسہ پر حضور کی ذات مراد لی گئی ہے اور حضور کی ذات پر کل غیب تو ہے ہی نہیں ہم بھی نہیں مانتے یہ جھوٹا الزام ہے اہل سنت وجماعت کا عقیدہ (بریلوی مناظر کی ان جاہلانہ باتوں پر بعض ساتھیوں نے قہقہہ لگا دیا تو بیچارہ چڑ گیا) اعلیٰ حضرت اور اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ کے علم کے مقابلے میں کوئی ایک ذرے کا علم بھی ذاتی مانتا ہے تو وہ کافر ومشرک ہے، اللہ کا علم ذاتی ہے نبی کا علم عطائی ہے اور اس عطائی علم کو بھی رب کے علم جو ایک دریا کے ایک قطرہ کے کروڑوں حصہ کو بھی کوئی نسبت نہیں تو اللہ کے علم کے مقابلے میں کوئی نام ہی نہیں کوئی ہے ہی نہیں عطائی ہے اللہ کا ذاتی ہے لہذا اس میں اختلاف ہی نہیں اور جو یہاں بعض علوم غیبیہ جب انہوں نے خود تو نفی کر دی تو جیسا علم حضور کو ہے ایسا انہوں نے کہا جانوروں کو بھی ہے بہائم کو ہے اردو سمجھ لیں ہر صبی بچہ مجنوں پاگل بلکہ جمیع حیوانات جیسا حضور کو علم ہے ایسا علم پاگلوں جانوروں کو بھی ہے تو توہین نہیں ہے؟ اور اس میں کہہ رہا ہے توہین نہیں ہے اور یہ توہین کفر ہے اور اس کو خود انہوں نے تسلیم کر لیا اس لئے کفری عبارت تسلیم کر کر انہوں نے اس کو بدلا تو جب خود کفر کو تسلیم کر رہا ہے آپ اس کا انکار کر رہے ہو، اور پھر کفری جب انہوں نے تبدیل کر دیا تو آج تک بھی یہ چھپ کیوں رہی ہے، لامحالہ ان کی عبارت کفریہ ہے اور اس کے کہنے سے وہ ایمان سے خارج اور جو ان کی تقلید آج بھی کر رہے ہیں وہ بھی ایمان سے خارج ہیں اور اسی لیے نہ ہم ان کی امامت نہ ان کی اقتداء ہمارا مسلک ہے اس لیے دوسری بات یہ کہ یہاں صاف لکھا ہے جانب تشبیہ، میں نے جو کہا انہوں نے امام حسین کے شربت کو حرام لکھا ہے تو حرام لکھا ان کے

مولویوں نے اور جو حلال کو حلال لکھے وہ کافر ہے (حلال کو حلال لکھنے والا کافر ہے بریلویوں کے یہاں، **نعوذباللہ**) یہ بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں لہذا یا تو قرآن حدیث کی کوئی آیت پیش کریں کہ کس سے انہوں نے حرام لکھا ہے، جب ہماری کمائی ہمارا پیسہ اور اس کو حرام لکھنا اور اگر کوئی تشبہ کہے تو امام حسین کیا ہمارے نہیں ہیں؟ جو دوسرے اور اس کے ذکر کو محفل میلاد صحیح روایت سے بھی کرنا منع ہے اچھا سودی پیسہ ہندؤں کا پیسہ بیاج کا جو بیاج کی پیاؤ لگائے اس سے پینا جائز اور مسلمان کی کمائی پاکیزہ شربت وہ حرام؟ (مناظر اہلسنت نے احمد رضا کی احکام شریعت اٹھا کر دکھائی کہ اس میں بھی یہی لکھا ہے تو بریلوی مناظر چند لمحوں کے لیے تو بالکل ہکا بکا رہ گیا) پہلے شربت حرام لکھا ہے وہ بتائیں کہاں ہے؟ اور سودی پیسہ سے کہاں لکھا ہے اس میں؟ سودی پیسہ سے کہاں لکھا ہے؟ (مناظر اہلسنت نے کہا آپ دکھاؤ سودی پیسہ سے کہاں لکھا ہے؟) یہ دیکھئے (سودی پیسے سے حلال ہے یہ دکھاؤ) جی ہندو[1] یہ دیکھو نوٹ بھی کرلو ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟ جواب۔ اس پیاؤ سے پانی پینے میں مضائقہ نہیں کوئی حرج نہیں، ہندؤں کے سودی پیسہ سے پیاؤ لگائے وہ جائز اور مسلمان اپنی پاکیزہ کمائی سے جو شربت پلائے امام حسین کے نام پر وہ حرام یہ یزیدیوں کا فتوی ہے یزیدی امام حسین کے دشمن ہیں اور آج بھی انہیں کی بولی بولنے والے موجود ہیں جو امام حسین کے شربت کو حرام کہتے ہیں لہذا میرا سوال باقی ہے بعد میں کچھ کہا جائے پہلے ان سوالوں کا جواب دیا جائے (بریلوی مناظر کا رٹا رٹایا میٹریل ختم ہو چکا تھا اس لئے اب اسے اپنے دس منٹ پورا کرنا مشکل ہو رہا تھا اس لئے بیچ میں رک کر پوچھنے لگا میرا ٹائم باقی ہے

---

[1] بریلوی مناظر کے ہاتھ میں کتاب تھی لیکن حوالہ معلوم نہیں تھا اس لیے اپنے دوسرے ساتھیوں سے کہنے لگا نکالو اس میں لیکن کوئی نکالنے کو تیار نہ ہوا اور بریلوی مناظر بیچارہ خود ہی کتاب کے ورق الٹ پلٹ کرتا رہا یہ دیکھ کر بریلوی عوام نے اپنے مولویوں سے کہا کہ آپ لوگ کیا کر رہے ہیں یہاں بیٹھے نکال کے دکھاؤ نا کہاں ہے وہ بات؟ یہ سن کر ایک مولوی کو تھوڑی غیرت آئی اور وہ اپنے مناظر کی مدد کے لیے کھڑا ہوا اور کتاب لیکر مذکورہ بات تلاش کرنے لگا لیکن وہ بھی ناکام رہا اتنے میں ایک اور کھڑا ہوا اور اب تین مولوی مل کر کتاب میں مذکورہ بات تلاش کرنے لگے اور کافی دیر تک ورق گردانی کرتے رہے لیکن مطلوبہ عبارت مل کر نہیں دی حتی کہ ایک کھڑا کھڑا تھک گیا اور کتاب لیکر بیٹھ گیا اس کے بیٹھنے کے بعد مناظر صاحب اور مولوی صاحب میں تکرار ہونے لگی، مولوی صاحب کا کہنا تھا کہ میں تلاش کروں گا اور مناظر صاحب کہتے تھے مجھے دو میں تلاش کرتا ہوں دونوں اسی کشمکش میں تھے اور خوامخواہ وقت ضائع کر رہے تھے، حاضرین کو بڑا تعجب تھا کہ اتنی دیر سے دعوے کر رہے ہیں اور جب دکھانے کا مطالبہ ہوا تو ہوا نکل گئی، خلاصہ یہ کہ بریلوی مولوی مع مناظر ذلت وخواری کی تصویر بنے ہوئے تھے اور مارے شرم کے عوام سے نظریں چرا رہے تھے، جب وقت ضائع ہونے لگا تو مناظر اہلسنت نے لوگوں سے کہا کہ یہ ان کا وقت چل رہا ہے بھئی خیال رکھیں، یہ سن کر بریلوی کہنے لگے نہیں یہ وقت نہیں لگے گا کتاب دیکھ رہے ہیں آپ بھی دیکھ لینا، کافی وقت ضائع کرنے کے بعد مطلوبہ حوالہ ملا اور بریلویت کے خیمے نے راحت کی سانس لی۔

کیا؟ لوگوں نے کہا دو منٹ ہیں یہ سن کر پھر ایک کتاب اٹھائی اور پڑھنے لگا)۔اللہ تعالی ہی کی شان ہے (اتنا پڑھتے ہی پھر رک گیا اور دوسرے مولوی کے ساتھ مل کر پھر کچھ تلاش کرنے لگا اور پھر دوبارہ تلاش کر کے پڑھنے لگا) ہاں یہ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ تعالی ہی کی شان ہے یہ اللہ کی توہین ہے کہ غیب کو پوچھ لے کسی سے دریافت کرنا پوچھنا اپنے اختیار میں ہو کہ غیب کو دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو یہ صرف اللہ ہی کی شان ہے اب بتایئے یہ اللہ کو مجہول مان رہے ہیں اللہ کس سے پوچھتا ہے تو پتہ چلا اللہ کو پہلے علم نہیں تھا کسی سے پوچھا ہے اور جو اللہ کو مجہول مانے وہ کافر ہے، یہ تقویۃ الایمان صاف لکھا ہے، اب بتائیں کہ یہ کس سے دریافت کرتا ہے اللہ تعالی اور دریافت کرنے سے پہلے اللہ کو علم غیب تھا یا نہیں تھا یہ جواب میرے بعد

مناظر اہلسنت کی چھٹی تقریر

مولانا جو ہیں اسی پانی، سبیل اور شربت کے اندر اٹکے ہوئے ہیں، یہاں بات ہو رہی ہے اللہ و رسول کی شان میں گستاخیوں کی، مولوی احمد رضا خان نے اللہ اور اس کے رسول کی شان میں جو گستاخیاں کی ہیں ان میں ایک کا بھی جواب دیا ابھی تک؟ (حاضرین نے کہا: نہیں) میں نے مولانا اشرف علی تھانویؒ کی عبارت کا جواب دیا آپ سب نے سنا؟ (حاضرین نے بلند آواز سے کہا: ہاں سنا) مولانا نے اپنی عبارت کی وضاحت کی ہے خود، مطلب خود بیان کیا، وہاں کیا مراد ہے اور آپ کیا سمجھ رہے ہیں، میں نے بتایا مولانا نے اپنی عبارت بدلی، یہ کہہ رہے ہیں اگر گستاخی نہیں تھی تو کیوں بدلی؟ مولوی صاحب! احمد رضا خان کی الملفوظ میرے پاس رکھی ہوئی ہے پرانا نسخہ لے لیں اور نیا نسخہ لے لیں یہاں سے اور میں سو جگہ آپ کی الملفوظ میں ثابت کر سکتا ہوں جہاں آپ نے خود احمد رضا خان کی عبارت کو بدلا ہے، اسی وقت، اگر آپ کہیں، (حاضرین نے بلند آواز سے کہا سبحان اللہ) احمد رضا خان کی عبارت اگر گستاخانہ نہیں تھی تو آپ نے کیوں بدلی؟ اس کا مطلب یہ ہے آپ نے احمد رضا کی ملفوظ کی عبارت میں جو ردو بدل کی ہے تو آپ بھی مانتے ہیں کہ احمد رضا نے اپنے ملفوظات میں سو جگہ گستاخیاں کی ہیں، ہم نے تو اس لیے بدلا کہ بھئی یہ امت تا کہ جُڑ جائے اگر آپ کو اعتراض تھا، بات صحیح تھی؛ لیکن آپ کو پسند نہیں آ رہی تھی، بھئی چلو اگر آپ اس بات پہ راضی ہیں کہ یہ بات نکال دی جائے بدل دی جائے چلو ہم نے بدل دی اعلان کروا دیا تا کہ آپ لوگ اپنے کفر کے فتوے جو ہے امت کو توڑنے والے، امت کو لڑانے والے تا کہ آپ ان سے

باز آجائیں؛ لیکن آپ پھر بھی باز نہیں آئے، آپ کہہ رہے ہیں کہ یہ دلیل ہے اس بات کی کہ انہوں نے خو ہی تسلیم کرلیا تو اس دلیل سے تو آپ کا احمد رضا خان بھی کافر ثابت ہوجائے گا، تو خیر یہ جو آپ کہہ رہے ہیں، احمد رضا خان نے احکام شریعت کے اندر ہنود کی اشیاء شیرینی ہر چیز کو جائز لکھا ہے اور ہنود کے یہاں سود جائز ہے کہ ناجائز ہے؟ وہ تو سود لیتے ہیں ہنود تو سود لیتے ہیں وہ تو ہمیشہ لیتے ہیں، ان کے یہاں تو حلال حرام کا مسئلہ ہی نہیں ہے اس میں، ہنود تو سود کھاتے ہیں، ان کے یہاں تو وہ حلال ہے، ان کے یہاں تو وہ جائز ہے، ان کے یہاں تو وہ کمائی ہے، ان کے یہاں تو وہ تجارت ہے، کہہ رہے ہیں ہم نے سود کا نہیں لکھا تو آپ نے ہنود کا تو لکھ دیا نا، ہنود سود کھاتے ہیں یا نہیں کھاتے؟ یا آپ اس میں یہ دکھاؤ کہ ان ہنود کا لکھا ہے جو سود نہیں کھاتے، یہ دیکھو کتاب احکام شریعت، آپ اگر لکھیں تو صحیح؟ اچھا دوسری بات، یہ میرے پاس میں جاء الحق ہے مشہور کتاب ہے یہ ان کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی نے لکھی ہے، اس کے اندر انہوں نے لکھا ہے **نعوذ باللہ**، دیکھو کیسی گستاخانہ عبارت ان کی پیش کررہا ہوں نبی کے بارے میں **نعوذ باللہ**، یہ لکھتے ہیں:

"انبیاء کرام ارادۃً گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہوتے ہیں (یعنی ارادہ کرکے انبیاء کرام کبھی گناہ کبیرہ نہیں کرسکتے، یاد رکھنا میری بات گناہ کبیرہ نہیں کرسکتے، جان بوجھ کرنہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کرسکتے ہیں اور نہ اس کے بعد ہاں!، اب آگے سنو دیکھو!) ہاں! نسیاناً خطاً صادر ہوسکتے ہیں گناہ کبیرہ نبیوں سے، نعوذ باللہ، (حاضرین کی **استغفر اللہ** اور توبہ توبہ کی آوازوں سے ہال گونج گیا) گناہ کبیرہ معلوم ہے آپ کو کیا ہے، چوری کرنا گناہ کبیرہ ہے زنا گناہ کبیرہ ہے اور شراب پینا گناہ کبیرہ ہے، نعوذ باللہ یہ گناہ کبیرہ جتنے بھی ہیں جھوٹ بولنا، بدمعاشی کرنا، شرارت کرنا، آپ کا حکیم الامت لکھتا ہے کہ نبیوں سے یہ سارے گناہ (صادر ہوسکتے ہیں) نعوذ باللہ ہم تو سوچ بھی نہیں سکتے کہ غلطی سے ایسا ہوسکتا ہے نبیوں سے (ایک بار پھر حاضرین کی استغفار کی آوازیں گونج گئیں) لگاؤ کفر کا فتوی مولوی صاحب، کتاب دے رہا ہوں آپ کو لگاؤ کفر کا فتوی، اور میں آپ کو دکھاتا ہوں گستاخیاں کون کرتا ہے، یہ دیکھئے کیا کہتے ہیں، انہوں نے جو کہا نا کہ اس میں نبیوں کی کیا خصوصیت ہے ایسا علم غیب تو ۔۔۔ میں دکھاتا ہوں انہوں نے کہاں کہاں نبیوں کو خصوصیت سے باہر کیا ہے (یہ دیکھو کیا لکھا ہے) بہت سے لیڈروں کے نام وکام رہتے ہیں لوگ انہیں بھی اچھائی سے یاد کرتے ہیں پھر اس میں شہداء وانبیاء کی کیا خصوصیت ہے، شہداء وانبیاء کی کیا خصوصیت ہے بہت سے لیڈر بھی اچھا کام کرتے ہیں، توبہ توبہ، لیڈر اور نبیوں کو ملایا جائے گا؟ آج کل کے جو نیتا ہیں یہ کہہ

رہے ہیں وہ بھی اچھا کام کرتے ہیں (حاضرین نے پوچھا یہ کون سی کتاب ہے اور کس کی ہے تو مناظر اہلسنت نے کتاب لہراتے ہوئے کہا) تفسیر نعیمی، مفتی احمد یار خان نعیمی کی، یہ اس کی جلد ہے چار اور صفحہ نمبر ہے ۳۳۶، یہ کتاب لیکر دیکھ سکتے ہیں اسی وقت، اور انہوں نے کہا کہ یہاں پہ (حفظ الایمان کی عبارت کی عبارت میں) حضور کی ذات پہ علم غیب کا مسئلہ چل رہا ہے عالم الغیب کا نہیں، انہوں نے کہا ہے ابھی، ریکارڈنگ سنی جا سکتی ہے، مولوی صاحب کتاب لے لیں میں آپ کو دکھا دیتا ہوں یہ دیکھو، کیمرہ لاؤ ادھر یہ لکھا ہے، جس طرح آپ پر عالم الغیب کا اطلاق، عالم الغیب، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عالم الغیب ہیں اگر کوئی یہ مانتا ہے، لکھا ہوا ہے صاف، آپ کہہ رہے ہیں عالم الغیب کا مسئلہ ہی نہیں چل رہا ہے، ارے مولوی صاحب چار لائن اوپر سے تو پڑھو، آپ کو صرف ایک ہی لفظ نظر آیا اپنے مطلب کا، توبہ توبہ۔ اور یہ دیکھئے یہ میرے پاس تفسیر نعیمی ان کے حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی کی تیسری جلد اس میں لکھا ہے۔ انہوں نے اپنے میں اور نبی میں فرق نہ کیا وہ نہ سمجھے کہ سانپ اور بھینس اگرچہ اللہ کی مخلوق ہے اس کی روزی کھاتے پیتے ہیں مگر سانپ کے پاس زہر ہے بھینس کے پاس دودھ ہے اس لیے آپ سانپ کو مارتے ہیں اور بھینس کی خدمت کرتے ہیں ایسے ہی کفار کے پاس زہر ہے اور حضرات انبیاء کے پاس ایمان۔ **نعوذباللہ**۔ نبیوں کو کفار سے تشبیہ دے رہے ہیں، بھینس سے تشبیہ دے رہے ہیں (حاضرین **استغفر اللہ، استغفر اللہ**) کہ جس طرح بھینس کے پاس دودھ ہے ایسے ہی نبی کے پاس ایمان ہے نعوذ باللہ اور کوئی مثال نہیں ملی تھی، **نعوذباللہ ثم نعوذباللہ**۔ مولوی صاحب آپ کیا گستاخیاں دکھائیں گے میں دکھاتا ہوں آپ کو آپ نے کتنی گستاخیاں کی ہیں، یہ دیکھو کیا لکھا ہے۔ سانپ زہر مارتا ہے بنفشہ نزلہ کو شفا دیتا ہے ایسے ہی یہ کہہ سکتے ہیں؟ کیسے کہہ سکتے ہیں؟ دیکھو سنو! پہلے کس کی مثال دے رہے ہیں؟ سانپ کی، جیسے سانپ زہر مار سکتا ہے ایسے ہی حضور رب کی رحمتیں دیتے ہیں۔ **نعوذباللہ**۔ سانپ نبی کے برابر ہے؟ نبی کی بات سمجھانے کے لیے آپ کو سانپ کی تشبیہ دینی پڑی (حاضرین نے کہا یہ کتاب بتائیں کون سی ہے اور کس کی ہے تو مناظر اہلسنت نے بتایا) تفسیر نعیمی جلد ۲ صفحہ ۴۷۵ یہ دیکھو۔

بریلویوں کی شرمناک خیانت

بریلوی مناظر کی پانچویں ٹرن میں کتاب دیکھنے کے نام پر اسے متعینہ وقت سے تقریباً پانچ منٹ زیادہ دیئے گئے جبکہ مناظر اہلسنت کی اس چھٹی ٹرن میں جب بریلوی مولویوں نے دیکھا کہ ہماری گستاخانہ

عبارتیں دکھائی جارہی ہیں تو ٹائم کیپر (جوایک بریلوی تھا) کواشارہ کرکے مناظر اہلسنت کو کہلوادیا کہ جی آپ کا ٹائم ختم ہوگیا، حالانکہ دس منٹ متعین تھے اورابھی صرف سات منٹ ہوئے تھے، اس وقت ہم نے اس بات پر غورنہیں کیا؛ لیکن بعد میں جب ویڈیو دیکھا تو حقیقت سامنے آگئی، ویڈیو نیٹ پر موجود ہے اور ہرکوئی دیکھ سکتا ہے کہ مناظر اہلسنت کو چھٹی ٹرن میں بولتے ہوئے صرف سات منٹ ہوئے اور تین منٹ ابھی باقی تھے؛ لیکن ٹائم کیپر نے اعلان کردیا کہ آپ کا ٹائم ختم ہوگیا، اس خیانت پر ہم اس کے علاوہ اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ ”کھسیانی بلی کھمبا نوچے“ جب دلائل سے بات نہیں بنی تو خیانت اور دھوکہ کا سہارا لیا گیا لیکن پھر بھی ذلت ورسوائی سے نہیں بچ سکے۔

بریلوی مناظر کی چھٹی تقریر

دیکھئے مسئلہ سارا ختم ہوگیا (بریلوی مناظر کے یہ جاہلانہ بات کہتے ہی ہماری طرف کے بعض لوگ زور سے ہنسنے لگے جس کی وجہ سے ذلیل ورسوا ہوچکے بریلوی مناظر کے زخموں پر مزید نمک پاشی ہوگئی اور وہ برداشت نہیں کرسکا) یہ ہنسنا سب بند ہوجائیگا، پہلے اصول کے مطابق یہاں کے جولوگ ہیں وہ اپنا جرم قبول کریں، میں نے جو بات کہی تھی دکھانا میں نے دکھادی، بات ان کا آگے جو کتابیں ہیں ان کتابوں کی بات ہے، یہ تفسیر اور فتاوی رضویہ یہ اس موضوع میں کہاں سے آگئیں؟ دوسری بات یہ میں نے کہا تھا جوانہوں نے کہا نبی کے علم کو جانوروں پاگلوں سے تشبیہ دی ذرا اس کا کوئی جواب دیں، دوسری بات یہ کہ امام حسین کے شربت کو حرام کہا کونسی قرآن حدیث سے جواب دیا ذرا انہوں نے جواب دیا، میں نے ان کو بتایا کہ انہوں نے لکھا ہے نبی کے خیال سے گدھے اور بیل کا خیال بہتر ہے، اب بتاؤ نماز میں نبی کا خیال نہیں آئیگا؟ اورانہوں نے لکھا ہے صاف (کئی مرتبہ غلط سلط پڑھنے کے بعد) زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے، نماز میں خیال بہتر ہے زنا کا وسوسہ بیوی کے ساتھ (کچھ نہ سمجھے خدا کرے) کوئی) شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالتمآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگادینا اپنے بیل وگدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے، اب بتایئے نبی کا خیال نماز میں آئے تو برا بیل گدھے کا خیال آئے تو اچھا، رہا دستور یہ کسی کا جواب نہیں دیا، میرا کام تھا دکھانا، رہا دستور یہ ہار کی بات نہیں ہے فتاوی رضویہ کیا ہے؟ ملفوظ کیا ہے؟ وہ مناظرے میں نہیں ہے اور یہ مناظرے کی خلاف ورزی کررہے ہیں، ہمارا کام صرف اتنا تھا کہ ان کی کتابوں میں انہوں نے تسلیم کرلیا ان کی کتابوں میں یہ گندی

باتیں ہیں لہذا جو یہاں کے گاؤں والے ہیں میں ان سے کہتا ہوں وہ توبہ کریں پہلے اپنی بات سے، بس اس کے علاوہ اور کوئی مناظرے کی بات یہاں پر ہے ہی نہیں، بس ہمارا کام ہو گیا اب آگے کوئی بات چلے گی کتابوں پر۔۔۔۔تو لہذا کہا انہوں نے امام حسین کے شربت کو کہاں سے حرام، وہ ثابت نہیں کر سکے ،اب یہاں پر حضور کا خیال نماز میں آجائے تو بیل و گدھے کے خیال سے بدتر یہ ان کی کتاب میں ہے اس کا کوئی جواب نہیں، رہا دستور یہ میرا کام جو آج یہاں شرطیں یہ فتاوی رضویہ کیا ہے؟ جاء الحق کیا ہے؟ یہ یہاں موضوع میں نہیں ہے، یہ یہاں پر نور محمد بیٹھے ہوئے ہیں اس کا کام تھا یہ سامنے ہے یہ بیٹھا ہے انہوں نے کہا میں توبہ کرلوں گا اگر ہماری کتاب میں ہوا تو یہ تمہاری کتاب میں موجود ہے آپ توبہ کیجئے سب کے سامنے، بس اس کے بعد میں اور جو مناظرہ ہوگا وہ بعد کی بات ہے اس کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں، نہیں کرنا چاہتے ہو جو ہم نے دکھادی وہ دکھادی اور یہ تسلیم کرچکا ہماری کتاب میں لہذا توبہ کرے، آگے جو مناظرے کی بات ہوگی وہ بعد کی بات ہے حوالہ غلط ہو تو یہ بتائے ہم نے کتاب دکھائی لہذا اب توبہ کرے اور باقی جو بات ہوگی وہ بعد کی ہے اس وقت توبہ کرے، مناظرہ مکمل ہو گیا، میں نے ساری بات دکھادی انہوں نے تصدیق کردی اب یہ توبہ کرے یہی مناظرہ ہے، یہ شرائط دیکھو اس میں شرائط میں لکھا ہے یہ ملان کریں گے، اگر میں حوالہ غلط دے رہا ہوں یہ ملان کریں اس کے علاوہ کسی کتاب کا حوالہ دینا یہ ان کے لئے نہیں ہے، انہیں ملان کے لیے بلایا ہے، یہ بزرگ بیٹھے ہیں اس دن موجود تھے بس اب توبہ کریں، جب میں نے وہ بات دکھادی۔ کھسیانی بلی کھمبا نوچے

عوام کو مشتعل کرنے کی شرمناک کوشش

اب تک تو بریلوی مناظر کچھ رٹی رٹائی باتیں سنا رہا تھا اور کسی طرح ٹائم پاس کرنے کی کوشش کررہا تھا؛ لیکن جب ہم نے بریلویوں کی کتابوں سے ان کی شرمناک گستاخیاں دکھانی شروع کی تو بریلوی مناظر سے برداشت نہ ہو سکا اور اپنی چھٹی ٹرن میں پوری تقریر میں صرف عوام کو برانگیختہ کرنے اور ماحول خراب کرنے کی کوشش کی، اس کا مقصد یہ تھا کہ عوام ہماری زیادہ موجود ہے اس لیے عوام کو مشتعل کردیا جائے، اور عوام دیوبندی علماء پر ٹوٹ پڑے تاکہ میری جان چھوٹے اور یہ بے عزتی کچھ کم ہو سکے، بریلوی مناظر کی چھٹی ٹرن کی یہ تقریر سن کر اور دیکھ کر ہر انصاف پسند انسان بخوبی فیصلہ کرسکتا ہے کہ ایسی جگہ (مناظرہ گاہ کے باہر) جہاں ہزاروں کی تعداد میں عوام موجود ہو اور وہ بھی بریلویوں کی وہاں اس طرح کی

تقریریں مناظرے کے لیے نہیں بلکہ جھگڑے اور فساد کے لیے کی جاتی ہیں، بریلوی مولویوں کا ہمیشہ سے یہی وطیرہ رہا ہے کہ مناظروں کے نام پر عوام کو مشتعل کر کے جھگڑا اور فساد کرادیا جائے، اپنی شرمناک حرکت کو یہ ذلیل لوگ فتح کے نام دیتے ہیں، سکون واطمینان کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے ان کی جان نکلتی ہے، کفار ومشرکین کی صفت ہڑدنگ بازی، شوروشغب، بے شرمی وبے حیائی، عیاری ومکاری، اور شرارت وبدتمیزی انہیں اپنے اعلی حضرت سے ورثے میں ملی ہے، ان کے اعلی حضرت نے اپنی زندگی میں یہی کارنامہ انجام دیا کہ جس سے بھی اختلاف ہوا سے بدنام کرنے کے لیے ہر طرح کے جھوٹ، مکروفریب اور تہمت وبہتان تراشی کا سہارا لیا جائے، جب یہ بدمعاشیاں کرتے ہوئے ان کے اعلی حضرت کو شرم نہیں آئی تو ان آج کل کے ادنی حضرتوں کو کہاں سے شرم آسکتی ہے؟

مفتی اسحاق کا داؤں الٹا پڑ گیا

بریلوی مناظر نے اپنے چھٹے ٹرن میں عوام کو بھڑکانے ومشتعل کرنے کی بھرپور کوشش کی، وہ تو بھلا ہو سردارگڈھ کے ان معزز وذمہ دار لوگوں کا (جو مناظرہ گاہ میں اندر موجود تھے اور جن میں اکثریت بریلوی تھے) جنہوں نے اپنے مولوی کے اس ارادے کو بالکل صحیح وقت پر بھانپ لیا اور بحمداللہ کسی ایک نے بھی اس فتنہ وفساد کی بات میں اپنے مولوی کا ساتھ نہیں دیا، اگرچہ اس کے ساتھ آئے ہوئے مولویوں نے مناظرہ گاہ کے اندر نعرہ بازی اور شورشغب کر کے جھگڑے کی ابتداء بھی کردی تھی؛ لیکن لوگوں نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور زبردست طریقے سے پھٹکار لگا کر نعرہ بازوں اور ہلڑ کرنے والے اپنے مولویوں کو خاموش کرایا، جس بزرگ (اللہ دتہ، یہ وہ بزرگ ہیں جو مناظرہ گاہ میں پیلے کپڑوں میں نظر آرہے ہیں، یہ بریلوی ہیں اور گاؤں کے انتہائی باا ثر وذمہ دار لوگوں میں سے ایک ہیں) کو بار بار بریلوی مناظر مخاطب کر کے اپنے حق میں حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا اسی نے اپنے مولوی کی اس حرکت پر اس کی اچھی خاصی خبر لے لی، چنانچہ ویڈیو میں بریلویوں کی طرف سے مناظرے کی ذمہ داری سنبھالنے والے قمردین کو لتاڑ لگاتے صاف دیکھے جاسکتے ہیں؛ بلکہ خدا کی قدرت دیکھئے کہ اپنے مولوی کی اس شرمناک حرکت کے بعد ان میں سے کسی نے بھی اس کا ساتھ نہیں دیا، کیونکہ یہ لوگ سمجھدار تھے اور اب تک گفتگو دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ دلائل کس کے پاس ہیں اور فضول بکواس کون کر رہا ہے اور ماحول بگاڑنے کی کوشش کون کر رہا ہے، اللہ جزائے خیر دے ان حضرات کو کہ اس واقعے کے بعد انہوں نے جانبداری چھوڑ دی اور کھل کر اپنے مولوی کو ڈانٹ ڈپٹ کرنے لگے اور کسی

بھی طرح کا فتنہ نہیں ہونے دیا، مفتی اسحاق کی یہ چالاکی اس پر الٹی پڑگئی۔

اسی دوران جب بریلوی مناظر نے بار بار یہ بات دہرائی کہ فتاوی رضویہ اور دیگر کتابوں پر بعد میں بات ہوگی تو ہماری طرف سے حاجی بشیر صاحب کھڑے ہوئے اور بریلوی مناظر کے سامنے جا کر کہا کہ بتاؤ آئندہ کس تاریخ میں آپ واپس اس گاؤں میں اپنی ان کتابوں پر مناظرہ کرنے آرہے ہیں، یہ سنتے ہی بریلوی مناظر کے پاؤں تلے سے زمین کھسک گئی اور آئندہ کسی بھی مناظرے سے صاف انکار کر دیا۔

غرضیکہ بریلوی مناظر نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر خوب ہڑدنگ کیا، دوسری جانب اہل حق مناظر اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ نہایت متانت وسنجیدگی کے ساتھ بیٹھے رہے جس کا عوام پر زبردست اثر ہوا، بریلوی مناظر بار بار اپنے لوگوں کو مخاطب کرکے کہہ رہا تھا کہ مناظرہ ہوگیا، جو مجھے دکھانا تھا میں نے دکھا دیا اس لئے اب ان سے (نور محمد اور ان کے ساتھیوں سے) توبہ کراؤ؛ لیکن خود بریلوی عوام کو یہ بات بالکل ہضم نہیں ہورہی تھی کہ مفتی صاحب نے کیا دکھا دیا اور کس چیز سے توبہ کرائی جائے اس لئے سردار گڈھ کے ان لوگوں میں بھی جو مناظرہ گاہ میں بریلویوں کی طرف سے موجود تھے (مولویوں کے علاوہ) کسی ایک نے بھی مفتی اسحاق کی تائید نہیں کی؛ بلکہ اس معاملے میں بطور خاص ہمارا ساتھ دیا اور زبردستی مفتی اسحاق اور ان کے تمام ساتھیوں کو ہڑدنگ سے باز رہ کر سکون واطمینان سے گفتگو کرنے کے لیے کہا، چنانچہ مجبور ہوکر بریلوی مناظر کو خاموش ہونا پڑا، اگرچہ بریلوی مناظر نے اپنی ذلت وشکست دیکھ کر اور اپنی گستاخیوں کا جواب نہ بننے کی صورت میں یہ فیصلہ کرلیا تھا اب شوروشغب اور ہڑدنگ بازی میں مناظرے کو ختم کر دیا جائے؛ لیکن عوام کی کوششوں سے بلکہ ڈر سے دوبارہ گفتگو شروع کرنے کے لیے مجبور ہونا پڑا، اس پورے ماحول میں بریلوی مناظر کے چہرے پر ذلت ونکبت اور شکست وہزیمت کی جو ہوائیاں اڑ رہی تھیں اور اہل سنت مناظر کے چہرے پر سکون ووقار اور فتح وعزت کے جو آثار خوشی ومسکراہٹ کی شکل میں نمایاں تھے وہ ویڈیو میں صاف دیکھے جاسکتے ہیں۔ خیر کافی ہنگامے اور شوروشغب کے بعد عوام کی کوششوں سے گفتگو دوبارہ شروع ہوئی اور مفتی صاحب نے تقریر شروع کی۔

بریلوی مناظر کی تقریر

(بریلوی مناظر نے صراط مستقیم کے فوٹو لوگوں کو دکھا کر پڑھنا شروع کیا) یہ دیکھئے! یہ لکھا ہے، دیکھئے! اپنی ہمت کو لگا دینا خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنے بیل وگدھے کی صورت میں مستغرق

ہونے سے بھی برا ہے، یعنی بیل اور گدھے کا تصور آجائے نماز میں تو بہتر ہے اور نبی کا خیال نماز میں آئے تو بدتر ہے بدتر، دیکھئے! اب یہ جو ہے یہ صاف لکھا ہے، بیل و گدھے کا خیال آجائے تو بہتر ہے نبی کا خیال آئے تو بدتر ہے (نعوذ باللہ ایسی کوئی عبارت صراط مستقیم میں نہیں، یہ الفاظ بریلوی مناظر کے ہیں اس لیے اگر اس عبارت کی وجہ سے کافر بنے گا تو بریلوی مناظر بنے گا) یہ ہم نے دکھادیا ملان کرلیں، دوسری بات یہ کہ جو باتیں ہم نے کہی تھیں وہ ہم نے بتادی انہیں ملان کرنے کا حق ہے فتاوی رضویہ دکھانے کا حق نہیں ہے (کیونکہ فتاوی رضویہ دکھانے سے عوام کو پتہ چل جائیگا کہ احمد رضا بریلوی دنیا جہان کا سب سے بڑا گستاخ، بدکردار، بدقماش آدمی تھا) رہا دستور دوسری کتابوں پر مناظرہ ہوگا تو یہاں نہیں ہوگا، یہاں یہ فیصلہ ہوگا یہ فیصلہ ہونے کے بعد پھر جب چاہیں تاریخ ہندوستان میں کہیں رکھ لیں ہم تیار ہیں، چیلنج ہماری طرف سے کوئی چیلنج نہیں، چیلنج انہوں نے کیا ہے ہم نے قبول کیا ہے، انہوں نے کہا کہ کتاب دکھادو ہم نے کتاب دکھادی، کتاب دکھادی وہ توبہ کریں رہا دستور دوسری کتابیں (اسی دوران جب ایک اور بریلوی مولوی نے کھڑے ہوکر بولنے کی کوشش کی تو پہلے اسے مفتی عمیر صاحب نے دھمکایا اس کے بعد بریلوی مناظر اور عوام نے جس سے وہ بیچارہ چپ چاپ واپس بیٹھ گیا۔ اسی دوران بریلویوں کے ہی ایک مقامی ذمہ دار نے اپنے مناظر کو روکا اور کہا آپ بیٹھ جائیں اب یہ (مناظر اہلسنت) بولیں گے چنانچہ انہیں صاحب نے مناظر اہلسنت سے مخاطب ہوکر کہا، مفتی صاحب آپ بس اس بات کا جواب دیدو)

مناظر اہلسنت کی ساتویں تقریر

آپ خاموش ہوجائیں سب، میں جواب دے رہا ہوں، آپ خاموش ہوں گے جبھی تو میں جواب دوں گا، جبھی تو اس موضوع پر آؤں گا، دیکھئے پہلے جب یہاں پر گفتگو شروع ہوئی اس وقت انہوں نے کیا کہا تھا سینہ ٹھونک کر کہا، سب کے سامنے کہا، سب موجود ہیں کہ صرف شربت اور سبیل والی بات پہ بات ہوگی کسی اور موضوع پہ کوئی بات نہیں ہوگی، (مناظر اہلسنت نے حاضرین کو مخاطب کرکے پوچھا بتاؤ) کہا یا نہیں کہا؟ (سب حاضرین نے جن میں بریلوی بھی شامل تھے جواب دیا، کہ بالکل کہا ہے، بریلویوں میں کچھ لوگ خاموش تھے انہیں بھی مناظر اہلسنت نے مخاطب کیا اور کہا) کہا ہے نا آپ کہو تو سہی یار (اس بات پر ان باقی لوگوں نے بھی ہاں میں سر ہلادیا جس سے بریلوی مناظر کو بہت مرچ لگی اور پھر سے درمیان میں بولنا شروع کردیا) تو پھر جب انہوں نے یہ وعدہ کیا شروع میں سب کے سامنے کھڑے ہوکر کہ صرف ایک

ہی عبارت پہ گفتگو ہوگی (بریلوی مناظرین اپنے مولویوں کے ساتھ جب بار بار درمیان میں بولنے لگا تو مناظر اہلسنت نے عوام سے کہا) اب انہیں خاموش کرو آپ، انہیں خاموش کرو، مفتی صاحب اپنے ٹائم میں بولئے، سنئے جب ہم مناظرہ کرنے آئے ہم نے یہ نہیں کہا کہ ہم اس پر بات کریں گے اس پر نہیں، آپ نے کہا اس پر کریں گے، (ایک مقامی بریلوی مولوی درمیان میں بولنے لگا تو مناظر اہلسنت نے اسے لتاڑ لگائی) آپ خاموش رہیں بات کو سنیں، آپ نے کہا اس پر کریں گے سبیل والی پر اور ہندو مٹھائی والی پر، ہم نے وہ ہندو مٹھائی والی آپ کی کتاب سے دکھادی آپ اسے چھوڑ گئے، دوسری لے آئے وہ حفظ الایمان والی کہ حضور کا علم گدھے کے برابر ہے **نعوذباللہ**، اس کا ہم نے جواب دیا آپ نے اسے بھی چھوڑ دیا تیسری لے آئے کہ اس کا جواب دو، تیسری کا بھی ہم نے جواب دیا **الحمدللہ** جو آپ نے بتایا تھا کہ امتی نبیوں سے بڑھ جاتے ہیں، پیش کی انہوں نے؟ (لوگوں نے کہا) ہاں! ہم نے جواب دیا؟ (لوگوں نے کہا) دیا! کہ اس میں لکھا ہوا کہ دیکھنے میں صرف بڑھ سکتے ہیں حقیقت میں نہیں بڑھ سکتے، ہم نے دیا نا جواب؟ (لوگوں نے کہا جی دیا جواب) اب اس کے بعد جب ہم ان کی ہر عبارت کا جواب دیتے جا رہے ہیں، اب یہ کہہ رہے ہیں، نہیں اس پر نہیں اس پر آجاؤ، اب اس کا دو، اب اس کا دو، اب یہ لے آئے کہ گدھے اور بیل کا خیال، دیکھئے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کتاب کے اندر جو یہ دکھا رہے ہیں اس میں خیال کی بات نہیں ہے، صرف ہمت کی بات ہے، خیال سب جانتے ہیں خیال کیا چیز ہوتی ہے، صرف ہمت کوئی نہیں جانتا صرف علماء کے علاوہ، دوسری بات، اس بات کا مطلب صرف یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی نماز کے اندر، صرف ہمت کا مطلب ہے اپنی پوری توجہ ذہن اور خیال یعنی میں یہ عبادت کر رہا ہوں کون میرے سامنے ہے اور کس کے لئے میں یہ عبادت کر رہا ہوں اسے بولتے ہیں صرف ہمت، پوری توجہ اس کی طرف پھیر دینا، تو اس کتاب کے اندر جو کہا گیا ہے جہاں سے یہ بار بار دکھا رہے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر نماز کے اندر انسان اپنی پوری توجہ اللہ کے علاوہ کسی اور مخلوق کی طرف پھیر دے، یعنی میں سجدہ کر رہا ہوں اللہ کے علاوہ کسی اور کو چاہے وہ سجدہ نعوذباللہ کسی کافر کو کسی دیوی دیوتاؤں کو کرے یا کسی نیک بندے کو چاہے نبی ہی کیوں نا ہوں تو یہ خیال اس کا برا ہے اس سے بہتر تو یہ تھا کہ وہ نماز کے اندر نماز پڑھتے ہوئے اس کے ذہن میں کوئی اور بات آجاتی چاہے گندی ہی بات تھی اس سے اس کی نماز اتنی خراب نہیں ہوتی، کیونکہ یہ نماز جس کا سجدہ **نعوذباللہ** کسی اور کے لیے کر رہا ہے اللہ کے علاوہ وہ نماز تو شرکیہ بن گئی، نماز کس کے لیے ہے؟ **قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ** اللہ کا قرآن کہتا ہے، اے نبی جی اعلان کر دو لوگوں میں،

میری نماز میری قربانی،ان صلاتی و نسکی ،میری نماز میری قربانی صرف اورصرف اللہ کے لیے ہے،
تو اگر کوئی آدمی اپنی قربانی اپنی نماز اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے کردے تو یہ کیا ہوگی ؟ یہ نماز رہے گی
پھر؟ تو بھئی اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے نماز پڑھنے لگے نماز ہوگی؟ اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے حج
کرے روزہ رکھے وہ حج ہوگا ؟اس عبارت کا صرف اتنا مطلب ہے، یہ وہاں پہ خیال ترجمہ کرر ہے ہیں،
میں بار بار کہہ رہا ہوں وہاں پہ خیال نہیں ہے، وہاں پہ ہے صرف ہمت،صرف ہمت آپ میں سے کوئی نہیں
جانتا، ہمت کا ترجمہ خیال ہوتا ہے کیا مفتی صاحب سے میں پوچھتا ہوں؟ اور صرف ہمت کا کیا ترجمہ ہے؟
یہ آپ کی کتاب ہے میں بتا دیتا ہوں آپ کو یہ تفسیر نعیمی اس کے اندر صرف ہمت کا ترجمہ یہ کیا گیا ہے کہ کسی
کی طرف کامل توجہ کرنا اس میں غرق ہوجانا فنا ہوجانا ، یہ صرف ہمت کا ترجمہ ہے،آپ نے صرف ہمت
کا ترجمہ خیال کیا ہے، غلط ترجمہ کیا ہے اور ہم سے کہہ رہے ہیں اس کا جواب دو، غلطی آپ کریں عبارت
آپ غلط پڑھیں ، یہ دیکھئے (تفسیر نعیمی کھول کر ہوا میں لہراتے ہوئے) صرف ہمت کا ترجمہ یہاں لکھا ہے،
مفتی صاحب آپ اپنی کتاب ہی دیکھ لیتے کم سے کم ، ہماری کتابیں نہیں دیکھ سکتے تھے تو ،اور دوسری بات
آج یہ جس کتاب کی عبارت پیش کرر ہے ہیں نا اگر آپ اسے گستاخی مانتے ہیں مفتی صاحب، اگر آپ اسے
گستاخی مانتے ہیں کفر مانتے ہیں تو آپ کے احمد رضا خان کہہ رہے ہیں کہ جس نے یہ عبارت لکھی ہے وہ
مسلمان ہے وہ کافر نہیں ہے ،تو جس آدمی کو آپ کا احمد رضا خان اعلی حضرت مسلمان مانتا ہے آپ اسے
ہمارے سے کافر کہلوانا چاہ رہے ہیں؟ آپ خود لکھ کر دیدو کہ وہ کافر تھا میں مان جاؤں گا،آپ خود لکھ دو کہ وہ
کافر تھا جس نے یہ عبارت لکھی ،لکھ دو،آپ مجھے کہہ رہے ہیں نا کہ میں جواب دوں، مفتی صاحب کو میں چیلنج
کرر ہا ہوں اگر آپ کی نظر میں وہ نعوذباللہ گستاخی ہے تو آپ کہہ دو کہ یہ گستاخی کرنے والا کافر ہے
ہمارے نزدیک ، پھر دیکھو آپ کا احمد رضا خان کافر ہوجائے گا ،مفتی صاحب آپ کہہ رہے ہیں یہ عبارتیں
نہیں پیش کرنی (فتاوی رضویہ وغیرہ کی) یہ نہیں پیش کرنی ،کیوں؟ اگر آپ کا آدمی گستاخی کرے تو اس
کا جواب آپ سے نہیں مانگا جائے گا ؟ آپ ہمارے سے جواب مانگ سکتے ہیں ہمارے آدمی نے اگر غلط
بات لکھ دی (بریلویوں کے گمان کے مطابق) تو آپ کے لوگوں نے اتنی غلط باتیں لکھی ہیں جو ہم نے پیش
کی ہیں ہم آپ سے جواب نہیں مانگ سکتے ؟ مفتی صاحب کیا کہہ رہے ہیں ،نہیں نہیں آپ میرے سے
جواب مت مانگو، میرا آدمی گستاخی کرے، کفر بکے، نبی کو گالی دے،اور یہ میرے پاس میں (فتاوی رضویہ
اٹھا کر کہا) اگر آپ اجازت دیں اس کے اندر اتنی گندی باتیں فتاوی رضویہ پہلی جلد اس کے اندر اللہ کے

بارے میں اتنی گندی باتیں لکھی ہیں احمد رضا خان نے میں خدا کی قسم اسے پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا، اگر آپ اجازت دیں تو پڑھ کر سنا دوں؟ آپ کے کلیجے منہ کو آئیں گے کہ ایک عالم ہو کر اتنی گندی گالیاں بک سکتا ہے کیا، (سب حاضرین نے کہا سنا دو کیا لکھا ہے، بریلویوں کے ایک بڑے ذمہ دار آدمی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اگرچہ آپ کا ٹائم ختم ہو گیا؛ لیکن پھر بھی آپ سناؤ ہمیں اس میں کیا لکھا ہے، لیکن بریلوی مناظر یا کسی مولوی کی زبان سے ایک بار نہیں نکلا کہ سنا دو کیونکہ معلوم تھا کہ سنا دیا تو معاملہ الٹ ہو جائیگا اور پوری پبلک احمد رضا کو اعلی حضرت کے بجائے بدقماش اور نہایت گندہ وغلیظ آدمی سمجھنے لگے گی، اس لیے مناظر اہلسنت نے بریلوی مولویوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چٹکی لی کہ دیکھئے) یہ نہیں کہیں گے سنا دو، کیونکہ اگر سنا دیا تو عوام کو پتہ چل جائیگا، یہ نہیں کہیں گے سنا دو[1] ہمارے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ یہ عبارت سنائی جائے، (جب بریلوی مولوی کھڑا ہو کر شور کرنے لگا تو مناظر اہلسنت نے اس سے کہا) ایک منٹ رکیئے، (ایک مقامی بریلوی مولوی کہنے لگا کہ شروع میں دو منٹ انہوں نے (بریلوی مناظر) بھی تو کم لیے ہیں اس لیے بند کرو اس کے جواب میں مناظر اہلسنت نے فرمایا) تو انہوں نے کیوں کم لیے؟ میں نے تو منع نہیں کیا انہیں، یہ (ٹائم کیپر جو بریلوی تھے) کہہ رہے ہیں ایک منٹ باقی ہے اور آپ (بریلوی مولوی) کہہ رہے ہیں ختم ہو گیا۔ (بریلویوں نے اتنا شور کیا کہ مناظر اہلسنت کو وہ عبارت پڑھنے نہیں دی اور متعینہ وقت سے بھی پہلے بریلوی مناظر نے بولنا شروع کر دیا)۔

بریلوی مناظر کی ساتویں تقریر

سب سے پہلی بات یہ کہ یہاں پر جو انہوں نے تاویلیں دیں وہ سن لی آپ نے، قرآن پاک میں نماز کا حکم ہے طریقہ نہیں ہے صحابہ کرام آقا کی بارگاہ میں پہنچے، آقا نماز کیسے پڑھیں؟ آقا ارشاد فرماتے ہیں: **صلو کما رأیتمونی اصلی تم ایسے نماز پڑھو جیسے تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے، تو نماز ہے نبی کی نقل**

---

[1] جب بریلوی مولویوں نے دیکھا کہ فتاوی رضویہ کی گندی وغلیظ عبارت سنائی جانے والے ہے تو شور کرنے لگے کہ ٹائم ہو گیا، ٹائم ہو گیا، حالانکہ ویڈیو میں صاف دیکھا جا سکتا ہے کہ مناظر اہلسنت کے دس منٹ میں سے صرف سات منٹ ہوئے تھے اور تین منٹ باقی تھے، بریلویوں کی اس خیانت پر مفتی عمیر قاسمی صاحب خاموش نہیں رہ سکے اور کھڑے ہو کر بریلویوں کو للکار لگائی کہ ابھی اتنی دیر تک آپ لوگ بولتے رہے اور ہمارا چند منٹ میں ہی ٹائم ختم ہو گیا؟ یہ کیا تماشہ ہے؟ یہ بات سن کر دیوبندی بریلوی سبھی حاضرین نے مناظر اہلسنت سے کہا کہ آپ وہ عبارت سنائیں ابھی ٹائم باقی ہے آپ کا، چنانچہ مناظر اہلسنت نے پھر بولنا شروع کیا جبکہ دوسری جانب بریلوی مولوی مسلسل شور کرتے رہے۔

، بولو بھائی نماز نبی کی نقل، اور جب ہم نیت باندھیں گے تو کس کی نقل کریں گے؟ نبی کی، اور جب نبی کی نقل کریں گے تو نبی کا خیال آئے گا نہیں آئے گا؟ [۱] اچھا آئے گا تو انہوں نے کہا شرک تک جائے گا، یا تو نبی کا خیال آیا تو شرک ہو گیا اور خیال نہ لا نا تو نماز پڑھ کے دکھاؤ، اب انہوں نے کہا صرف ہمت، سن لیجیے! یہ ان کی کتاب، زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال (لوگوں کو دکھانے لگا کہ دیکھو خیال کا لفظ آیا، مناظر اہلسنت نے کہا آگے پڑھو آگے) بہتر ہے، نماز میں بیوی کی صحبت کرنے کا خیال بہتر ہے، شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا، صرف ہمت نہیں ہے [۲] اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بھی برا ہے، (مناظر اہلسنت نے فرمایا، خیال تو نہیں ہے نا؟ مستغرق ہے) یہ خیال لکھا ہے، ہمت لگا دینا مطلب خیال، اور گدھے کے خیال میں مستغرق ہونا، اب بتائیے! اردو عبارت میں بھی چہ می گوئیاں کریں گے [۳] اپنا دھیان لگا دینا، اپنی ہمت لگا دینا یعنی نبی کے خیال میں یہ اوپر صاف لکھا ہے زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال، خیال کا لفظ اوپر موجود ہے [۴] نیچے یہاں دے رکھا ہے بعض خیالات سے ۔۔۔ [۵] ہمت اب اپنا دھیان لگا دینا ہمت لگا دینا اپنا خیال لگا دینا، اب بتائیے! بغیر نبی کے خیال کے نماز ہو کیسے جائیگی؟ یہ بتا دو نہیں ہو جاتی ، انہوں نے لکھا ہے بیل و گدھے کا خیال نہیں آئے گا نبی کا خیال عظمت سے آئے گا، آئے گا تو شرک ہو جائے گا اب اگر نبی کا خیال آیا اور عزت سے آیا تو مشرک ہو گیا اور توہین سے آیا تو وہ کفر ہو گیا اور نہیں آیا نماز نہیں ہوگی، اب اس کا حل بتائیے کیا ہے؟ اب کہہ رہے ہیں ہمت لگا دینا، خیال موجود (مناظر اہلسنت نے کہا کتاب دو ہمیں) یہ لو، اور اس سے آگے ہمت سے بڑا لفظ مستغرق ہے، بیل و گدھے کے خیال میں مستغرق

---

[۱] اس جاہل کو متعدد مرتبہ سمجھا دیا کہ وہاں نبی کے خیال کا مسئلہ نہیں ہے وہاں صرف ہمت کا مسئلہ ہے اور یہ دونوں الگ چیزیں ہیں، لیکن یہ جاہل ہے کہ بار بار بس ایک ہی رٹ لگائے ہوئے ہے خیال خیال۔

[۲] اس جاہل کو یہ معلوم نہیں کہ یہ کتاب جو اس کے ہاتھ میں ہے اصل صراط مستقیم نہیں ہے بلکہ اس کا اردو ترجمہ ہے، صراط مستقیم کے اصل فارسی نسخے میں صرف ہمت کا لفظ موجود ہے، دوسری بات، اگر صرف ہمت نہیں تو خیال کا لفظ ہے؟ جس پر تمہارے استدلال کی بنیاد قائم ہے، یقیناً خیال کا لفظ بھی نہیں ہے۔

[۳] چہ می گوئیاں نہیں بلکہ ضد اور ہٹ دھرمی جو آپ کی اور آپ کے بڑوں کی صفت خاصہ ہے، یہاں حضور کے لیے خیال کا لفظ کسی دور بین یا خوردبین سے بھی کسی کو نظر نہیں آ سکتا لیکن ضدی اور ہٹ دھرم مولوی برابر اس بات پر قائم ہے، تف ہے ایسی ضد اور ہٹ دھرمی پر۔

[۴] جاہل کی ہٹ دیکھیئے کہ اوپر والا لفظ خیال جو علیحدہ ایک مستقل مسئلہ سے متعلق ہے اس کا زیر بحث مسئلہ سے کوئی تعلق ہی نہیں اسے یہاں نیچے دوسرے مسئلے میں فٹ کرنا چاہتا ہے)۔

[۵] یہ بھی دوسرا مسئلہ ہے اس کا بھی بحث سے کوئی تعلق نہیں، بحث جس مسئلہ پر ہے وہ درمیان والا ہے اور اس میں لفظ خیال کا نہ ہونا جگ ظاہر ہو گیا۔

ہوجانا یعنی ڈوب جانا یہ اتنا صاف لفظ ہے اور اس میں تاویلیں کرر ہے ہیں ، دوسری بات ، یہ جو یہاں پر پنچائیتی کرر ہے ہیں یہ خیانت کرر ہے ہیں ہمارے ساتھ (اپنے ہی لوگوں پر خیانت کا الزام [1]

جب اس میں صاف لکھا ہے کہ جب میں نے کہد یا کہ یہ یہ عبارتیں گستاخی ہیں ، حفظ الایمان سب پڑھ کے سنائی میں نے (لیکن یہ نہیں بتایا کہ دوسری جانب سے منہ توڑ جواب بھی ملا) اور یہاں تو سب سامنے موجود ہے ، امام حسین کے شربت کو حرام لکھا ہے تو ذرا بتاؤ جواب دو کہ کون سی قرآن کی آیت ہے جس میں شربت کو حرام کہا ہو ، ہماری پاکیزہ کمائی اور حرام خوامخوہ ، اس کا کوئی جواب دیا ہو ، نبی کا خیال عزت سے آئے تو شرک توہین سے آئے تو کفر اور نبی کے خیال میں لانا بدتر بیل وگدھے کے خیال میں مستغرق ہوجانا یہ تو ہمت سے بھی زیادہ بڑھ کر ہے ، ڈوب جانا اس میں تو وہ ، اب یہ ساری چیزیں مجھے کوئی زیادہ ٹائم نہیں یہ سب کے سامنے ہے یہاں جو بات ہوئی تھی یہ موجود ہیں آپ بھی موجود ہیں جو موجود تھی کہ صرف کتاب دکھانا ہے میں نے یہ نہیں ایک بات ، جو گستاخیاں تھی وہ دکھادی باقی کام تھا ان کا توبہ کرنا نا کریں ان کی مرضی ، میں اپنے ذمہ سے بری ہوگیا ہوں ، رہا دستور دوسرے موضوع پر ، اعلی حضرت کے کسی پر بھی چیلنج کرتے ہیں تو چیلنج اگر کرتے ہیں تو ہم نہ کل پیچھے تھے نہ آج پیچھے ہیں [2] نہ ہم نے یہاں چیلنج کیا نہ آج چیلنج

---

[1] جب مفتی صاحب نے دیکھا کہ مناظرہ گاہ میں موجود گاؤں کے بریلوی حضرات میرا ساتھ نہیں دے رہے ہیں اور میری جھگڑے وفساد کی کوششوں کو کامیاب نہیں ہونے دے رہے ہیں ؛ بلکہ دونوں مناظرین کی گفتگو سننے کے بعد اب ان کا میلان مناظر اہلسنت کی جانب ہونے لگا ہے تو اپنے ہی لوگوں پر خیانت کا الزام عائد کردیا ، یعنی بریلوی لوگوں نے اپنے ہی مناظر کے ساتھ دھوکہ کیا ہے ، اور وہ دھوکہ یہ کہ ان لوگوں نے سمجھداری اور دوراندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے دونوں فریق کی بات کو اطمینان سے سنا اور مفتی صاحب کی جھگڑے وفساد کی کوششوں کو ناکام کردیا ، اگر یہی لوگ مفتی صاحب کی باتوں میں آکر جھگڑے فساد پر اتر آتے تو ٹھیک تھے ۔ حیرت ہے ، اپنے ہی لوگوں پر الزام تراشی ۔

ہم کہتے ہیں کہ مفتی صاحب یہ تو ابتداء ہے ، اگر یہ لوگ اسی طرح اہلسنت علماء دیوبند کی گفتگو سکون واطمینان سے سن لیں تو احمد رضا کے گندے وغلیظ دھرم کولات مارنے میں انہیں بالکل وقت نہیں لگے گا ، اسی لیے تو بریلوی مولوی اپنی عوام کو روکتے ہیں کہ دیوبندی علماء کے پاس نہ جائیں ، ان کی باتیں نہ سنیں ، تاکہ یہ عوام ہمیشہ ان کے اشاروں پر ناچتی رہی اور اپنی گاڑھی کمائی سے ان کی جیبیں بھرتی رہے ، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ سردار گڈھ والوں نے بڑی دانشمندی اور مجموعی اعتبار سے غیر جانبداری کا ثبوت دیا اور اس کے لیے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں ۔

[2] یہ بقراطی پیچھے ہٹ کر ہی تو دکھائی جارہی ہے اگر اتنی ہمت ہے تو جواب دو احمد رضا اور اپنے دیگر علماء کی ان گستاخیوں کا جو ہم نے پیش کی ہیں ۔

کرر ہے ہیں[1] لیکن اگر یہ چیلنج کرتا ہے تو ہم پیچھے ہٹنے والے نہیں[2]

بریلوی مناظر کولتاڑ

اسی دوران حاجی بشیر صاحب نے کھڑے ہوکر بریلوی مناظر کو مخاطب کر کے کہا کہ مفتی صاحب آپ دونوں (مناظر اہلسنت و بریلوی مناظر) یہاں مہمان کی حیثیت سے آئے ہیں اور مناظرہ کرنے آئے ہیں، ہم یہاں لڑائی کرانے نہیں آئے، آپ جو بار بار کہہ رہے ہیں کہ فلانا توبہ کرے ڈھکانا توبہ کرے یہ کیا ہے؟ کس چیز کی توبہ کرانا چاہتے ہیں آپ؟ حاجی بشیر صاحب کی اس معقول بات پر سردار گڈھ کے لوگوں نے ہاں میں سر ہلایا؛ لیکن بریلوی مولویوں نے شور وشغب شروع کر دیا، دراصل شور شرابے کے علاوہ ان کے پاس اب کچھ بچا نہیں تھا، جو کچھ یاد کر کے آئے تھے وہ سب انہوں نے سنا دیا تھا اور اب مناظرہ مزید چلنے کی صورت میں انہیں اپنی موت نظر آرہی تھی اس لیے یہ بار بار شور وشغب کا سہارا لے رہے تھے تا کہ کسی طرح جلدی یہ مناظرہ ختم ہو اور ہماری جان بچے، اپنے مولویوں کی انہیں ذلیل حرکتوں کی کے لیے وجہ سے سردار گڈھ کے بریلوی ذمہ داران نے بھی ان کا ساتھ دینا چھوڑ دیا تھا اور مناظرہ ختم

---

[1] کذب در کذب۔ سردار گڈھ کے لوگوں سے پوچھا جا سکتا ہے کہ مفتی صاحب نے چیلنج کیا یا نہیں؟ بلکہ لوگوں نے تو اسی وقت منہ پر کہہ دیا تھا کہ مفتی صاحب چیلنج آپ نے ہی دیا ہے، اب جب پھنس گئے اور جان بچانا مشکل ہو گیا تو جھوٹ کا سہارا لے رہے ہیں کہ ہم چیلنج نہیں کرتے، حالانکہ کون نہیں جانتا کہ مفتی اسحاق اور ان کے جیسے بریلوی مولویوں کا شب وروز کا مشغلہ ہی علماء دیوبند پر الزام تراشی اور ان کو چیلنج بازی ہے۔

[2] پہلے تو خوامخواہ ڈینگیں ہانکتے رہے کہ اگر تم چیلنج کرو گے تو ہم پیچھے نہیں ہٹیں گے لیکن جب مناظر اہلسنت نے کھڑے ہو کر کہا کہ ٹھیک ہے ابھی اسی وقت چیلنج کرتا ہوں تو بدل گئے اور کہنے لگے کہ نہیں پہلے توبہ کرو اس کے بعد آگے کی بات ہوگی، بریلویوں نے جتنے اعتراض کئے بحمد اللہ ہم نے ان سب کے دندان شکن جواب دیئے اور ان جوابوں سے اگرچہ بریلوی مولوی تو ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے مطمئن نہیں ہوئے لیکن بحمد اللہ سامعین مطمئن نظر آئے اور یہی وجہ ہے کہ مفتی صاحب کی طرف سے مناظرہ گاہ میں بیٹھنے والے سردار گڈھ کے بریلوی حضرات بھی آخر میں ہماری طرف داری کرتے دکھے، اس کے باوجود بھی ہمیں ہی توبہ کرنی پڑے؟ یہ تو عجیب منطق ہے، اس کے برخلاف ہم نے بریلوی علماء کی گستاخانہ عبارتیں دکھائیں ان میں سے ایک کا بھی بریلوی مناظر نے کوئی جواب نہیں دیا جس سے پتہ چلا کہ یا تو اس بریلوی مناظر کو ان اعتراضات کا جواب معلوم نہیں تھا یا یہ سمجھ گیا تھا کہ یہ واقعی میں گستاخیاں ہیں اس لئے انہیں چھیڑنے کی جرأت نہیں کر سکا، دونوں صورتوں میں ہمارا حق بنتا تھا کہ ہم مطالبہ کریں کہ بریلوی مناظر توبہ کرے، نمبر ایک اس لئے کہ اس نے علماء دیوبند پر جو الزام لگائے ان کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا، اور نمبر دو اس لئے کہ وہ علماء دیوبند کو گستاخ ثابت کرنے آیا تھا لیکن اسی کی کتابوں سے اس کے علماء کی گستاخیاں نکال کر دکھا دی گئی۔

ہونے کے بعد بریلوی مناظرین کو اپنے ہی لوگوں کے ذریعہ ذلیل کر کے اور دھکے دیکر مناظرہ گاہ سے باہر کرنا بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی تھی، جس کی تفصیل آگے آئے گی۔

مناظر اہلسنت کی آٹھویں اور آخری تقریر

یہ ان کی کتاب ہے میرے پاس، (ایک پگڑی والا مولوی درمیان میں بولنے لگا تو مناظر اہلسنت اور مفتی عمیر صاحب نے دھمکا کر اسے چپ کرایا) وہ جو پگڑی والے بیٹھے ہیں انہیں بھی چپ کراؤ وہ بھی بہت ہوشیار ہیں، یہ ان کی کتاب ہے انہوں نے اس کتاب سے حوالہ پیش کیا ہے، اور کیا کہہ رہے ہیں کہ اس کتاب میں ہے، پہلی بات تو میں نے کہا کہ اس میں خیال کا لفظ نہیں ہے، خیال لیجانے کا لفظ نہیں ہے یہ کہہ رہے تھے خیال لیجانے کا لفظ ہے، انہوں نے بتایا تھا نبی کا خیال لیجانا گدھے کے خیال سے بدتر ہے، میں نے کہا کتاب میں خیال کا نہیں صرف ہمت ہے (ایک بار پھر بریلوی مولوی شور کرنے لگا کہ کہاں ہے صرف ہمت دکھاؤ، تو مناظر اہلسنت نے ان کی کتاب دکھاتے ہوئے پوچھا) یہ اصل نسخہ ہے؟ اصل میں ہے صرف ہمت اور اصل فارسی میں ہے یہ کتاب، آپ نے تو یہ ترجمہ لے رکھا ہے، اصل میں کیا ہے؟ (جب بریلوی مناظر بیچ میں شور کرنے لگا تو مناظر اہلسنت نے لوگوں سے کہا کہ انہیں چپ کراؤ) پہلی بات تو یہ کتاب جو یہ دکھا رہے ہیں یہ کتاب اصل نہیں ہے ٹرانسلیٹ ہے، اصل کتاب جو ہے اس میں صرف ہمت ہے، میں چیلنج کر رہا ہوں اگر نہیں ہوا تو میں اپنی شکست لکھ کر دیدوں گا، آپ کہیں سے ٹرانسلیٹ انگریزی میں لے آؤ اور ہمیں کہیں اس میں فارسی کا لفظ دکھاؤ، ارے اردو میں تو اردو کا آئے گا بھئی، (کچھ بریلوی بیچ میں بولنے لگے تو مناظر اہلسنت نے انہیں روکنے کی کوشش کی) پہلی بات اس میں خیال کا لفظ نہیں ہے یہ بات تو ثابت ہوگئی، دوسری بات میں نے پچھلے ٹرم میں انہیں کیا کہا تھا آپ نے بھی سنا کہ اگر یہ گستاخی ہے مفتی صاحب آپ ہاں نا میں جواب دو، یہ گستاخی ہے؟ یہ گستاخی ہے؟ یہ گستاخی ہے؟ (بریلوی مناظر فالتو کی بکواس کرنے لگا لیکن ہاں یا نا میں جواب نہیں دے سکا) میں نے یہ کہا کہ دیکھو یہ بات کفر ہے یا نہیں؟ میں نے پہلے کہا تھا کہ احمد رضا خان نے اس کے مصنف کو جس نے یہ بات لکھی ہے اسے مسلمان کہا ہے اور دوسروں کو بھی کہا ہے اسے کافر نہیں کہنا، یہ کیا کہہ رہے ہیں کہ احمد رضا خان کے سامنے یہ بات آئی کہ انہوں نے توبہ کر لی، ابھی کہا انہوں نے آپ کے سامنے؟ (لوگوں نے جواب دیا ہاں کہا ہے) میں مفتی صاحب سے کہتا ہوں یہ بات کس کتاب میں ہے کہ احمد رضا نے کہیں لکھا ہو کہ مولانا اسمٰعیل شہیدؒ

نے توبہ کرلی، کسی کتاب میں بھی آپ قیامت کی صبح تک احمد رضا خان کی کتاب میں دکھاؤ (بریلوی مناظر فتاوی رشیدیہ دکھانے لگا) فتاوی رشیدیہ احمد رضا کی نہیں ہے، دکھاؤ، دکھاؤ دکھاؤ، دکھاؤ دکھاؤ کیوں نہیں دکھاتے، اب دیکھو یہ کتنے جھوٹ پہ جھوٹ بولتے جارہے ہیں؟ دوسری بات، میں نے کیا کہا کہ احمد رضا خان جو ہے انہوں نے یہ کہا ہے کہ یہ، انہوں نے ابھی کیا کہا کہ یہ بات کفر ہے؛ لیکن یہ آدمی کافر نہیں، ابھی کہا نا آپ نے یہی بات؟ اس عبارت کو انہوں نے کفر کہا جبکہ احمد رضا خان کے لڑکے نے لکھا ہے کہ اسمعیل دہلوی کی عبارت میں اسلام کا احتمال ہے الملفوظ حصہ اول صفحہ ۱۰۰، یعنی آپ کے احمد رضا خان کا لڑکا لکھتا ہے کہ اس عبارت کے اندر، دکھاؤ الملفوظ صفحہ نمبر ۱۰۰ اس عبارت کے اندر اسلام کا احتمال موجود ہے، تو جب آپ کے گھر کے لوگ کہہ رہے ہیں احمد رضا خان کا لڑکا کہہ رہا ہے کہ اس عبارت میں اسلام کے معنی موجود ہیں آپ غلط معنی لے رہے ہیں، پھر بھی آپ زبردستی کررہے ہیں، نہیں ہم تو اسے ہی پیش کریں گے، اس کا لکھنے والا آپ کے نزدیک مسلمان، یہ جو عبارت آپ پیش کررہے ہیں اس کے معنی اسلامی آپ کے گھر سے، دوسری بات جو ہے۔

مناظرہ ختم

یہاں پہنچ کر حاضرین نے مناظر اہلسنت سے کہا کہ جی بس اب ہوگیا، ہم سمجھ گئے، بس اب آپ بیٹھ جاؤ مناظرہ ختم ہوگیا، مناظر اہلسنت نے کہا کہ ٹھیک ہے میں بیٹھتا ہوں؛ لیکن اب آپ انہیں بھی نہیں بولنے دیں گے، حاضرین نے کہا آپ بیٹھ جائیں اب ہم کسی کو نہیں بولنے دیں گے، یہ سن کر مناظر اہلسنت بیٹھ گئے اور گاؤں کے ہی ایک معزز فرد اللہ دتہ (جو بریلوی ہیں) نے کھڑے ہوکر اپنی دیہاتی زبان میں اصول شکنی پر اپنے مولویوں کو اچھی خاصی پھٹکار لگائی اور کہا یہ کون سا طریقہ ہے کہ ایک طرف تو (اہلسنت کی طرف) دس آدمی بیٹھے ہیں اور دوسری طرف (بریلویوں کی طرف) پچیس تیس آدمی بیٹھے ہیں، حاضرین نے فیصلہ کردیا کہ اب مناظرہ ختم کیا جائے؛ لیکن دوسری جانب بریلوی مناظر نے ایک بار پھر لوگوں کے منع کرنے کے باوجود مائک ہاتھ میں اٹھا کر توبہ کرو توبہ کرو چلانا شروع کردیا، لوگوں نے اسے سمجھایا کہ مفتی صاحب مناظرہ ختم ہوگیا اب بیٹھ جاؤ؛ لیکن وہ بیٹھنے کے بجائے اور شور کرنے لگے، لوگوں نے بار بار سمجھایا؛ لیکن سمجھانے کا الٹا اثر ہوا اور بریلوی مناظر مسلسل چیختا رہا کہ توبہ کرو، کافی دیر تک جب لوگوں کے سمجھانے کے باوجود وہ خاموش نہیں ہوا تو سردار گڈھ کے مقامی بریلویوں نے اسے دھمکایا وہ پھر بھی نہیں مانا، دراصل

اس کا مقصد یہ تھا کہ اب مناظرہ تو ختم ہو گیا اس لیے پبلک کو مشتعل کر دیا جائے تا کہ پبلک دیوبندی علماء کے ساتھ دست درازی کرے اور مناظرے میں ہوئی بریلوی مولویوں کی خفت کچھ کم ہو، چونکہ حاضرین میں اکثریت بریلویوں کی تھی اس لیے ان کے معزز لوگوں نے شروع میں تو بہت ادب سے اپنے مناظر کو سمجھایا کہ مفتی صاحب باہر پبلک جمع ہے آپ اس طرح کی باتیں نہ کرو جھگڑا ہو جائے گا؛ لیکن جب مسلسل سمجھانے کے باوجود بریلوی مناظر نہیں مانا اور اس ضد پر اڑ کر بیٹھ گیا کہ میں اس وقت تک مائک نہیں چھوڑوں گا جب تک آپ ان سے توبہ نہیں کرا لیتے اور مائک میں چلانا شروع کر دیا تو گاؤں کے لوگوں نے یہ محسوس کرنے کے بعد کہ یہ آدمی اب جھگڑا کرا کے ہی رہے گا، مفتی اسحاق کو خوب بری طرح ڈانٹا اور مناظرہ گاہ سے باہر نکلنے کو کہا لیکن یہ مفتی اپنی شرم وحیاء نیلام کر کے اپنے ہی لوگوں کی ڈانٹ ڈپٹ کھاتا رہا اور برابر ضد پر اڑا رہا کہ میں اس وقت تک باہر نہیں جاؤں گا جب تک لوگ ان سے توبہ نہیں کرا لیتے، سردار گڈھ کے لوگ بیچارے عالم ہونے کی حیثیت سے مفتی اسحاق کی تھوڑی بہت شرم کر رہے تھے اور یہ حضرت تھے کہ ماننے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، جب لوگوں نے دیکھا کہ ڈانٹ ڈپٹ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے تو لوگوں نے باہر مجمع میں موجود پولیس اہلکاروں کو اندر بلا کر مفتی اسحاق کو باہر نکالنے کا حکم دیا ، چنانچہ پولیس داروغہ نے اندر آ کر مفتی صاحب کو فوراً باہر نکلنے کا حکم دیا اور حکم نہ ماننے کی صورت میں کاروائی کی دھمکی دی، اب مفتی صاحب کی عقل ٹھکانے لگی اور انہیں اچھی طرح سمجھ میں آ گیا کہ سردار گڈھ کے تمام ذمہ دار لوگ ان کے خلاف ہو چکے ہیں اور کوئی بھی ان کا ساتھ دینے کو تیار نہیں؛ بلکہ جن لوگوں کو وہ اپنا سمجھ رہے تھے اب وہی انہیں برسرِ عام دھمکا رہے تھے، مفتی صاحب کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب یہاں سے خاموشی کے ساتھ نکلنے میں ہی عافیت ہے اس لیے لوگوں سے کہنے لگے کہ ٹھیک ہے میں نکلنے کو تیار ہوں؛ لیکن پہلے انہیں (اہلسنت علماء کو) نکالو، چند لوگ اہلسنت علماء کے پاس آئے اور نہایت لجاجت سے کہنے لگے کہ مفتی صاحب یہ تو نہیں مانتا آپ ہی پہلے باہر چلے جاؤ، دراصل یہ شرط بھی بریلوی مناظر کی چالاکی اور مکاری تھی، وہ یہ چاہتا تھا کہ دیوبندی مناظرین مناظرہ گاہ سے باہر جائیں اور پیچھے میں اعلان کر دوں کہ دیکھو ہم مناظرہ گاہ میں موجود ہیں اور دیوبندی بھاگ گئے، عوام تو اس کی اس مکاری کو نہیں سمجھ سکے؛ لیکن بحمد اللہ مناظر اہلسنت سمجھ گئے اور لوگوں کو بڑا ہی حکیمانہ جواب دیا کہ دیکھئے حضرات ہم کسی طرح کا کوئی جھگڑا فساد نہیں چاہتے اور ہم آپ کا حکم بخوشی مان لیتے؛ لیکن ہماری مجبوری یہ ہے کہ ہمارے پاس کتابوں کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اس لیے کتابوں کو سمیٹنے اور پھر انہیں پیک کرنے میں ہمیں کافی وقت لگے گا جبکہ

بریلوی مناظر کے پاس چند کتابیں ہیں انہیں ایک آدمی ہاتھ میں اٹھالے گا اس لیے ہمارا یہاں رکنا مجبوری ہے اور بریلوی مناظر کا رکنا ضد اور ہٹ دھرمی ہے، مناظر اہلسنت کی یہ معقول اور نہایت حکیمانہ بات لوگوں کو بہت اچھی طرح سمجھ میں آگئی اس لیے اب سارے لوگ واپس مفتی اسحاق پر ٹوٹ پڑے اور اسے باہر نکلنے کے لیے مجبور کرنے لگے، جب مفتی اسحاق نے دیکھا کہ یہ داؤں بھی الٹا پڑ گیا، لوگ اور زیادہ بھڑک گئے اور مناظرہ گاہ سے نکلنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچا تو کہنے لگا ٹھیک ہے ہم نکل جائیں گے؛ لیکن پہلے صلوۃ وسلام پڑھیں گے یہ کہہ کر اپنے تمام مولویوں کے ساتھ احمد رضا والا سلام پڑھنا شروع کر دیا، لوگ یہ دیکھ کر خاموش ہو گئے اور ان کے سلام ختم ہونے کا انتظار کرنے لگے، دراصل یہ سلام بھی مناظرہ گاہ سے نہ نکلنے کا ایک بہانہ تھا، لوگ انتظار میں تھے کہ سلام ختم ہو اور ہم انہیں باہر کریں؛ لیکن ان لوگوں نے ایک بار ختم کرنے کے بعد دوبارہ شروع کر دیا، کافی دیر کے بعد جب سلام ختم کیا تو لوگوں نے فوراً باہر نکلنے کو کہا؛ لیکن انہوں نے دعا شروع کر دی اور دعا بھی معمول سے کافی لمبی کھینچ دی، دعا ختم ہوتے ہی لوگوں نے باہر نکالنے کی کوشش کی تو کہنے لگے ابھی رکو پہلے ہم فاتحہ لگائیں گے، جیسے ہی یہ بات کہی لوگ بھڑک گئے، صبر کے پیمانے تو لوگوں کے پہلے ہی لبریز ہو چکے تھے اس لئے اب لوگوں نے پہلے تو انہیں زبردست پھٹکار لگائی اور پھر سب کو باہر نکالنا شروع کر دیا، جو خوشی سے نکلا اسے خوشی سے اور جو خوشی سے نہیں نکلا اسے دھکے دیکر باہر نکال دیا، اور یوں مفتی اسحاق کی ساری اکڑ نکل گئی، شاید اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا ہوگا کہ سردار گڈھ کے جس میدان کو اس نے اپنے لیے ناقابل تسخیر سمجھا تھا اسی میدان میں اسے ذلیل ورسوا کر کے نکالا جائیگا۔ شاید یہاں سے نکلنے کے بعد مفتی اسحاق اس مصرعہ کا ورد کر رہا ہو کہ

ع بڑے بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

اُدھر مفتی اسحاق اور ان کے لوگوں میں یہ دلچسپ کشمکش جاری تھی اور اِدھر مناظر اہلسنت اپنے ساتھی علماء کے ساتھ نہایت ہی پروقار وفاتحانہ انداز میں شاداں وفرحاں اپنی نشست پر براجماں تھے اور ان کے ساتھی کتابیں پیک کر رہے تھے، جب مفتی اسحاق کو اس کے تمام ساتھیوں کے ساتھ باہر نکال دیا گیا تو مناظر اہلسنت نے اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنے ساتھیوں کو بھی وہاں سے چلنے کے لیے کہا، بعض ساتھیوں نے اندیشہ ظاہر کیا کہ باہر بریلویوں کا ہجوم موجود ہے اس حالت میں اہلسنت مناظرین کا باہر نکلنا خطرے سے خالی نہیں؛ لیکن مناظر اہلسنت نے نہایت سکون واطمینان کے ساتھ جواب دیا کہ چلو کوئی خوف نہیں اللہ ہمارے ساتھ ہے اور جس خدا نے اندر والے بریلویوں کی حالت بدلی وہی باہر والوں کی بھی بدلے گا،

چنانچہ یہ کہتے ہوئے مناظر اہلسنت اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب مناظرہ گاہ میں موجود سردار گڈھ کے معزز لوگوں نے مناظرین اہلسنت کو باہر نکلتے دیکھا تو روکا اور کہا ٹھہریئے، باہر جاہل عوام کی بھیڑ اکھٹی ہے آپ تنہا نہ جائیں ہم آپ کو پہنچا کر آئیں گے اور تمام لوگوں نے ہمارے ارد گرد حصار بنا لیا اور اسی حصار میں باہر بھیڑ کے درمیان سے ہمیں نکال کر لے گئے، الحمدللہ کسی کی شرارت کی ہمت نہیں ہوئی اور ہم بڑے پرسکون انداز میں اپنی قیام گاہ پہنچ گئے۔

سردار گڈھ کے اہلسنت میں جشن کا ماحول

سردار گڈھ کے وہ تبلیغی احباب جو ابھی تک کسی شمار اور قطار میں نہیں تھے اور آئے دن بریلویوں کے عتاب کا شکار بنتے تھے اب نہایت جوش اور ولولے میں تھے اور بڑی خود اعتمادی وحوصلے کے ساتھ بریلویوں کی شکست وہزیمت کے تذکرے کر رہے تھے، مناظرہ گاہ سے قیام گاہ واپس آنے کے بعد اولاً مفتی عمیر قاسمی صاحب نے عوام اہلسنت کو نصیحت فرمائی اور دو رکعت نماز شکرانہ پڑھنے کی ترغیب دی اس کے بعد مناظر اہلسنت نے مختصر انداز میں مقامی لوگوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اللہ کا شکر ادا کیا اور ساتھ ہی اس فتح کو سردار شہر کے ان اکابرین علماء (حضرت مفتی شکیل صاحب، حضرت مولانا ایوب صاحب، حضرت مولانا عارف حسین صاحب، حضرت مولانا ابوالکلام صاحب، زید مجدہم وشرفہم) کی طرف منسوب کیا جو جان جوکھم میں ڈال کر نصرتِ حق کی خاطر بغیر کسی مطالبے کے ازخود ہی یہاں تشریف لے آئے تھے اور مستقل دعاء ووظائف میں مشغول تھے۔ اللہ ان حضرات کو بہترین بدل عطا فرمائے اور انکے سایۂ عاطفت کو سلامتی کے ساتھ باقی رکھے۔ آمین

سردار گڈھ کے اہلسنت فتح کی خوشی میں پھولے نہیں سما رہے تھے اور رات گئے تک مسلسل مناظرے کے تذکرے کر کے بریلویت کا مذاق اڑا رہے تھے جبکہ اپنے مسلک کی حقانیت پر خدا کا شکر ادا کر رہے تھے۔ فالحمد للہ علی ذلك

جشن فتح کی اس مجلس سے فراغت کے بعد سردار شہر کے اکابرین تو روانہ ہو گئے جبکہ مناظر اہلسنت، مفتی عمیر قاسمی صاحب اور حافظ نشاط صاحب وہیں آرام کے لیے لیٹ گئے۔

مناظرۂ سردارگڈھ کے اثرات

ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی

سردارگڈھ واطراف کے اہم ذمہ دارحضرات سےفون کے ذریعہ مناظرے کے بعد کی صورتحال معلوم کی توانہوں نے بتایا کہ اس مناظرے سے صرف ایک گاؤں نہیں پورے علاقے میں دیوبندیت کا رعب طاری ہوگیا ہےاورمسلک دیوبند سے وابستہ لوگ پہلے ضعفاء ومستضعفین تھےاب ہرطرف سینہ تان کر چل رہے ہیں جبکہ بریلویوں کے وہ شریر لوگ جو بات بات پر ہمارے لوگوں کو پریشان کرتے ، گستاخیوں کے الزامات دیتے اور بلاوجہ مناظروں کی دھونس جماتے وہ اب نہ صرف خاموش ہیں بلکہ ہمارے ساتھیوں کوسامنے آتے دیکھ کرراستے بدل رہے ہیں،

سردارگڈھ کی جامع مسجد میں دیوبندی خیال کا مؤذن تھا جسے پریشان کرکے بریلویوں نے برطرف کردیا تھا بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مسجد میں نماز کے لئے آنے والے دیوبندی حضرات کوبھی مسجد میں نماز کی ممانعت کردی تھی، تبلیغی جماعت کا داخلہ تو پہلے سے ہی ممنوع تھا،لیکن مناظرے کا یہ اثر ہوا کہ جس رات مناظرہ ہوااس کی اگلی ہی صبح جامع مسجد کے ذمہ دارحاجی شمعون (جو بریلوی خیال کے ہیں اور جوامام فساد کی جڑ بنااس کولیکرآنے والے بھی یہی ہیں) گاؤں کے ایک اورمعزز آدمی کے ساتھ بھائی نوراحمد اور دیگر دیوبندی ساتھیوں کے پاس آئے اورگاؤں کے تمام اہلسنت دیوبندی حضرات کومسجد میں آنے کی دعوت دی، ساتھ ہی برطرف کئے گئے دیوبندی مؤذن حافظ نثارصاحب کونہ صرف بحال کردیا بلکہ تنخواہ بھی جاری کردی اورجن حضرات کوگستاخیوں کے الزام دیکر مسجد سے روک دیا تھاانہیں نہ صرف مسجد میں آنے کی دعوت دی بلکہ تبلیغی جماعت کوبھی مسجد میں لانے کی اجازت دیدی اورساتھ میں یہ بھی کہدیا کہ اگرآپ اورآپ کی جماعت مسجد میں موجود ہمارے بریلوی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا چاہے تواپنی علیحدہ جماعت کرسکتے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلك

پورے علاقہ گنگانگرواطراف کے اہلسنّت دیوبندیوں میں خوشی کی لہرہےاور بریلویوں کے یہاں ماتم چھایا ہواہے، عام حالات اور بالخصوص مناظروں کے موقعوں پرجھوٹ واتہام کے طوفان کھڑے کرنے والےاورمناظروں سے پہلے ہی فتح مبین کے پوسٹرآویزاں کردینے والے بریلوی اس بارا تنے مرعوب ہیں کہ زبان کھولنےکوتیارنہیں، گویاپوری بریلویت پرسکوت مرگ طاری ہے،

یہ تو علاقے کے بریلویوں کی صورتحال ہے البتہ دور دراز کے بعض بریلویوں کی کچھ آوازیں سنائی دی ہیں؛ لیکن وہ بھی اتنے سہمے ہوئے ہیں کہ اپنی فتح کا عنوان دینے کی جراءت نہیں کر پا رہے ہیں بلکہ سرے سے مناظرے کا ہی انکار کر رہے ہیں جبکہ مناظرہ لائیو دکھایا گیا ہزاروں لوگوں نے دیکھا اور لائیو ریکارڈنگ ابھی بھی یوٹیوب پر موجود ہے۔ سچ ہے ؏ بے حیاباش و ہر چہ خواہی کن

جبکہ دیوبندی حضرات اپنی کامیابی پر خدا کا شکرادا کر رہے ہیں، باہم مبارکباد پیش کر رہے ہیں اور مناظرے ویڈیوز یوٹیوب، فیسبک، واٹسپ وغیرہ کے ذریعہ پوری دنیا میں نشر کر رہے ہیں، نیز ہندی و اردو زبان میں تحریری روئیدادیں بھی چھاپ کر لوگوں کے ہاتھوں پہنچا چکے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلك

گنگانگر میں انقلاب آفریں جلسہ:

سردارگڈھ کے جو لوگ مناظرے کے محرک بنے وہ راٹھ برادری سے تعلق رکھتے ہیں، اسی راٹھ برادری کی بڑی تعداد شہر گنگانگر میں قیام پذیر ہے، جن میں اکثریت بریلویوں کی ہے جبکہ ایک تھوڑی تعداد اہلسنت دیوبند سے بھی وابستہ ہے، مناظرۂ سردارگڈھ میں اہلسنت کی فتح و کامرانی اور بریلویوں کی شکست و ہزیمت کی خبریں یہاں بھی گردش میں تھیں؛ بلکہ یہاں کے بعض لوگ مناظرہ کے وقت سردارگڈھ میں بھی موجود تھے، اس لیے مسلک اہلسنت سے تعلق رکھنے والے حضرات نہایت خوشی اور جوش و خروش میں تھے، اور اسی جذبے سے مغلوب ہو کر انہوں نے مناظرے کے ہفتہ بھر بعد بتاریخ ۱۷/ جنوری ۲۰۱۸ء بروز بدھ بعد نماز عشاء گنگانگر میں اپنی برادری کی ایک ایسی مسجد میں ناچیز کا جلسہ رکھ لیا جو مکمل بریلوی حضرات کے زیر انتظام تھی، اس جلسے کے لیے ان حضرات نے خوب محنت کی، خوب پیسہ بہایا اور بڑی محنتوں کے بعد اپنی پوری برادری کو (جن میں ۹۰ فیصد سے زیادہ بدعتی ذہن و خیال کے ہیں) جلسے میں شرکت کے لیے راضی کر لیا؛ بلکہ خدا کی قدرت ایسی ظاہر ہوئی کہ اس پروگرام کے لیے بریلوی حضرات نے خود رضاکارانہ طور پر اپنی خدمتیں دینی شروع کر دیں، مسجد و اطراف کی صفائی کے علاوہ پوری مسجد کو لائٹنگ اور ڈیکوریشن کے ذریعہ سجانے سنوارنے میں بھی بریلوی حضرات ہی پیش پیش تھے؛ لیکن جیسے ہی شہر کے بریلوی پیروں، فقیروں کو اس پروگرام کی اور اس میں ناچیز کی آمد کی اطلاع ہوئی تو سب بے چین ہو گئے، سب نے مل کر میٹنگیں کیں اور پھر بریلوی پیروں کا ایک وفد عین پروگرام کے دن عصر کے بعد اس علاقے میں آدھمکا جہاں پروگرام کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں، اور مقامی لوگوں کے بیان کے مطابق اس وفد میں وہ پیر صاحب بھی تھے جن سے یہ پورا علاقہ بیعت ہے، اور جن سے پوچھے بغیر اس علاقے میں نہ کسی بچے

کا نام رکھا جاتا ہے اور نہ کسی مکان کی بنیاد رکھی جاتی ہے، دراصل اس طرح کے پروگراموں کے بعد ان جاہل پیروں کو علاقے میں اپنی زمین کھسکتی ہوئی نظر آرہی تھی، اور انہیں معلوم تھا کہ آج جو لوگ ہماری جیبیں بھر رہے ہیں دیوبندی علماء کی مدلل و محقق تقریریں سننے کے بعد وہ ہمیں طلاق مغلظہ دیدیں گے، اس لیے ان حضرات نے آتے ہی اپنی کاروائی شروع کردی، جس پیر سے ملاقات کے لیے لوگوں کو بڑی مشکل سے وقت دیا جاتا تھا آج وہ اپنی زمین بچانے کے لیے لوگوں کے گھر گھر جاکر ان کی ذہن سازی کررہا تھا اور کوشش کررہا تھا کہ یہ پروگرام کینسل ہوجائے؛ لیکن اہلسنت عوام نے پہلے ہی اتنی مضبوط وزوردار تیاری کرلی تھی کہ اب پروگرام کو کینسل کروانا ان لوگوں کے لیے ناممکن تھا اس لیے پروگرام کو تو ختم نہیں کرا سکے البتہ اپنی مریدین کو سخت تاکید کرگئے کہ کسی بھی حال میں اہلسنت دیوبندی مناظر عبدالاحد قاسمی کی تقریر نہ سنیں، بہرحال وقت مقررہ پر پروگرام ہوا، مسجد اندر سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی، ساتھیوں نے بتایا کہ باہر کافی دور تک عوام کے بیٹھنے کے لیے انتظامات کئے گئے تھے؛ لیکن عین وقت پر بریلوی پیروں کی محنت کی وجہ سے بریلوی عوام پروگرام سے دور ہوگئے اس لیے اب زیادہ تعداد اہلسنت کی ہے اور بیس تیس فیصد بریلوی حضرات بھی ہیں، ناچیز کا بیان ہوا، موضوع سیرت النبی ﷺ تھا، اسی ذیل میں بریلویوں کے گستاخانہ عقائد علم غیب اور حاظر وناظر بھی زیر بحث آگئے، بحمداللہ تقریر سے کافی فائدہ ہوا اور سامعین نہایت خوش و مطمئن نظر آئے، بہت سے لوگ کہتے سنے گئے کہ آج ہمارے بہت سارے اشکال دور ہوگئے اور بہت سارے سوالات حل ہوگئے۔

مسجد کے باہر بریلویوں کا جمگھٹ:

مسجد اگرچہ بریلویوں کی تھی؛ لیکن اندر زیادہ تعداد اہلسنت کی تھی اور خیال تھا کہ بہت کم تعداد میں بریلویوں نے ہماری تقریر سنی ہے؛ لیکن جیسے ہی پروگرام کے ختم پر ہم لوگ مسجد سے باہر نکلے تو دیکھا کہ مسجد کے باہر راستوں پر کافی دور تک دریاں بچھائی ہوئی ہیں اور جتنے لوگ مسجد کے اندر موجود تھے اس سے کہیں زیادہ لوگ مسجد کے باہر موجود ہیں جبکہ ایک جانب خواتین کی بھی بڑی تعداد جمع ہے اور مسجد کے باہر یہ سب حضرات وخواتین وہی تھے جنہیں پیر صاحب کی جانب سے پروگرام میں شرکت سے روکا گیا تھا، ان حضرات کو اپنے پیر کے حکم کی بھی لاج رکھنی تھی اور ناچیز کی تقریر سننے کا بھی شوق چڑھا ہوا تھا اس لیے انہوں نے یہ ترکیب نکالی کہ تقریر سنی جائے؛ لیکن باہر رہ کر سنی جائے، اس طرح انہوں نے اپنے پیر کی بھی لاج رکھ لی اور تقریر بھی سن لی۔

پروگرام ختم ہونے کے بعد متعدد بریلوی ناچیز کے پاس آئے اور اپنے بہت سے اشکال واعتراض

پیش کئے ناچیز نے جواب دیکر انہیں مطمئن کیا جس سے وہ حضرات بحمد اللہ کافی خوش نظر آئے۔

پروگرام کے اثرات:

ناچیز نے ایک گھنٹہ سے کچھ زیادہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی جس میں بریلویوں کے مشرکانہ عقائد حاضر وناظر اور علم غیب وغیرہ کا بھی عام فہم انداز میں رد کیا اور قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح عقائد بیان کئے، پروگرام ختم ہونے کے بعد علاقے کے لوگوں میں یہ چرچا خوب عام تھی کہ یار ہمیں تو یہ بتایا گیا تھا کہ یہ دیوبندی لوگ نبی کو نہیں مانتے، نبی کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں جبکہ انہوں نے جتنے بہترین انداز میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت بیان کی ایسی تو ہم نے کبھی اپنے علماء سے بھی نہیں سنی، اور انہوں نے جتنی باتیں بتائی سب قرآن وحدیث کی روشنی میں بتائی اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ اچھے ہیں اور اچھی باتیں کرتے ہیں اور ان مفتی صاحب (ناچیز) کو پھر بلائیں گے اپنی مسجد میں اور اب کی بار اور بڑا پروگرام رکھیں گے۔

یہ مسجد جس میں پروگرام ہوا وہ تھی جس میں کبھی تبلیغی جماعت کو ٹھہرنے نہیں دیا گیا؛ لیکن اس پروگرام کی برکت سے مسجد کے ذمہ داران نے بحمد اللہ آئندہ کے لیے اس مسجد میں جماعت ٹھہرانے کی بھی اجازت دیدی اور یوں اللہ نے حق کا راستہ ہموار کردیا اور باطل کو ذلیل ورسوا ہوا۔

ہمارے ساتھیوں نے تو تقریر کی ریکارڈنگ کا کوئی انتظام نہیں کیا تھا؛ البتہ بریلوی مولویوں نے اپنے آدمیوں کے ذریعہ یہ تقریر ریکارڈ کروائی اور اس ریکارڈنگ کو لیکر اگلے روز اس علاقے میں آئے جہاں یہ پروگرام ہوا تھا، اور لوگوں کو جمع کرکے وہ تقریر سنائی اور اس پر اعتراض شروع کردیئے، اہلسنت کے بعض ذمہ داران مثلاً حاجی محرم علی وغیرہ نے انہیں کہا کہ مفتی صاحب (ناچیز) نے جو کچھ بھی بیان کیا قرآن وحدیث کے حوالے سے بیان کیا اور اب آپ ہم سے الجھ رہے ہیں بہتر ہوتا کہ انہیں سے ملاقات کرلیتے اور جو کچھ اعتراض تھے حل کرلیتے اب ان کے جانے کے بعد ہم عام لوگوں سے الجھ کر کیا فائدہ؟ اس دوران کافی نرم گرم گفتگو بھی ہوگئی، بریلوی مولوی یہ چاہتے تھے کہ اہلسنت دیوبندی عوام ہی ان سے بحث کرے اور ان کے اعتراضات کے جواب دے، جبکہ اہلسنت حضرات نے صاف کہہ دیا کہ اگر آپ کو بات کرنی ہے تو علماء سے بات کریں اور اگر آپ کہیں تو ہم پھر سے اپنے مفتی صاحب (ناچیز) کو بلا سکتے ہیں، جب علماء کی بات آئی تو ان حضرات نے وہاں سے کھسکنے میں ہی عافیت سمجھی اور کہہ کر چلے گئے کہ جس دن ہم اپنے بڑے مناظرین کو بلائیں گے اس دن آپ کو اطلاع کردیں گے آپ بھی اپنے مناظر کو بلالینا، یہ ان حضرات کی محض گیدڑ بھبھکی تھی کہ۔ نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے گی۔

مقامی لوگوں کے بیان کے مطابق علاقے کے تبلیغی ذمہ داران بالخصوص حضرت مولانا چراغ الدین صاحب مدظلہ امیر تبلیغ صوبہ راجستھان وحضرت مولانا عبدالستار صاحب مدظلہ رکن مرکز نظام الدین (یہ دونوں بزرگ اسی علاقے سے تعلق رکھتے ہیں) بھی بہت خوش ہیں اور ناچیز کو دعاؤں سے نواز رہے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مناظروں کی حقیقت وافادیت

ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی

قارئین کرام: مناظرے کے صبر آزما اور ہمت شکن میدان میں اپنے اعصاب پر قابو رکھ کر دلجمعی، استحضار علمی اور حاضر جوابی کے ساتھ مسلک حقہ کی ترجمانی اور باطل عقائد ونظریات کی بیخ کنی بڑے الوالعزم اور فولادی جگر رکھنے والے حضرات کا کام ہے، یہ وہ میدان ہے جہاں منبر خطابت اور تذکیر ووعظ کی طرح ہر قسم کی گری پڑی، رطب و یابس اور بے صفحہ کی باتیں نہیں چلتی؛ بلکہ زبان سے نکلنے والے ہر جملے کے ثبوت میں دلائل وبراہین اور حوالہ جات کے انبار لگانے پڑتے ہیں، اس میدان میں نزاکت طبعی اور لطافت مزاجی کی بالکل گنجائش نہیں یہاں سخت اعصاب والے جواں ہمت مردوں کی طوطی بولتی ہے، یہ خشک طبع صوفیوں اور صلح کلی زاہدوں کا میدان نہیں؛ بلکہ یہ بصیرت وبصارت کے ساتھ، ملامت گروں سے بے پرواہ، مداہنت پسندوں سے متنفر، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی احساس ذمہ داری سے مغلوب طبیعتوں کی ڈگر ہے، یہاں علم کی چند کلیوں پر قناعت کرجانے والوں اور چند کتابوں پر مطمئن ہوکر بیٹھ جانے والوں کی کوئی جگہ نہیں؛ بلکہ یہاں علم کے بھوکے، تحقیقات کے پیاسے، کتابوں کے حریص، صفحات کو کھا جانے والے اور حواشی وبین السطور کو چاٹ جانے والے بہادروں کے پرچم لہراتے ہیں، یہاں عام مصنفین اور واعظین کی طرح حوالوں کے سرقے نہیں چلتے؛ بلکہ پیشانی کی آنکھوں سے سیاق وسباق دیکھ کر ہی قرار آتا ہے، یہ میدان امام ابوحنیفہؒ، ابوالحسن اشعری، ابوحامد غزالی، فخر رازی، ابن تیمیہ، شاہ ولی اللہ، شاہ شہیدؒ، قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی، محمود الحسن دیوبندی، خلیل احمد سہارنپوری، انور شاہ کشمیری، مرتضی حسن چاندپوری، منظور نعمانی، امین اوکاڑوی، طاہر حسین گیاوی جیسے الوالعزم، جرأت وحوصلوں کے کوہ گراں، علم وفضل کے نیر تاباں، اسلام دشمن طاقتوں کے لیے شمشیر براں، عظیم ہستیوں کا ہے۔ اس لیے

سنبھل کر پاؤں رکھئے گا میکدے میں صاحب
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

بعض لوگوں کو مناظرے کے نام سے ہی خدا واسطے کا بیر ہے جبکہ مناظرہ کا حکم قرآن میں موجود ہے، ارشاد باری ہے "وَجَادِلۡهُمۡ بِالَّتِیۡ هِیَ اَحۡسَنُ۔ الآیۃ۔

قرآن پاک میں سیدنا ابراہیم اور موسیٰ علیہم السلام کے مناظروں کا بیان موجود ہے، خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے مناظرہ کیا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خوارج سے مناظرہ کیا، امام اعظم ابوحنیفہ، امام احمد بن حنبل، امام شافعی، امام ابویوسف، امام محمد، امام ذہلی، امام طحاوی، امام ابوالحسن اشعری، امام ابومنصور ماتریدی، مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ، شاہ عبدالعزیز اور شاہ اسماعیل شہید رحمہم اللہ جیسے اکابر و اساطین کے ہزارہا مناظرے تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں۔

ہم جن اکابر کے نام لیوا ہیں انہوں نے ضرورت پڑنے پر کبھی مناظروں سے دریغ نہیں کیا، قاسم العلوم حضرت نانوتوی اور ان کے شاگرد رشید شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہما اللہ نے تقریباً تمام ہی فرقوں سے مناظرے کئے اور بار بار کئے، اقدامی بھی کئے دفاعی بھی کئے، تقریری بھی کئے اور تحریری بھی کئے، (ملاحظہ ہو "سوانح قاسمی" وغیرہ) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ نے خود تو مناظرہ نہیں کیا؛ لیکن اپنی سرپرستی میں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ سے بھاولپور کا مشہور و تاریخی مناظرہ کروایا، (ملاحظہ ہو "تقدیس الوکیل") حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ بذات خود احمد رضا خان سے مناظرے کے لیے تیار ہو گئے تھے، (ملاحظہ ہو، "رسائل چاندپوری") علامہ انور شاہ کشمیری، علامہ شبیر احمد عثمانی، مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری رحمہم اللہ بریلویوں کے چیلنج پر خورجہ بلند شہر مناظرہ کرنے پہنچ گئے تھے۔ (ملاحظہ ہو "قاصمۃ الظہر فی بلند شہر")

حیرت کی بات ہے ان حضرات کو مناظروں میں نہ تو کوئی عار محسوس نہیں ہوئی نہ امت کا نقصان نظر آیا؛ لیکن آج کل ایسے جدید محققین نے جنم لے لیا ہے جنہیں سارے جہان کی خرابیاں صرف مناظروں اور مناظرین میں نظر آتی ہیں جبکہ علمائے حق میں مناظروں کا ذوق رکھنے والے حضرات کی تعداد ایک فیصد بھی نہیں ہے۔

جو لوگ حالات کی خرابی کا بہانہ کرتے ہیں انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارے اکابرین نے اس وقت بھی مناظروں سے دریغ نہیں کیا جب ان کے سر پر انگریزی حکومت مسلط تھی اور حالات آج کے بنسبت بدرجہا خراب تھے۔

مناظرہ تبلیغ کا ہی ایک فرد ہے اور ضرورت کے وقت فرض کفایہ ہے، ہاں بلا ضرورت اور محض شہرت طلبی یا کسی غلط مقصد و نیت کے ساتھ ناجائز و حرام ہے؛ لیکن اس میں مناظرے کی کوئی تخصیص نہیں جو بھی کام غلط مقصد و غلط نیت کے ساتھ کیا جائے چاہے تقریر و خطابت ہو یا دعوت و تبلیغ سب کا یہی حکم ہے۔

بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ ہم لوگ یوں ہی فارغ اور بیکار بیٹھے ہیں؛ اس لیے مناظروں کے چکر

میں پڑے رہتے ہیں، ایسے ساتھیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ بخدا ہم لوگ حتی الامکان مناظروں سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے لوگوں کو بھی ممکن حد تک اہل باطل کی فضولیات سے دور رہنے کی ہی تلقین کرتے ہیں؛ لیکن جب اہل باطل کی جانب سے حد پار کردی جائے اور پانی سر سے اوپر چلا جائے اور مناظرہ نہ ہونے کی صورت میں اپنے ساتھیوں کے شک وشبہ میں پڑ جانے کا خطرہ پیدا ہوجائے تو پھر ہم مناظرے کو فرض کفایہ سمجھتے ہیں۔

ہمیں دنیاوی مفاد کی طلب نہیں اور اگر ہو بھی تو ملتا نہیں؛ کیونکہ ہمارے یہاں دینی پروگراموں کے عوض لین دین کا رواج نا کے برابر ہے، ہمارے میزبان ساتھی اگر سفرخرچ بھی پورا دیدیں تو غنیمت ہے، اور اگر نہ دیں تو مانگنے کی جرأت ہمارے بس سے باہر ہے، ناچیز کی صورتحال تو یہ ہے کہ جب بھی مناظروں کا معاملہ پیش آیا ہے ہمیشہ قرضے لیکر ہی اس کے اخراجات کی ادائیگی ممکن ہوسکی ہے؛ کیونکہ مناظروں کے لیے کتابوں کی فراہمی نہایت کثیر المصارف مسئلہ ہے اور کتابوں کے بغیر مناظرے کا تصور ہی ناممکن ہے، ہر بارنئی نئی باتیں نئے نئے اعتراضات پیش آتے ہیں جن کے لیے ہر بارنئی نئی کتابیں درکار ہوتی ہیں، اور یہ میدان تو ایسا ہے کہ اس میں کتابیں جتنی زیادہ ہوں اتنی ہی کم معلوم ہوتی ہیں، بعض کتابیں تو ہمیں ایسی حاصل کرنی پڑتی ہیں کہ ان کی اصل قیمت تو بہت کم ہوتی ہے؛ لیکن ان کی افادیت اور کم یابی کی وجہ سے ہمیں دس سے بیس گنا بلکہ بسا اوقات پچاس اور سو گنا تک قیمت چکانی پڑتی ہے، جو حضرات اس میدان سے وابستہ ہیں وہ بخوبی واقف ہیں۔

ہاں! ایک بہت بڑی وبا جو اس میدان میں کام کرنے والوں میں پیدا ہوجاتی ہے وہ عجب، خود پسندی اور شہرت طلبی ہے، ہم اپنے آپ کو ان برائیوں سے مبراء تو نہیں سمجھتے؛ لیکن وقتاً فوقتاً اللہ کی بارگاہ میں استغفار کرتے رہتے ہیں۔

اللہ ہمارے گناہوں کو معاف فرمائے اور بصیرت و بصارت کے ساتھ خلوص نیت سے احقاق حق و ابطال باطل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

اَللّٰهُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقّاً وَّ ارْزُقْنَا اتِّبَاعَه، وَ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّ ارْزُقْنَا اجْتِنَابَه

مولوی احمد رضا خان بریلوی کی گستاخیاں

ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی

بریلوی حضرات علمائے اہلسنت علمائے دیوبند کی بعض عبارات پر اعتراض کرتے ہیں اور زبردستی ان عبارات سے کفریہ مطلب کشید کرکے اکابرین علمائے دیوبند پر کفر و گستاخی کے فتوے ٹھونکتے ہیں حالانکہ علماء اہلسنت ہزاروں مرتبہ اپنی تقریروں اور تحریروں میں ان عبارات کے صحیح معانی و مفاہیم بیان کرکے بریلویوں کے غلط وکفریہ معانی سے علی الاعلان برأت وتحاشی کا اظہار کر چکے ہیں، لیکن بریلوی ہیں کہ اپنی احمقانہ ضد وہٹ دھرمی سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں، نہ صاحبِ عبارات کے بیان کردہ مطلب کو مانتے ہیں اور نہ دوسرے اہل علم حضرات کے۔ اور مسلسل یہ باور کرانے میں مشغول ہیں کہ علمائے دیوبند کی عبارات کا جو مطلب ہم نے نکالا اور سمجھا وہی آخری ہے، اب صاحبِ عبارات یا کوئی اور ان عبارات کا کیسا بھی اور کچھ بھی مطلب بتائیں ہمیں بالکل قبول ومنظور نہیں۔

اگر ان کی یہی ضد اور ہٹ ہے اور انہیں یہی جاہلانہ اصول پسند ہے کہ ہر حال میں اپنے بیان کردہ مطلب ومفہوم پر ہی اڑے رہنا ہے اور صاحب عبارات کی بالکل کوئی تاویل نہیں سننی ہے، تو پھر ٹھیک ہے۔ چشمِ ماروشن دلِ ماشاد۔ اب بریلویوں کے اسی محبوب و پسندیدہ اصول کی روشنی میں ہم بھی بریلویوں کے گھر سے ان کے اعلیٰ حضرت کی کفریہ اور گستاخانہ عبارات پیش کرتے ہیں اور ان سے درخواست کرتے ہیں کہ اب اپنے اعلیٰ حضرت کی عبارات میں بالکل بھی کسی طرح کی تاویل کی زحمت نہ فرمائیں، اب جو بھی مطلب ہم سمجھیں وہی آخری ہوگا اور اب آپ کے اسی اصول کی روشنی میں ہم ثابت کردیں گے کہ احمد رضا خان اللہ رب العزت کے، جناب رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، قرآن مجید کے اور صحابہ واولیاء کرام کے بدترین گستاخ ہیں۔

بدنہ بولے کوئی زیر گردوں گر میری سنے ☆ یہ ہے گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

گستاخی نمبر ۱:

بریلویوں کا اعلیٰ حضرت احمد رضا اللہ رب العزت کی شان میں نہایت غلیظ اور گندی وگھناؤنی گالیاں بکتے ہوئے لکھتا ہے۔

”اس کا (خدا کا) سچا ہونا کچھ ضرور نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا ہے،۔۔۔نہ اس کی کتاب قابل استناد نہ اس کا

دین لائق اعتماد۔۔۔(اس کا) بہکنا بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا، ظالم ہونا حتیٰ کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہے، کھانا، پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا،۔۔۔عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اس کی شان کے خلاف نہیں، وہ کھانے کا منہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردمی اور زنی کی دونوں علامتیں (ذکر وفرج) بالفعل رکھتا ہے" الخ۔(فتاوی رضویہ جلد ا ص ۷۴۵)

نعوذ باللہ ثم نعوذباللہ ۔خدائے پاک کے بارے میں ایسی بکواس اور بے حیائی بھری زبان کہ الامان والحفیظ۔اگر ہمیں بریلویوں کی حقیقت لوگوں کو دکھانی مقصود نہ ہوتی تو خدا کی قسم کبھی بھی اس قسم کے گندے و بے شرمی بھرے کلام کو ہم نقل نہیں کرتے، یہ تو ہم نے صرف نمونہ نقل کیا ہے ورنہ فتاوی رضویہ کے اس صفحہ پر احمد رضا نے اللہ تبارک وتعالی کو ۶۱ ننگی وگندی گالیاں بکی ہیں۔

قارئین خود فیصلہ کرلیں کہ کیا خدا کو اس قسم کی گندی گالیاں بکنے کا والا مسلمان ہوسکتا ہے؟ ادنی سے ادنی مسلمان بھی یہی کہے گا کہ نہیں ہرگز نہیں۔لیکن بریلویوں کی جرأت دیکھئے کہ ایسے گستاخ انسان کو نہ صرف مسلمان بلکہ اپنا اعلی حضرت بنا رکھا ہے۔

اذا کان الغراب دلیل قوم ☆ سیھدیھم الی طریق الھالکین

گستاخی نمبر ۲:

احمد رضا نے اپنے ملفوظات میں ایک واقعہ بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ" ایک آدمی یا جنید یا جنید کہتے ہوئے دریا پار کررہا تھا جب دریا کے بیچ میں پہنچا تو شیطان نے اس کے دل میں وسوسہ ڈالا کہ یا جنید نہیں یا اللہ کہہ، جیسے ہی اس نے یا اللہ کہا ڈوبنے لگا پھر دوبارہ یا جنید کہہ کر ہی دریا پار کیا" (ملفوظ حصہ اول صفحہ ۹۴)

اس واقعہ میں احمد رضا نے یہ تائثر دینے کی کوشش کی ہے کہ اللہ کی جانب دل کا متوجہ ہوجانا شیطانی وسوسہ ہے اس لیے دل کو اللہ کی جانب بالکل متوجہ نہ ہونے دو۔**نعوذباللہ**

دوسرا تائثر یہ دیا کہ جب تک وہ آدمی ایک بزرگ کو پکارتا رہا تب تک دریا پار کرتا رہا اور جیسے ہی اللہ کو پکارا ڈوبنے لگا، یعنی اللہ کو پکارنے سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ جو اللہ کو پکارے گا وہ نقصان اٹھائیگا۔ **نعوذباللہ من ذلك**۔یہ سراسر کفر و گستاخی ہے

گستاخی نمبر ۳:

احمد رضا لکھتا ہے۔

خدا سے لیں لڑائی وہ ہے معطی ☆ نبی قاسم ہے تو موصل ہے یا غوث

(حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۱۲)

اس شعر میں احمد رضا نے یہ تأثر دیا ہے کہ غوث پاک اللہ سے لڑائی کر کے لے لیتے ہیں، یعنی اگر خدا کسی کو کوئی چیز نہ دینا چاہے تو بزرگان دین لڑ کر زبردستی بھی اللہ سے وہ چیز لے سکتے ہیں۔ **نعوذ باللہ**۔ یہ سراسر کفر و گستاخی ہے، اللہ سے کوئی نہیں لڑ سکتا وہ سب سے بڑا قدرت و جبروت والا ہے۔

گستاخی نمبر ۴:

احمد رضا لکھتا ہے۔

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں ☆ وہ تری وعظ کی محفل ہے یا غوث

(حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۷)

اس شعر میں احمد رضا نے صاف کہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دوسرے نبی غوث پاک کا بیان سننے تشریف لاتے ہیں، اور غوث پاک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام نبیوں کو سامنے بٹھا کر وعظ ونصیحت کرتے ہیں۔ **نعوذ باللہ من ذلك**۔ اس شعر میں احمد رضا نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کی تو گستاخی کی ہی ہے ساتھ ساتھ غوث پاک کی بھی زبردست گستاخی کی ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سامنے بٹھا کر تقریر سناتے ہیں۔ **نعوذ باللہ**

گستاخی نمبر ۵:

احمد رضا خان لکھتا ہے۔

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود ☆ عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش حصہ اول صفحہ ۲۶)

اس شعر میں احمد رضا نے یہ تأثر دیا ہے کہ نعوذ باللہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے ذلت ملی ہوئی تھی عزت بعد میں ملی، **استغفر اللہ**۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ نے ابتداء سے انتہا تک سارے جہان میں سب سے زیادہ عزتیں عطا فرمائیں، جو شخص یہ کہتا ہے کہ نعوذ باللہ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذلت میں تھے وہ بے

ادب گستاخ اور ذلیل انسان ہے۔

گستاخی نمبر ۶:

احمد رضا لکھتا ہے:

روئے یوسف سے فزوں تر حسن شاہ ہے ☆ پشت آئینہ نہ ہوا انباز روئے آئینہ

(حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ ۶۴)

اس شعر میں احمد رضا نے یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ غوث پاک حضرت یوسف علیہ السلام سے زیادہ خوبصورت تھے اور غوث پاک کے مقابلے حضرت یوسفؑ کے حسن کی وہی حیثیت ہے جو آئینہ کے سامنے اس کی پشت کی ہوتی ہے یعنی حضرت یوسف کا حسن غوث پاک کے حسن کے مقابلے بالکل ماند ہے۔ **نعوذباللہ**۔ غیر نبی کبھی نبی سے بڑھنا تو دور اس کے مرتبے کو بھی نہیں پہنچ سکتا، یہ سراسر حضرت یوسفؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر کی توہین و گستاخی ہے۔

گستاخی نمبر ۷:

احمد رضا خان اپنے پیر بھائی برکات احمد کے جنازے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

"ان کے انتقال کے دن مولوی سید امیر احمد صاحب مرحوم خواب میں زیارت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے کہ گھوڑے پر تشریف لیے جاتے ہیں، عرض کی یا رسول اللہ! حضور کہاں تشریف لیے جاتے ہیں، فرمایا برکات احمد کے جنازے کی نماز پڑھنے، الحمد للہ یہ جنازۂ مبارکہ میں نے پڑھایا"۔ (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۲۲)

اس واقعہ میں احمد رضا نے یہ تاثر دیا ہے کہ برکات احمد کے جس جنازے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے وہ میں نے پڑھایا تھا، یعنی میں امام تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مقتدی تھے اور امام مقتدی سے افضل ہوتا ہے اس لیے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افضل ہوں۔ معاذ اللہ۔ یہ سراسر توہین و گستاخی ہے۔

گستاخی نمبر ۸:

احمد رضا خان نے اپنے ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" میں ایک فہرست لگائی ہے جس میں ایک عنوان بنایا "محبوبانِ خدا دور سے سنتے دیکھتے اور مدد کرتے ہیں" اس عنوان کے ثبوت میں جو آیتیں لکھیں ان میں

سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۲۷۔اِنه یرٰ کم هو وقبیله من حیث لاترونهم ۔الایۃ۔بھی شامل ہے، یہ آیت دراصل شیطان کے متعلق ہے جیسا کہ آیت میں خود اللہ نے دوبار اس کی وضاحت فرمائی،لیکن احمد رضا نے اس آیت کو محبوبان خدا (انبیاء واولیاء) پر فٹ کیا ہے اور انبیاء واولیاء کو شیطانوں میں یا شیطان کو انبیاء واولیا میں شامل کرنے کی ناپاک جرأت وجسارت کی ہے۔اعاذنا اللہ منہ۔ یہ بدترین گستاخی اور شرمناک کرتوت ہے۔

گستاخی نمبر ۹:

احمد رضا خان اپنی کتاب ”خالص الاعتقاد“ کے مقدمے میں لکھتا ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم اوروں سے زائد ہے ابلیس کا علم معاذ اللہ علم اقدس سے ہرگز وسیع تر نہیں“

(خالص الاعتقاد صفحہ ۵۔فتاوی رضویہ جدید ج ۲۹ ص ۴۱۴)

اس عبارت میں احمد رضا نے اپنا اور اپنی پوری ذریت (بریلویت) کا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ شیطان کا علم حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم مبارک سے اگرچہ بہت زیادہ نہیں لیکن بہر حال زیادہ ہے۔اعاذنا اللہ منہ۔یہ بدترین گستاخی اور علم نبوت کی اشدترین توہین ہے۔

آج کل بریلوی علماء نے کمال عیاری ومکاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ عبارت ”رماح القہار“ نامی رسالے کی جانب منسوب کردی اور ”رماح القہار“ کو کسی عبد الرحمن نامی آدمی کی جانب منسوب کردیا، حالانکہ ”خالص الاعتقاد“ کے قدیم نسخوں میں کسی عبد الرحمن نامی شخص کا کوئی تذکرہ نہیں، اور ہمارے پاس متعدد بریلوی علماء کے حوالے موجود ہیں جنہوں نے اس عبارت کو احمد رضا خان کی ہی تسلیم کیا ہے، یہ کاروائی احمد رضا کو کفر سے بچانے کے لیے کی گئی لیکن بے سود رہی۔

گستاخی نمبر ۱۰:

احمد رضا خان کی مصدقہ کتاب ”انوار ساطعہ“ میں لکھا ہے:

”تماشا یہ کہ اہل محفل میلاد تو رسول اللہ۔صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔کے زمین کی تمام پاک وناپاک جگہ اور مجالس مذہبی وغیر مذہبی میں حاضر ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے، جب کہ ملک الموت اور ابلیس کا اس سے بھی زیادہ تر پاک وناپاک اور کفر وغیر کفر کے مقامات میں حاضر ہونا پایا جاتا ہے۔ (انوار ساطعہ صفحہ ۴۱۷)

اس کتاب میں یہ عقیدہ بیان کیا گیا ہے کہ شیطان اور ملک الموت حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے زیادہ

حاضروناظر ہیں کیونکہ حضورتو صرف پاک اور مذہبی جگہوں میں ہی حاضر ہوتے ہیں اور یہ شیطان وملک الموت ہرطرح کی جگہ موجود ہوتے ہیں اس لیے یہ حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑے حاضروناظر ہیں اور جب حاضروناظر زیادہ ہیں تولامحالہ ان کا علم بھی حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ ہے۔اعاذنااللہ منہ۔

گستاخی نمبر ۱۱:

احمدرضاخان اپنے پیر بھائی برکات احمد کے دفن کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:

"جب ان کا انتقال ہوااور میں دفن کے وقت ان کی قبر میں اترا مجھے بلامبالغہ وہ خوشبو محسوس ہوئی جو پہلی بار روضۂ انور کے قریب پائی تھی" (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۲۲)

اس عبارت میں احمدرضا یہ تاثر دے رہاہے کہ جیسی خوشبوحضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارکہ میں ہے ایسی خوشبوتو میرے پیر بھائی برکات احمد کی قبرمیں بھی موجود ہے،یعنی احمدرضا کا بھائی حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر ہے۔اعاذنااللہ منہ۔

گستاخی نمبر ۱۲:

احمدرضاخان بریلوی حضورصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"اوراس کے سچے راعی محمدرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں"

(فتاوی رضویہ قدیم ج۶ ص ۲۶۵،جدیدج۱۵ ص ۴۳۰)

ایک دوسری جگہ لکھتا ہے:

"اللہ کا محبوب امت کا راعی کس پیار کی نظر سے اپنی پالی ہوئی بکریوں کو دیکھتا۔الخ"

(فتاوی رضویہ جدیدج۱۵ ص ۷۰۲)

راعی کسے کہتے ہیں؟، یہ بھی بریلویوں کی زبان سے ہی سن لیں:

بریلویوں کا حکیم الامت احمدیارنعیمی اورامیردعوت اسلامی الیاس عطاری لکھتے ہیں:

"راعی عربی میں چرواہے کو کہتے ہیں"

(تفسیرنعیمی ج۱ ص ۷۵۳،کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ۲۰۵)

احمدرضاخان نے حضورپاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو امت کا چرواہا کہہ کر بہت بڑی گستاخی کا ارتکاب کیا ہے، اگرکوئی کسی عزت دار اور شریف آدمی کو چرواہا کہہ دے تو اس کی توہین سمجھی جاتی ہے توا گرکوئی امام

الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چرواہا کہہ دے تو کیوں کر توہین نہیں ہوگی؟ یقیناً ہوگی۔

گستاخی نمبر ۱۳:

احمد رضا خان نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے:

فتحِ بابِ نبوت پہ بے حد درود ☆ ختم دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۲۵)

اس شعر میں احمد رضا کہہ رہا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری سے اگرچہ رسالت کا دور تو ختم ہوگیا؛ لیکن نبوت کا دروازہ کھل گیا، حالانکہ اہل السنہ والجماعۃ کا قطعی عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد نبوت اور رسالت دونوں کے دروازے بند ہوگئے، اب نہ کوئی نبی آسکتا ہے نہ رسول، اس شعر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار کرکے احمد رضا نے کفریہ گستاخی کا ارتکاب کیا ہے۔

گستاخی نمبر ۱۴:

ایک جگہ اور احمد رضا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار اور شان نبوت میں گستاخی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"انجامِ وے آغاز رسالت باشد ☆ اینک گوہم تابع عبدالقادر"

(حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۶۴)

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بعد دوبارہ رسالت کی شروعات ہوگی اور اس کے بعد جو بھی نبی آئے گا وہ شیخ جیلانیؒ کا تابع ہوکر ہی آئے گا۔

اس شعر میں احمد رضا نے دو کفریہ گستاخی کی ہیں (۱) ختم نبوت و رسالت کا صریح انکار کیا ہے (۲) نبیوں کو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا تابع بتایا ہے، حالانکہ انبیاء کسی ولی کے تابع نہیں ہوتے بلکہ تمام اولیاء خود انبیاء کے تابع ہوتے ہیں۔

گستاخی نمبر ۱۵:

احمد رضا خان نے اپنی کتابوں میں متعدد جگہ قرآنی آیات میں تحریفیں کی ہیں اور پھر ان کے ترجمے بھی اپنی تحریفات کے مطابق ہی کئے ہیں، ہمارے پاس اس کی بیشمار دلیلیں ہیں لیکن فی الوقت نمونہ کے

طور پر ہم صرف دو ثبوت پیش کررہے ہیں۔

(۱) احمد رضا نے اپنی کتاب احکام شریعت صفحہ ۹۵ میں لکھا:

"وقال الله تبارك وتعالیٰ. ما كان لمؤمن ولامؤمنة اذا قضى الله ورسوله امراً ان يكون لهم الخيرة من انفسهم ۔الخ" اس آیت میں احمد رضا نے آیت قرآنیہ کے الفاظ من امرهم کو من انفسهم سے بدل دیا اور پھر ترجمہ بھی اپنی تحریف کے مطابق من انفسهم کا ہی کیا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ تحریف اس نے جان بوجھ کر کی ہے۔

(۲) اسی طرح احمد رضا نے اپنی دوسری کتاب "لمعۃ الضحی فی اعفاء اللحی" میں صفحہ ۲۴ پر سورۂ نساء کی آیت ۵۹ یوں لکھی ہے:

"قل اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" حالانکہ قرآن میں یہ آیت یوں ہے "يايها الذين اٰمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" اس آیت میں احمد رضا نے یہ تحریف کی کہ يايها الذين اٰمنوا ہٹا کر قل لگادیا اور پھر ترجمہ بھی اپنے تحریف کردہ الفاظ کے مطابق ہی کیا جس سے پتہ چلا کہ یہ تحریف قصداً وعمداً کی گئی ہے۔

قرآن کریم میں کسی بھی طرح کی تحریف اور تبدیلی کی کوشش بہت بڑا کفر اور گستاخی ہے۔

گستاخی نمبر ۱۶:

احمد رضا نے اپنی کتاب احکام شریعت میں ڈاڑھی منڈانے والے کے متعلق لکھا ہے:

"حدیث میں اس پر غضب اور ارادۂ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت"

(احکام شریعت صفحہ ۱۷۳)

اس عبارت میں احمد رضا نے دو بہتان باندھے ہیں ایک قرآن پر اور دوسرا حدیث پر، بیشک ڈاڑھی منڈوانا گناہ ہے؛ لیکن قرآن میں کہیں بھی ڈاڑھی تراشنے والے پر لعنت نہیں اور اسی طرح حدیث میں اس پر ارادۂ قتل کی کوئی وعید نہیں، یہ احمد رضا کا قرآن اور حدیث پر صریح بہتان اور کھلا جھوٹ ہے، اور جان بوجھ کر قرآن وحدیث پر جھوٹ باندھنا گستاخی ہے۔

گستاخی نمبر ۱۷:

احمد رضا کے ملفوظات میں ہے:

عرض:۔اللہ تعالی فرماتا ہے۔کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ،تو بعض انبیاء شہید کیوں ہوئے؟
ارشاد:۔رسولوں میں کون شہید کیا گیا،انبیاء البتہ شہید کئے گئے،رسول کوئی شہید نہ ہوا۔الخ
(الملفوظ حصہ چہارم صفحہ ۲۴)

اپنے اس ناپاک ملفوظ میں احمد رضا نے یہ کہہ کر کہ "رسول کوئی شہید نہ ہوا" قرآن کا صریح انکار کیا ہے؛ کیونکہ قرآن پاک میں صاف موجود ہے کہ رسول بھی شہید کئے گئے ،ارشاد ربانی ہے۔**افکلما جآء کم رسول بما لاتھوی انفسکم استکبرتم ،ففریقا کذبتم وفریقا تقتلون** الایۃ۔(بقرہ آیت ۸۷)

لیجئے !اس آیت کا ترجمہ ہم احمد رضا کی کنزالایمان سے ہی نقل کردیتے ہیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے ،ملاحظہ فرمائیں۔"تو کیا جب تمہارے پاس کوئی رسول وہ لیکر آئے جو تمہارے نفس کی خواہش نہیں تکبر کرتے ہو،تو ان میں ایک گروہ کو تم جھٹلاتے ہو اور ایک گروہ کو شہید کرتے ہو"
(کنزالایمان)

اصل بات یہ ہے کہ قرآن کی بعض آیتوں میں رسولوں کی شہادت کا ذکر ہے اور بعض میں نبیوں کی اس لیے قرآن کی خبر کے بموجب ہم یہ مانتے ہیں کہ رسولوں میں بھی بعض شہید ہوئے اور نبیوں میں بھی لیکن احمد رضا نے رسولوں کی شہادت کا انکار کرکے قرآن عظیم کی خبر کو جھٹلایا ہے،اور جان بوجھ کر قرآن کو جھٹلانا صریح کفر و گستاخی ہے۔

گستاخی نمبر ۱۸:

احمد رضا خان ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخی کرتا ہوا کہتا ہے:

تنگ وچست ان کا لباس اور وہ جوبن کا ابھار ☆ مسکی جاتی ہے قبا سر سے کمر تک لے کر
یہ پھٹا پڑتا ہے جوبن مرے دل کی صورت ☆ کہ ہوئے جاتے ہیں جامہ سے بروں سینہ وبر
(حدائق بخشش حصہ سوم صفحہ ۳۷)

ان اشعار میں احمد رضا نے یہ بتایا ہے کہ حضرت عائشہؓ نہایت تنگ اور چست لباس پہنتی تھی اور اس لباس میں ان کی جوانی اور سینے کے ابھار باہر نکلے ہوئے محسوس ہوتے تھے۔**اعاذنا اللہ منہ**۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیوی اور سارے مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہؓ کے متعلق اس قسم کی جاہلانہ فحش اور گندی زبان وہی استعمال کرسکتا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپ کی آل کا دشمن ہو،یہ سراسر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی،

آپ کی پاک زوجہ کی، اور آپ کی آل کی خطرناک توہین و بدترین گستاخی ہے۔

گستاخی نمبر ۱۹:

احمد رضا خان ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے متعلق بکواس کرتے ہوئے کہتا ہے:

"ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ عنہا جو الفاظ شان جلال میں ارشاد کر گئی ہیں دوسرا کہے تو گردن ماردی جائے" (الملفوظ حصہ سوم صفحہ ۶)

شریعت میں کسی مسلمان کی گردن اس وقت ماری جاتی ہے جب وہ صریح کفر کا ارتکاب کرے اور مرتد ہو جائے، گویا احمد رضا یہ کہنا چاہتا ہے کہ ام المؤمنین صدیقہؓ جلال اور غصے میں آ کر کفریہ باتیں کہہ جاتی تھیں۔ نعوذ باللہ من ذلك۔ یہ ام المومنین کی شان میں غلیظ ترین گستاخی ہے۔

گستاخی نمبر ۲۰:

احمد رضا بریلوی تمام ازواج مطہرہ کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہتا ہے:

"انبیاء علیھم الصلواۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں" (الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۲۷)

اس عبارت میں احمد رضا نے امہات المؤمنین کے لیے جو تعبیر اختیار کی ہے وہ کوئی بھی شریف بیٹا اپنی ماں کے لیے استعمال نہیں کر سکتا، یہ احمد رضا کی تمام ازواج مطہرات اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں گستاخی ہے۔

گستاخی نمبر ۲۱:

احمد رضا خان مشہور صحابی رسول حضرت عبدالرحمن قاریؓ کے متعلق بکواس کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"ایک بار عبدالرحمن قاری کہ کافر تھا اپنے ہمراہیوں کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں پر آ پڑا"

آگے مزید لکھا:

"اس محمدی شیر (حضرت ابوقتادہؓ) نے خوک شیطان (عبدالرحمن قاریؓ) کو دے مارا"

(الملفوظ حصہ دوم صفحہ ۴۴)

اپنے اس ناپاک ملفوظ میں احمد رضا نے صحابی رسول حضرت عبدالرحمن قاریؓ کی شان میں کئی

شرمناک اور بدترین گستاخیاں کیں ،(۱) کافر کہا (۲) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونٹوں کا لٹیرا کہا (۳) خوک (سور) کہا (۴) شیطان کہا (۵) ایک دوسرے صحابی حضرت ابوقتادہ ؓ پر یہ الزام عائد کیا کہ انہوں نے عبدالرحمن قاریؓ کوقتل کیا۔معاذاللہ۔

جوشخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کافر،لٹیرا،شیطان،سوراورقاتل کہے وہ خود شیطان اور خنزیر کا بچہ ہے۔اعاذنااللہ منہ

نوٹ۔عبدالرحمن قاریؓ صحابی ہیں بخاری شریف جلداول صفحہ ۲۶۹ پران کی روایت موجود ہے۔

یہ ہم نے نمونہ کے طور پرصرف احمدرضا کی صرف ۲۱ گستاخیاں ذکر کی ہیں ورنہ ہمارے پاس احمدرضا سمیت بریلوی علماء کی سینکڑوں گستاخیاں موجود ہیں ،ہمارا مقصد استیعاب نہیں ان لوگوں کوصرف نمونہ اورآئینہ دکھلانا ہے جودن رات علماء اہلسنت علمائے دیوبند پرکفر وگستاخی کی تہمتیں عائد کرتے رہتے ہیں،اب وہ دیکھیں کہ ان کے گھر میں کیا کیا خباثتیں موجود ہیں۔

دراصل ۔چور مچائے شور۔کی کہاوت کے مطابق علمائے دیوبند پرکفروگستاخی کی تہمتیں لگانے کاان کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگ علمائے دیوبند کی جانب متوجہ ہوجائیں اور ہماری گستاخیاں وشرمناک کارستانیاں چھپ جائیں؛لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے،اب وہ وقت بیت گیا جب علمائے دیوبند اپنی سادگی اورشرافت کی وجہ سے خاموش تھے،اب اگر یہ لوگ بازنہیں آئے اورعلماء اہلسنت علمائے دیوبند پراسی طرح الزام تراشیاں اور بہتان طرازیاں کرتے رہے تو ان کے اعلی حضرت اور دیگر اکابرین کی گستاخیوں اور شرمناک کارستانیوں کومنظرعام پرلانے کا ایسا طویل سلسلہ شروع کردیا جائے گا کہ زمین اپنی ہزاروں وسعتوں کے باوجودان پرتنگ ہوکررہ جائے گی اورانہیں کہیں چھپنے کی جگہ نہیں ملے گی۔ان شاء اللہ۔ اب ان کی مرضی ہے اگر یہ خاموشی اختیار کرتے ہیں ہم بھی خاموش ہوجائیں گے اوراگر یہ بازنہیں آتے توپھرہم تیار ہیں۔

من نمی گویم کہ ایں مکن وآں کن ☆ مصلحت بیں وکار آساں کن

حضرت گنگوہیؒ کی طرف منسوب جعلی فتوے کی حقیقت

حافظ محمد نشاط باراں ضلع

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے اکابر علمائے دیوبند کی دشمنی وعداوت میں کمال بے حیائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جس طرح دیگرا کابرین پر کفریہ الزام اور بہتان طرازی کی اسی طرح قطب الارشاد عالم ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ پر یہ جھوٹا وفرضی الزام لگایا کہ مولانا گنگوہیؒ نعوذ باللہ خدا کو جھوٹا مانتے ہیں آج ہم اس الزام و بہتان کا تحقیقی جائزہ پیش کرنے جارہے ہیں جس میں اس جھوٹے الزام و بہتان کے دفاع میں بریلوی علماء کے متضاد اقوال اور مختلف طرح کے دعاوی پیش کر کے یہ ثابت کردیں گے کہ یہ الزام سراسر جھوٹ ہے اور اس کے جھوٹے ہونے کی سب سے بڑی دلیل خود بریلویوں کے گھر میں موجود ہے۔سچ ہے۔ چور کتنا بھی ہوشیار ہو لیکن ثبوت چھوڑ جاتا ہے۔

تو لیجئے ملاحظہ فرمائیں اور بریلویوں کی امانت ودیانت پر ماتم کریں!

مولوی احمد رضا نے حسام الحرمین میں ایک جھوٹے وفرضی خط کو بنیاد بنا کر حضرت مولانا گنگوہیؒ کے خلاف کفر کا فتوی دیا، چنانچہ حسام الحرمین میں حضرت گنگوہیؒ کے بارے میں لکھتا ہے۔

”ظلم وگمراہی میں یہاں تک بڑھا کہ اس نے ایک فتوی میں جو اس کا مہری دستخط میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا جو ممبئی وغیرہ میں بار بار مع رد چھا اس میں صاف لکھا کہ جو اللہ تعالی کو بالفعل جھوٹا مانے اور تصریح کرے کہ اللہ تعالی جھوٹ بولا اور یہ بڑا عیب اس سے صادر ہو چکا تو اسے کفر بالائے طاق گمراہی درکنار فاسق بھی نہ کہو اس لیے کہ بہت سے امام ایسا ہی کہہ چکے“ (حسام الحرمین صفحہ ۱۴)

مولوی احمد رضا کو مولانا گنگوہیؒ کو کافر بنانا تھا اس لیے ایک جعلی فتوی بنایا اور مولانا گنگوہیؒ سمیت امت کے ایک بڑے طبقے کو کافر بنانے کے لیے اس جھوٹے فتوے کے سہارے علمائے دیوبند پر کیسے کیسے فحش وگھناؤنے الزامات عائد کئے، آپ خود ملاحظہ فرمائیں!

”دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں جو بالفعل جھوٹا ہے جس کے لیے وقوع کذب کے معنی درست ہو گئے جو اسے (خدا کو) جھٹلائے مسلمان سنی صالح ہے دیوبندی خدا چوری بھی کرسکتا ہے اور اگر وہ چوری نہ کر سکتا تو تو دیوبندی بلکہ عام وہابی دھرم میں علی کلی شئی قدیر نہ رہتا انسان اس سے قدرت میں بڑھ جاتا کہ آدمی تو چوری کرسکتا ہے اور وہ نہ کرسکا وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جس کا سچا ہو کچھ ضروری نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا

ہے جسکا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا ظالم ہونا حتیٰ کے مرجانا سب کچھ ممکن ہے" (فتاوی رضویہ جلد ا ۷۴۵۔۷۴۶)

علمائے دیوبند پر یہ سارے الزام ایک ایسے فتوے کی بنیاد پر لگائے گئے جس کا دنیا جہان میں کہیں کوئی وجود نہیں تھا، اس لیے جب علمائے دیوبند کی جانب سے ثبوت کا مطالبہ ہوا تو علماء بریلوی اس کشمکش میں مبتلاء ہو گئے کہ عالم وجود میں فتوے کی تو کوئی حقیقت نہیں اب عوام کو کیا منھ دکھائیں۔ اس لیے اب انہوں نے ایک جھوٹ کو پر پردہ ڈالنے کے لیے سینکڑوں جھوٹ بولنے کا عہد کیا اور جس کے جو منہ میں آیا بکنا شروع کر دیا۔

چنانچہ بریلویوں کے نام نہاد صدر الشریعہ اور احمد رضا کے معتمد خلیفہ مولوی امجد علی رضوی لکھتے ہیں:

"اس گروہ کا ایک مشہور عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی جھوٹ بول سکتا ہے" (بہار شریعت جلد ا صفحہ ۵۸)

امجد علی رضوی نے یہ الزام تو عائد کر دیا مگر کوئی حوالہ یا ثبوت پیش نہیں کیا۔

ایک اور بریلوی مولوی رضوان احمد نوری اٹھا اور کہنے لگا:

"یہ رشید احمد گنگوہی کے پیرو ہیں اس نے پہلے تو بارگاہ الہی میں اسمعیل دہلوی کی پیروی میں امکان کذب کا بہتان باندھا اور پھر اللہ تعالی کو کاذب بالفعل مانا" (۷۲ فرقے ہمیشہ جہنم میں صفحہ ۱۰۸)

اس نے بھی منہ اٹھا کر بغیر کسی حوالہ وثبوت کے اپنی طرف سے ایک جھوٹ گھڑ لیا اور حضرت گنگوہیؒ اور ان کے متبعین کے سر تھوپ دیا۔

احمد رضا کے خلیفہ خاص ظفر الدین رضوی بہاری نے حیاتِ اعلی حضرت جلد ۴ صفحہ ۱۷۱ میں ثبوت کے نام پر صرف مہری دستخط لکھا۔

مفتی احمد یار خان نعیمی نے جاء الحق صفحہ ۳۹۸ میں اسی جعلی فتوے کی بنیاد پر کے نام پر حضرت گنگوہیؒ کی جانب امکان کذب منسوب کیا جبکہ احمد رضا خان نے اسی فتوے کی بنیاد پر وقوع کذب کا الزام لگایا اور پیٹ بھر کر گالیاں دیں۔

جب اتنے سارے جھوٹ اور کذب بیانیوں سے تسلی نہ ہوئی تو احمد رضا کے صاحبزادے مصطفی رضا خان نے تو سارے جھوٹوں کو مات دیتے ہوئے لکھ مارا۔

"یہ فتوی یقینا گنگوہی صاحب کا ہے اور ان کے اذناب خود اپنی کتابوں میں آج تک یہی مضمون چھاپ رہے ہیں" (مجموعہ رسائل جلد دوم صفحہ ۱۶۰)

اگر آج تک یہی مضمون چھپ رہا ہے تو آپکے سبھی اعلیٰ وادنی حضرات حوالہ دینے سے کیوں گھبرا رہے ہیں؟

جب پوری دنیائے بریلویت اصل فتوے کا ثبوت دینے سے عاجز آ گئی تو پھر انہیں ایک مکاری اور سوجھی، وہ یہ کہ اگر یہ فتوی مولانا گنگوہیؒ کا نہیں تھا تو انہوں نے اس کا انکار کیوں نہیں کیا؟

چنانچہ بریلویت احمد رضا خان لکھتا ہے:

”فتوی دینے والا ۱۳۲۳ھ میں مرا اور مرتے دم تک ساکت رہا نہ یہ کہا کہ فتوی میرا نہیں ہے حالانکہ خود چھاپی ہوئی کتابوں سے فتوی کا انکار کر دینا سہل تھا، نہ یہی بتایا کہ وہ مطلب نہیں جو علماء اہل سنت بتا رہے ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے، نہ صریح کفر کی نسبت کوئی سہل بات تھی جس پر التفات نہ کیا، زید سے اس کا ایک مہری فتوی اس کی زندگی اور تندرستی میں علانیہ نقل کیا جائے اور وہ قطعاً یقیناً صریح کفر ہو اور سالہا سال تک اس کی اشاعت ہوتی رہے، لوگ اس کا رد چھاپا کریں، زید کو اس کی بنا پر کافر بتایا کریں، زید اس کے بعد پندرہ برس تک جئے اور سب کچھ دیکھے سنے اور اس فتوے کی اپنی طرف نسبت سے انکار اصلاً شائع نہ کرے بلکہ دم سادھے رہے یہاں تک کے دم نکل جائے“ (تمہید ایمان صفحہ ۴۲)

ردشہاب ثاقب میں بھی یہ بات موجود ہے!

”اپنی طرف اس فتوے کی نسبت کراتے رہے، اس کا رد کرنے والے رد کرتے رہے، اس پر ہر طرف سے ان کے پاس اعتراض پہنچتے رہے، علماء دین اس فتوے پر حکم کفر دیتے رہے، دنیا بھر میں ان کی اس گستاخی کے شور مچتے رہے، لیکن گنگوہی جی یہ نہ کہ سکے کہ یہ فتوی میرا نہیں میری طرف اس فتوے کی نسبت غلط اور جھوٹ ہے“ (ردشہاب ثاقب صفحہ ۲۵۵)

یہی بات احمد رضا کے لڑکے مصطفی رضا نے مجموعہ رسائل جلد دوم صفحہ ۱۶۱ پر اور بدرالدین احمد قادری نے سوانح اعلی حضرت صفحہ ۲۲۵ پر لکھی ہے، اس کے اور بھی بہت حوالے ہمارے پیش نظر ہیں؛ لیکن فی الوقت انہیں چار پر اکتفا کرتے ہیں۔

بریلویوں کے اس مکر وفریب کا خلاصہ یہ ہے کہ مولانا گنگوہیؒ نے اس فتوے کا انکار نہیں کیا اس لیے یہ انہیں کا ہے، اگر ان کا نہیں تھا تو انکار کر دیتے، یعنی اگر حضرت گنگوہیؒ انکار کر دیں تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ فتوی احمد رضا نے گھڑا ہے۔

اولاً:۔ تو کسی جعلی وفرضی فتوے سے حضرت گنگوہیؒ کے انکار کا مطالبہ ہی محض بکواس اور فضول ہے؟

ثانیاً:۔ یہ بھی صاف جھوٹ اور دھوکہ ہے کہ حضرت گنگوہیؒ نے اس سے انکار نہیں کیا۔

رئیس المناظرین حضرت مولانا مرتضی حسن چاند پوریؒ لکھتے ہیں

"بندہ کو ۱۳۲۳ھ میں عبدالرحمن پوکھریروی کے ایک رسالہ کے ذریعہ معلوم ہوا کہ یہ افترا اور بہتان ہوا ہے اسی وقت گنگوہ عریضہ لکھ کر دریافت کیا کہ حضرت یہ کیا معاملہ ہے۔ جواب یہی آیا کہ اس واقعہ کی مجھ کو خبر نہیں یہ انتساب میری طرف کہ میں نے ایسا فتوی دیا ہے کہ معاذ اللہ خدا جھوٹا ہے الخ غلط ہے، معاذ اللہ میں ایسا کہہ سکتا ہوں؟" (رسائل چاند پوری جلد اول صفحہ ۱۰۶)

حضرت چاند پوریؒ ایک جگہ اور لکھتے ہیں۔

"وصال سے چند روز قبل جب بندہ کو دربھنگہ میں یہ افتراء معلوم ہوا تو عریضہ لکھ کر دریافت کیا تو حضرت ممدوحؒ نے صاف تحریر فرما دیا کہ یہ نسبت میری طرف غلط ہے"

(رسائل چاند پوری جلد ۲ صفحہ ۳۵۶)

احمد رضا بریلوی اور اس کے متبعین کا جھوٹ سے بہت گہرا رشتہ ہے، یہ لوگ جھوٹ لکھنا بھی جانتے ہیں بولنا بھی جانتے ہیں اور چھاپنا بھی جانتے ہیں، اس لیے یہ فتوی انہوں نے خود ہی لکھا اور حضرت گنگوہیؒ کا نام ڈال کر خود ہی چھاپ دیا۔

حضرت گنگوہیؒ کی اپنی وضاحت کے مطابق ۱۳۲۳ھ تک تو آپ کو اس طرح کے کسی فتوے یا تحریر کا کوئی علم بھی نہیں تھا اور جب علم ہوا تو فوراً صاف طور پر برأۃ ظاہر کر دی۔ اس لیے بریلویوں کا یہ کہنا کے مولانا گنگوہیؒ خاموش رہے سراسر جھوٹ ثابت ہوا۔

لیجئے حضرات! حضرت گنگوہیؒ کا انکار بھی ثابت ہو گیا اور بریلویوں کے اپنے اصول کے مطابق ثابت ہو گیا کہ یہ فتوی حضرت کا نہیں ہے۔ جب یہ فتوی حضرت کا نہیں تو پھر کس کا ہے؟ بات صاف ہے، یہ فتوی احمد رضا نے لکھا اور حضرت گنگوہیؒ کے نام سے چھاپ دیا، اس لیے بریلویوں نے اس فتوے کی بنیاد پر جو کچھ کفر و گستاخی کے فتوے دیئے وہ سب احمد رضا پر جا لگے۔

جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ فتوی خود احمد رضا نے لکھا اور چھپوایا تو اب ہم کہتے ہیں کہ۔

احمد رضا خان اپنی طرف سے فتوی دیتا رہا، علماء کرام اس کا رد کرتے رہے، شائع کرنے والے اس رد کو شائع کرتے رہے، اس پر ہر طرف سے ان کے پاس اعتراض پہنچتے رہے، علماء کرام اس خط کو جعلی کہتے رہے، دنیا بھر میں ان کے جھوٹے ہونے کا شور مچتا رہا لیکن احمد رضا نے کبھی یہ نہیں کہا کہ علماء کرام نے ایک

جعلی فتوے کا جو مجھ پر الزام لگایا وہ غلط ہے۔

اگر کہیں احمد رضا نے کسی کتاب میں اس فتوی کا انکار کیا ہو تو بتائیں ورنہ صاف ہو گیا کہ یہ فتوی احمد رضا کا ہی ہے۔

مولانا مرتضی حسن چاند پوریؒ نے احمد رضا صاحب کی حقیقت کھول کھول کر امت کو بتا دی اب بریلوی حضرات کوئی ثبوت پیش کرے جس میں احمد رضا نے مولانا چاند پوریؒ کو جواب دے کر اپنے آپ کو سچا ثابت کیا ہو۔

بلکہ مولانا مرتضی حسن چاند پوریؒ کی ایسی کاری ضرب لگی کہ احمد رضا نے حضرت مولانا گنگوہیؒ کے تعلق سے اپنا فتوی ہی تبدیل کر دیا، اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

جب اصل فتوی دکھایا نہیں جا سکا اور دلائل وحقائق سے بات نہیں بنی بلکہ لوگوں نے حضرت گنگوہیؒ کے مطبوعہ فتاوی رشیدیہ سے وقوع کذب باری کے قائل پر کفر کا صاف وصریح فتوی دکھا کر احمد رضا کے جھوٹ وفریب کے پرخچے اڑا دیئے تو شوق تکفیر میں بریلویوں کو ایک دجل اور سوجھا وہ یہ کہ فتاوی رشیدیہ کا فتوی پہلا ہے اور جعلی فتوی بعد کا ہے اس لیے حضرت گنگوہیؒ کا اصلی فتوی بریلویوں کے گھڑے ہوئے فتوے سے منسوخ ہے، (بریلویوں کے اصول میں مسلمہ اور اصلی فتوی کسی بھی جعلی وخیالی فتوے سے منسوخ ہو سکتا ہے)

چنانچہ جب لوگوں نے فتاوی رشیدیہ کا مطبوعہ فتوی بریلویت کے منہ پر مارا تو احمد رضا کے لڑکے مصطفی رضا کا دجل دیکھئے۔ لکھتا ہے۔

"اس سے کیا فائدہ یہ گنگوہی صاحب کی ہی تکفیر تو ہوئی تم نے خود نہ کی ان کے منھ سے کرائی کہ اتم وابلغ ہو۔ لطف یہ کہ وہ فتوی (فتاوی رشیدیہ کا) ۱۳۰۷ھ کا ہے اور یہ (جعلی فتوی) ۱۳۰۸ھ کا ہے تو وہ اگر تھا بھی تو اس سے منسوخ ہو گیا (مجموعہ رسائل جلد ۲ صفحہ ۱۶۱)

بریلویوں کا ایک اور نام نہاد اجمل العلماء اجمل شاہ لکھتا ہے:

"تو ہمارے پیش کردہ فتوے نے مصنف کے پیش کردہ فتوے کو منسوخ کر دیا کہ وہ اس سے ایک سال پہلے کا ہے" (ردشہاب ثاقب ۲۵۴)

اولاً تو جب یہ فتوی ہی اصلی ثابت نہیں کیا جا سکا تو اس کی تاریخ طباعت پر بحث فضول ہے۔ ثانیاً۔ اگر بریلویوں کے بقول مان لیا جائے کہ تمہارا پیش کردہ یہ (جعلی) فتوی ۱۳۰۸ھ میں چھپا تو اس سے یہ کہاں لازم آیا کہ یہ لکھا بھی ۱۳۰۸ھ میں ہی گیا، بہت ساری چیزیں لکھے جانے کے صدیوں بعد چھپتی ہیں تو

کیا یہ کہہ دیا جائے کہ جب یہ کتابیں چھپی اسی وقت لکھی گئی ہیں، دور نہ جائے اپنے فتاوی رضویہ کو ہی دیکھ لیں جس کی آخری جلد احمد رضا کے انتقال کے تقریباً ستر برس بعد ۱۹۹۴ء میں چھپی، تو کیا یہ کہا جائے گا کہ فتاوی رضویہ کی بارہویں جلد ۱۹۹۴ء میں لکھی گئی؟۔ اسی طرح اگر بریلویوں کا پیش کردہ فتوی ۱۳۰۸ھ میں چھپا تو اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوا کہ یہ ۱۳۰۸ھ میں ہی لکھا گیا ہے۔

دروغ گورا حافظہ نہ باشد

بریلوی مولویوں نے یہ دعوی تو کر دیا کہ ہمارا پیش کردہ فتوی تمہارے فتاوی رشیدیہ کے ۱۳۰۷ھ کے لکھے ہوئے فتوے سے بعد ۱۳۰۸ھ کا ہے اس لیے تمہارا پیش کردہ فتاوی رشیدیہ کا فتوی مقدم ہونے کی وجہ سے منسوخ ہے اور ہمارا مؤخر ہونے کی وجہ سے ناسخ ہے، لیکن یہ بیچارے بھول گئے کہ جس فتوے کو یہ ۱۳۰۸ھ کا بتا کر ناسخ بنانے کی کوشش میں ہیں اسی فتوے کی مہر کے نیچے تاریخ ۱۳۰۱ھ لکھی ہوئی ہے، یعنی جس فتوے کو یہ ۱۳۰۷ھ کے فتوے کا ناسخ مان رہے ہیں وہ ۱۳۰۱ھ میں لکھا گیا، اور یہ تاریخ اسی مہر میں موجود ہے جو بریلویوں نے حضرت گنگوہیؒ کی جانب منسوب کی ہے اور جس کا فوٹو انہوں نے اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں مصطفی رضا کی "مجموعہ رسائل جلد ۲ صفحہ ۱۶۰" اور اجمل شاہ کی" ردشہاب ثاقب صفحہ ۲۴۸۔۲۴۹"

اب فتوی منسوخ ہوگا تو یہ جعلی فتوی ہوگا؛ کیونکہ یہ فتاوی رشیدیہ کے فتوے سے سات سال پہلے کا ہے۔

اور اگر آپ چھپنے کی بات کریں تو بھی جناب آپ کا وقوع کذب کے قائل کی عدم تکفیر کا جعلی فتوی ہی منسوخ ہوگا کیونکہ آپ کے مطابق جعلی فتوی ۱۳۰۸ھ میں چھپا اور فتاوی رشیدیہ کا وقوع کذب کے قائل کی تکفیر کا فتوی پہلی مرتبہ فیوض رشیدیہ میں صفحہ ۲۶ پر میرٹھ سے ۱۳۱۰ھ میں چھپا اس لیے بھی آپکا ہی جعلی فتوی منسوخ ہوا اور آپکے ہی اصول سے مولانا گنگوہیؒ بے داغ ثابت ہوئے

اب جناب مصطفی رضا کا یہ کہنا کہ گنگوہی صاحب کی تکفیر تم نے خود نہ کی ان کے منہ سے کرائی یہ بالکل غلط ثابت ہوا اور اب اس کی تصحیح ہم اس طرح کر دیتے ہیں کہ:

"حضرت گنگوہیؒ کو صرف ہم نے مسلمان نہیں کہا بلکہ خود بریلویوں کے اصول سے ثابت کر دیا"۔ فالحمد للہ علی ذلك

ایک اور تضاد بیانی ملاحظہ فرمائیں۔

بریلویوں کے اجمل العلماء مفتی اجمل شاہ صاحب اور مفتی اعظم مصطفی رضا تو کہتے ہیں کہ یہ فتوی

۱۳۰۸ھ کا ہے، جبکہ انہیں کے مناظر اور ماہر رضویات عبد الستار ہمدانی لکھتے ہیں۔
"مولوی رشید احمد گنگوہی نے ۱۳۰۴ھ میں اپنے دستخط اور مہر ثبت کر کے ایک فتوی امکان کذب باری تعالی کا مرتب کیا اور اسے شائع کیا" (امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر صفحہ ۷۵۔۷۶)
سچ ہے۔ چور کتنا بھی ہوشیار ہو ثبوت چھوڑ ہی جاتا ہے۔ اب یہ فیصلہ تو بریلویوں کو کرنا ہے کہ ان کے اِن مذکورہ علماء میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے؟۔ ہمارا فیصلہ تو بالکل واضح ہے کہ دونوں ہی فریق کذاب اور جھوٹے ہیں۔

بریلویوں کی پلٹی:

جب بریلویوں نے یہ محسوس کرلیا کہ وہ ہزار کوششوں کے باوجود بھی احمد رضا کے پیش کردہ فتوے کو صحیح ثابت نہیں کر سکے تو انہوں نے اپنی جان چھڑانے کے لیے نہایت کمال چابکدستی سے یہ چال چلی کہ حضرت گنگوہیؒ کے جانب وقوع کذب کے بجائے امکان کذب کو منسوب کر دیا جائے، حالانکہ احمد رضا نے وقوع کذب منسوب کیا ہے۔
چنانچہ بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی حضرت گنگوہیؒ سمیت تمام علمائے دیوبند پر اپنے اعلی حضرت احمد رضا کے عائد کردہ وقوع کذب کے الزام کا اس طرح انکار کرتے نظر آئے۔
"تیسرا اعتراض۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ جسے چاہے بخش دے اگرچہ کافر ہی کیوں نہ ہو اور جسے چاہے عذاب دے اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہو لہذا مسئلہ امکان کذب ثابت ہو گیا
جواب۔ اس آیت کو نہ حضرات انبیاء سے کوئی تعلق ہے، نہ کفار سے کوئی واسطہ، ورنہ یہ آیت تمہارے بھی خلاف ہے کیونکہ تم بھی کذب کا امکان مانتے ہو نہ کہ وقوع"
(تفسیر نعیمی جلد ۴ صفحہ ۱۶۹ آیت ۱۲۹)
مفتی احمد یار نعیمی نے تو وقوع کذب کی جگہ امکان کذب مان کر جان چھڑانے کی کوشش کی لیکن دیگر بریلوی علماء کو صاف سمجھ میں آ گیا کہ اس طرح کام چلنے والا نہیں بلکہ اور زیادہ پھنس جائیں گے اس لیے ضروری ہے کہ حضرت گنگوہیؒ کے متعلق احمد رضا کے پیش کردہ اس مذکورہ فتوے کو ہی بحث سے خارج کر دیا جائے، تاکہ جب ہم اس تعلق سے گفتگو ہی نہیں کریں گے تو کوئی ہم سے اس کا ثبوت بھی نہیں مانگے گا، گویا دبے الفاظ میں بریلوی نے تسلیم کرلیا کہ حضرت گنگوہیؒ کے متعلق احمد رضا کا پیش کردہ فتوی بالکل جھوٹا وفرضی ہے، جب فتوی ہی جھوٹا ہے تو سے بنیاد بنا کر دیا گیا کفر کا فتوی بھی باطل ہے، چنانچہ ایک بڑی

جماعت نے حسام الحرمین سے بغاوت کرتے ہوئے صاف کہہ دیا کہ اکابرین دیوبند کی جن عبارات پر ہمیں بنیادی اعتراض ہے وہ صرف تین عبارات ہیں (۱) حضرت نانوتویؒ کی تحذیر الناس والی عبارت (۲) حضرت مولانا خلیل احمدؒ کی براہین قاطعہ والی عبارت (۳) حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی حفظ الایمان والی عبارت۔ اور بس، یعنی اگرچہ احمد رضا نے مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی عبارت پر بھی اعتراض کیا ہے لیکن ہمیں اس سے اتفاق نہیں کیونکہ وہ احمد رضا کی خیالی وفرضی عبارت ہے، گویا وقوع کذب کا الزام مفتی احمد یارخان نے ہٹادیا اور امکان کذب کا الزام اب دیگر بریلوی حضرات ہٹارہے ہیں۔

چنانچہ بریلویوں کے علامہ ارشد القادری نے علمائے دیوبند کے ساتھ بریلویوں کے اختلاف کی تین مضبوط بنیادیں لکھی اور پہلی بنیاد میں علمائے دیوبند کی تین عبارتیں ذکر کی۔

۱۔ حضرت اشرف علی تھانویؒ صاحب کی حفظ الایمان کی عبارت۔

۲۔ مولانا خلیل احمدؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی براہین قاطعہ کی عبارت (دھوکہ بازی یہ کہ مولانا گنگوہیؒ کو بھی اسی میں شریک کردیا)

۳۔ مولانا قاسم نانوتویؒ کی تحذیر الناس کی عبارت۔

مولانا گنگوہیؒ کا جعلی خط بھی غائب ہوگیا اور وقوع کذب وامکان کذب بھی۔

بریلویوں کے ایک اور علامہ محمد منشا تابش قصوری نے بھی یہی تین عبارتیں ذکر کی اور انہیں ہی اختلاف کی بنیاد بتایا، ملاحظہ فرمائیں۔ دعوت وفکر صفحہ ۲۶)

جعلی فتوی اور امکان کذب ووقوع کذب کو یہ بھی چھوڑ گیا۔

منشا تابش قصوری صاحب کی عجیب بات یہ کہ براہین قاطعہ مولانا خلیل احمد صاحبؒ سہارنپوری کی ہے جس کو مولانا گنگوہیؒ کی بتا کر مولانا سہارنپوریؒ سے فتوی منسوخ کردیا۔

اور دوسری صورت میں اگر آپ کو اس سے اختلاف نہیں تو خود اپنے گھر کے فتوے سے کافر ہوئے

اسی طرح بریلویوں کی ایک اور مصدقہ کتاب "معرفت" میں بھی انہیں مذکورہ تین عبارتوں کو بنیاد بنایا اور جعلی فتوی چھوڑ دیا۔ چنانچہ لکھا ہے۔:

"بریلوی دیوبندی (اہل سنت وجماعت) کی صلح کلیت (اتحاد واتفاق) کے درمیان اصل اختلاف کا باعث تین دیوبندی علماء کی کتابوں میں سے چندسطری تین کفریہ عبارتیں ہیں" (معرفت صفحہ ۸)

ایک جگہ لکھا:

"اہل سنت و جماعت (بریلوی و دیوبندی) پہلے ایک جماعت تھے اختلافات تین عبارتوں پر کفر کے فتوے لگنے سے پیدا ہوئے اور ابھی تک یہی تین عبارتیں مسلمانوں کی صلح کلیت (اتحاد و اتفاق) کے درمیان حائل ہے" (معرفت صفحہ ۱۰۸)

ایک اور جگہ اپنے اعلیٰ حضرت سے بغاوت کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"اور فیصلہ مفتیان عظام نے کرنا ہے اور مفتیان عظام ۱۱۰ سال سے کہہ رہے ہیں کہ یہ تین عبارتوں پر کفر کا فتوی ہے" (معرفت صفحہ ۱۰۳)

یعنی ۱۱۰ سال سے بریلوی علماء چلا رہے ہیں کہ وقوع کذب اور امکان کذب کا الزام احمد رضا نے جھوٹا لگایا ہے۔

خیال رہے کہ "معرفت" نامی یہ کتاب ۳۶ بریلوی مفتیوں کی مصدقہ ومؤیدہ ہے، گویا چھتیس بریلوی مفتیوں نے فیصلہ کر دیا کہ حسام الحرمین میں حضرت گنگوہیؒ کی جانب منسوب کردہ فتوی جعلی وفرضی ہے اور بحث میں شامل کرنے لائق نہیں۔

جب سارے بریلوی علامے ہزار طرح کی مکاریوں وعیاریوں کے باوجود بھی مولانا گنگوہیؒ الزام ثابت نہ کر سکے تو پھر ان کے شیطانی دماغ میں ایک وسوسہ اور آیا، وہ یہ کہ وقوع کذب کا یہ الزام حضرت مولانا مرتضی حسن چاند پوری نور اللہ مرقدہ پر تھوپ دیا جائے تاکہ اسی آڑ میں بچنے کی کوئی تدبیر ڈھونڈھی جائے۔

چنانچہ بریلویوں کے مفتی اعظم مصطفی رضا، مفتی اجمل شاہ اور غلام نصیر الدین وغیرہ لکھتے ہیں۔

"مرتضی حسن دربھنگی نے اپنے رسالہ اسکات المعتدی میں تصریح کر دی۔ تاویل سے اس شخص کا مذہب جو جواز الخلف فی الوعید کا قائل ہے نہیں بدل سکتا فتوی اس کے باب میں مقصود ہے کہ وہ وقوع کذب کا قائل ہوا یا نہیں۔ علی ہذا القیاس صاحب مسائرہ نے جو اکابر اشاعرہ کا مسئلہ نقل کیا ہے وہ لوگ بھی وقوع کذب کے قائل ہوئے یا نہیں ان کی نسبت کیا حکم ہے۔ (ردشہاب ثاقب صفحہ ۲۵۸۔ مجموعہ رسائل جلد ۲ صفحہ ۱۶۴۔ عبارت اکابر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ صفحہ ۲۱۲)

حضرت چاند پوریؒ کی اس عبارت میں بریلوی مولویوں اپنی موروثی عادت قطع وبرید کر کے وقوع کذب کا الزام دینے کی کوشش کی؛ لیکن پرندہ جال میں پھنسنے کے بعد جتنا زیادہ پھڑ پھڑائے گا اتنا ہی زیادہ

پھنسے گا، یہی حال ان کا بھی ہوا چنانچہ یہاں بھی ان کا مکر وفریب خاک میں مل گیا۔

ملاحظہ فرمائیں اور بریلویوں کی بے ایمانی ودھوکہ بازی بھی دیکھ لیں!

مولانا چاندپوریؒ نے "اسکات المعتدی" کے نام سے ایک رسالہ لکھا جس میں احمد رضا سے ۱۴۲ سوال کئے جن کا جواب نہ تو احمد رضا خان دے سکا اور نہ ہی آج تک کسی بریلوی نے دیا ہے، مذکورہ عبارت پر بریلوی حضرات نے اعتراض کر کے جو غلط عقیدہ اخذ کرنے کی کوشش کی ہے وہ نہایت بے حیائی بھری حرکت ہے، کیونکہ جس عبارت پر اعتراض کیا ہے وہ کوئی مستقل عبارت نہیں محض سوال ہے جس کو یہ لوگ ایک مستقل عبارت کی شکل دے کر علمائے دیوبند کا عقیدہ باور کرانے کی ناپاک کوشش کر رہے ہیں۔

دوسرا دھوکہ یہ کیا کہ دو الگ الگ سوالوں کی عبارت کو ملا کر ایک کر دیا جس سے ایسا محسوس ہونے لگا کہ یہ مستقل عبارت ہے۔

لیجئے مکمل عبارت ملاحظہ فرمایئے اور بریلویوں کے دجل وفریب پر لعنت کیجئے!

"سوال نمبر ۵۳۔ محقق دوانی کا ایسا جواب دینا کہ جس کی وجہ سے جواز خلف فی الوعید لازم نہ آئے ۔ یہ جواب صحیح ہو یا نہ ہو۔ یو امر آخر ہے لیکن ان کی تاویل نے اس شخص کا مذہب جو جواز الخلف فی الوعید کا قائل ہے نہیں بدل سکتا فتوی اس کے باب میں مقصود ہے کہ وہ وقوع کذب کا قائل ہو کر کافر ہوا یا نہیں؟

سوال نمبر ۵۴۔ علی ہذا القیاس صاحب مسائرہ نے جو تحریر اکابر اشاعرہ کا مسئلہ حسن وقبح عقلی میں نقل کیا ہے وہ لوگ بھی وقوع کذب کے قائل ہوئے یا نہیں ان کی نسبت کیا حکم ہے۔ آپ نے جو اس کلام کی تاویل المعتمد المستند کے اندر کی ہے آپ کی شان مجددیت علم وفضل سے نہایت مستبعد ہے مسائرہ کی عبارت بغور ملاحظہ ہو تب اس تاویل کا حال بخوبی معلوم ہو جائے گا اسلحا لہ کذب متفق علیہ ہوا اور فرق فقط دلیل کا ہو تو اس تقدیر پر جو معتزلہ نے کلام نفسی پر شبہ وارد کیا ہے اس کا جواب کیا ہوگا غور سے جواب دیا جائے اگر عبارت مسائرہ سے ان اکابر اشاعرہ کا مطلب فعلیۃ کذب ثابت ہو تب یہ اکابر اشاعرہ کافر فاسق کیا ہوئے۔

قارئین کرام! آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ کس طرح بریلوی علماء کذب وخیانت کے ماہر اور فنکار ہیں۔

ولی کامل حضرت مفتی عبدالقیوم رائپوریؒ کی رحلت

ابوحنظلہ عبدالاحد قاسمی

خانقاہ رحیمیہ رائپور کے مسند نشیں، حضرت شاہ عبدالقادر رائپوریؒ کے جانشین، ہزاروں علماء، صلحاء کے مربی وشیخ، ولی کامل حضرت مفتی عبدالقیوم رائپوریؒ نے طویل علالت کے بعد بتاریخ ۲۶/ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۳/ فروری ۲۰۱۸ء بروز منگل صبح اذان فجر کے وقت دہردون کے ہسپتال میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا، حضرت کے وصال سے شریعت وطریقت کی دنیا میں ایسا خلا پیدا ہوگیا جس کا پر ہونا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہے۔

عرصے سے حضرت کاما کی حالت میں سخت علیل تھے، نہ کسی کو پہچانتے تھے اور نہ ہی کسی سے بات کرتے بس خاموش رہتے اور ہونٹ ہلاتے رہتے، جب خانقاہ میں معتقدین و متعلقین کا ہجوم ہوتا تو تھوڑی دیر کے لیے حضرت کو کرسی پر بٹھادیا جاتا، متعلقین ومعتقدین پروانہ وار آتے اور صرف زیارت کر کے ہی اپنے دلوں میں حلاوت ونورانیت محسوس کرتے اور رخصت ہوجاتے، حضرت کی زیارت سے مشرف ہونے والا ہر آدمی اس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ آپ ان اہل اللہ میں سے تھے جنہیں دیکھ کر خدا یاد آجائے، اگرچہ بیمار تھے اور بیماری بھی کوئی معمولی نہیں کئی سالوں سے حالت کاما میں تھے؛ لیکن پھر بھی آپ کی کیفیت اور چہرے کی نورانیت ورونق ایسی تھی کہ کوئی بھی نو وارد حضرت کی ظاہری ہیئت دیکھ کر قطعاً نہیں کہہ سکتا تھا کہ آپ بیمار ہیں اور حالت کاما میں ہیں؛ بلکہ دیکھنے میں تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ نہایت پر وقار وسنجیدہ انداز میں بیٹھے ہوئے کچھ غور وفکر فرمارہے ہیں۔

ناچیز کو وطنی قربت کی وجہ سے متعدد مرتبہ حضرت کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے اور جب سے رائپور حاضری کی سعادت ملی تبھی سے آپ کو اسی حالت کاما میں دیکھا، اگرچہ ناچیز کو اپنے بچپن کے وہ لمحات بھی یاد ہیں جب ناچیز مدرسہ دارالعلوم رشیدیہ جوالاپور میں حفظ قرآن کا طالبعلم تھا حضرت مدرسہ تشریف لائے مختصر بیان کیا اور دعا فرمائی، یہ غالباً ۱۹۹۸ء کا واقعہ ہے، اس وقت ناچیز کی عمر صرف آٹھ سال تھی۔

حضرت کے وصال کی خبر پورے عالم کے مسلمانوں بالخصوص ہمارے سہارنپور واطراف والوں پر بجلی بن کر گری اور خبر سنتے ہی لوگ دیوانہ وار رائپور کی طرف دوڑ پڑے، رائپور سے تقریباً پانچ کلومیٹر دور گندیوڑ تک لوگوں کا ہجوم تھا؛ اس لیے گاڑیوں کو گندیوڑ میں روک لیا گیا، آگے کا پانچ کلومیٹر کا فاصلہ لوگوں کو

پیدل طے کرنا تھا جو لوگوں نے حضرت کی محبت میں دیوانہ وار طے کرلیا، بعض لوگ بیمار تھے چلنے پھرنے سے معذور تھے؛ لیکن پھر بھی رائپور کی جانب دوڑے چلے جارہے تھے، ناچیز کے والد محترم حافظ عبدالحمید صاحب مدظلہ جو مسلسل بیماریوں اور عوارض کی وجہ سے گھر سے مسجد تک بھی بمشکل ہی پہنچتے ہیں اُس روز حضرت کی محبت میں گندیوڑ سے رائپور پانچ کلومیٹر پیدل چلے گئے، غرض رائپور جیسے چھوٹے سے گاؤں میں لاکھوں انسانوں کا سمندر تھا، تقریباً چار بجے حضرت کے داماد اور جانشین منشی عتیق احمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت کے شیوخ شاہ عبدالرحیم، شاہ عبدالقادر رحمہم اللہ وغیرہ کے پڑوس میں حضرت کو دفن کردیا گیا۔

اللہ تعالی حضرت کی مغفرت فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اللھم لاتحرمنا اجرہ ولاتفتنا بعدہ۔ آمین

یادگار اسلاف، مجاہد ابن مجاہد، فخر بہرائچ

حضرت اقدس مولانا حیات اللہ قاسمی نور اللہ مرقدہ و برد مضجعہ

سابق صدر جمعیۃ علماء اتر پردیش و مہتمم جامعہ عربیہ نور العلوم بہرائچ یو۔ پی

حیات و خدمات

از: مولانا عتیق الرحمن قاسمی بہرائچی استاذ حدیث و ناظم تعلیمات جامعہ ہتھورا باندہ

۲۴/ ربیع الثانی ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۴ جنوری ۲۰۱۸ء کا سورج ملک وقوم خصوصاً اہلیان بہرائچ کے لیے درد وغم کی سسکیاں، حزن وملال کی خلش، اضطراب و بے چینی کی جراحتیں، کرب والم کی ٹیسیں بٹورے ہوئے طلوع ہوا یعنی مجاھد ابن مجاھد، قوم وملت کے غم گسار، اسکی ڈوبتی کشتی کے کھیون ہار، باعزم وباحوصلہ قائد، مفکر اور مدبر، اسلام کے مخلص سپاہی، جامعہ نور العلوم کے نگہبان، جمعیۃ العلماء اتر پردیش کے سابق صدر، ہم سب کے مخدوم ومحترم حضرت مولانا حیات اللہ صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ وقتِ سحر جوار رحمت میں مکین ہوگئے ع خدا مغفرت کرے بہت خوب مرد تھا

حضرت مولانا مرحوم کی نماز جنازہ جامع مسجد بہرائچ کے وسیع وعریض صحن میں قائد ملت حضرت مولانا سید محمود اسعد مدنی دامت برکاتہم ناظم عمومی جمعیۃ علماء ہند وسابق ممبر پارلیامنٹ وصدر مجلس شوریٰ نور العلوم بہرائچ نے پڑھائی۔ مولانا موصوف لاریب کوئی فرشتہ یا ما فوق الفطرت دیو مالائی شخصیت نہیں تھے وہ معصوم نہیں تھے انکی عملی اور قومی زندگی کے فلسفہ، طرزِ فکر، کام کے انداز سے اختلاف کی گنجائش ہے بشرطیکہ حد ادب میں ہو اور میرے خیال میں کوئی بھی ملی رہبر اور قومی قائد جو مخلص اور دُھنی، عزم کا پختہ اور عمل کا رسیا ہو وہ اس سے مبرا نہیں ہوسکتا اور یہ زندگی کا کوئی قابل مواخذہ اور باعث تشویش نقص بھی نہیں ہے، سب کی منھ دیکھی کرنا نفاق کی کھیتی کو اگاتا ہے اور یقین واعتماد کے نور کو بے اعتمادی اور بے یقینی کی بدلی اور دُھند میں چھپا دیتا ہے۔

دنیا ذی استعداد عالموں اور کامیاب منتظمین سے خالی نہیں ہے؛ لیکن بے لوث خادمانِ قوم وملت کے فیض، ان کے کردار کے اجالوں ان کے عزم وحوصلوں، انکی اولوالعزمیوں، کوہ پیمائیوں کے جلال، قوت فیصلہ کی ہنکار اور ناخون عقل وتدبیر سے گتھیوں کے قابل قبول حل کی صلاحیتوں کے حاملین سے تیزی سے

خالی ہوتی جارہی ہے۔

مولانا مرحوم انہیں باکمالوں، صدرشک جیالوں، لائق صد افتخار شاہینوں، چست اور پھرتیلے عقابوں ،شیر دل، بہادروں کی انجمن کے فرد فرید تھے وہ انتہائی مضبوط اعصاب کے مالک تھے، وہ مخالف ماحول، مسائل کی حوصلہ شکن آندھیوں اور بدگمانیوں کی بادسرسر میں کام کرنے کا ہنر جانتے بھی تھے اور اسکو برتتے بھی تھے وہ مردم شناس وسیع الظرف اور کشادہ قلب تھے، خورد نواز تھے، کم از کم راقم کا یہی مشاہدہ ہے۔

خوب معلوم ہے کہ بہرائچ کے ایک مدرسہ کے ذمہ دار جو مولانا مرحوم کے شاگرد ہیں کسی معاملہ کولیکر وہ مولانا سے بدمزہ ہو گئے اور استاد وشاگرد کے تعلقات میں خاصی تلخی در آئی؛ لیکن ایک تقریب جسکے منتظم شاگرد صاحب ہی تھے، مولانا کو بھی مدعو کیا گیا تھا گو دعوت سرسری ہی تھی؛ لیکن یہ ہے وہ کردار جو ہماری زندگیوں سے عنقا ہوتا جارہا ہے اور جس کی جستجو میں نگاہیں بےنور ہورہی ہیں، مولانا نے نہ صرف یہ کہ اسٹیج شیئر کیا؛ بلکہ اپنے بڑے پن کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے ان شاگرد کی سرِ محفل ہمت افزائی بھی کی، دعائیں بھی دیں مزید ترقیات کی حسین تمناؤں کا اظہار بھی کیا اور برملا یہ بھی کہا کہ ہماری ان عزیز سے جو شاگرد اور فیض یافتہ ہیں شکر رنجی ہوگئی تھی، میں اس جلسہ میں برسر مجمع ان سے معافی مانگتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں کہ حق پر وہی تھے، اس جیسا ایک اور واقعہ بہرائچ کا میرے علم میں ہی نہیں میری نگاہوں کے سامنے کا ہے۔ یہ مولانا مرحوم کا ہی جگر تھا کہ ان کی دعوتوں کو بھی شرفِ قبولیت بخشا جنھوں نے مولانا کی عظمت کے اعتراف میں بخل سے ہی کام نہیں لیا بلکہ روحانی اذیت اور قلبی تکالیف کا باعث بنے۔

قومی اور سماجی کام کی ڈگر بہت کٹھن اور صبر آزما ہے، کام کرنے والا، خادمِ دین وملت اپنے قلب وجگر کا جو ہر نچوڑ دیتا ہے، اپنی علمی اور فنی صلاحیتوں کا قیمہ اور سینے کو آرزؤں کا مدفن بنا دیتا ہے نہ وقت پر دانا اور نہ پانی، نیند بھر سونے کی فرصت نہیں، گھر کے نونہالوں کے لیے وقت نہیں وہ اور اسکی ساری خوشیاں قوم کی بھلائی کی نذر۔ پر، صلہ میں قوم اسے گالیوں کی سوغات دیتی ہے اسکی عزت وناموس سے مزے لے لے کر کھیلتی ہے آہ ثم آہ!

یوں تو علم وفن، زہد وورع، اخلاص واحسان، تاریخ وادب، انشاء، خطابت اور صحافت سب ہی انمول موتی اور متاعِ حیات ہیں؛ لیکن خدمتِ خلق، انسانوں کی راحت رسانی، مظلوموں کی دستگیری، سماجی ہم آہنگی کی جدوجہد حسن لازوال بھی ہے اور انسانیت کے سر کا تاج بھی۔

بالیقین مولانا ہر دل عزیز قائد، بیدار مغز، ذہین اور زیرک رہنما، مقبول عام، دردمند میرِ کارواں اور

خادمِ دین وملت تھے میں ان کے اسی رخِ روشن کا شیدا ہوں، میرا دل ان کی انہیں عظمتوں کی تجلی گاہ ہے، مولانا سے میرا تعلق استاذ اور شاگرد کا نہیں، نور العلوم کا فیض یافتہ اور احسان مند ہوں۔

پرائمری گاؤں سے آکر پڑھا اور عربی کی ابتدائی تعلیم بھی حاصل کی پر مقدر کی بات علمی استفادہ کی صورت پیدا نہ ہوسکی چونکہ مولانا میری طالب علمی کے زمانہ میں وسطی میں ترقی کر گئے تھے اور ہم اس مرحلہ سے پہلے ہی ھتوڑا باندہ چلے آئے تھے؛ لیکن محنت ومجاہدہ، اصابت رائے، عقل ودانائی، عزمِ محکم، ارادہ کی بلندی اور پختگی کی وہ روشن مثال تھے جسکا اعتراف نہ کرنا خورشید کی نور افشانی کا انکار ہے۔

عرصۂ دراز سے وہ شوگر اور بلیڈ پریشر کے مریض تھے جس نے انکی ہڈیوں کو کھوکھلا بنا دیا تھا، بینائی بھی متاثر ہونے لگی تھی، صدہا اعذار پیدا ہوگئے تھے، دماغی قوتیں بھی زوال پذیر تھیں یہ سب کچھ تھا پر ان کا چہرہ پرنور، قوی، جوانوں جیسا بارعب وجیہ، انکا عزم وحوصلہ شباب سے بھی زیادہ توانا، حیرت ہوتی کہ عمر کے آخری سال کو چھوڑ دیجئے تو وہ اکیلے دور دراز کے سفر پر کیسے روانہ ہوجاتے!

جامعہ نور العلوم بہرائچ جس کے بانی ومؤسس حضرت مولانا محفوظ الرحمن صاحب نامیؒ ہیں اور جنکی روحانیت کی قوس وقزح آج بھی نور العلوم کے بام ودر پر جلوہ فگن دیکھی جاسکتی ہے؛ لیکن اس کو حسین تاج محل بنانے اور آسمان شہرت پر پہنچانے کا سہرا خود مولانا موصوف اور ان کے والد بزرگوار حضرت مولانا کلیم اللہ صاحب نوری سابق کارگذار مہتمم کے سر ہے جن کو ہم لوگ اپنی طالب علمی میں بھولے اور سادے سے پیار بھرے لفظ میں ”مولوی صاحب“ کہا کرتے تھے، جب تذکرہ مولوی صاحب مرحوم کا آہی گیا ہے تو جملۂ معترضہ کے طور پر ان کی بلندئی اخلاق کا ایک قصہ سن ہی لیجیے! جسکا میں عینی شاہد ہوں اطرافِ قیصر گنج کا ہمارا درسی ساتھی کسی وجہ سے درمیان سال نور العلوم سے بھاگ کر جامعہ عربیہ ھتوڑا آگیا اس بدنصیب ساتھی نے مولوی صاحب مرحوم کو ایسی مغلظات پوسٹ کارڈ پر لکھ کر ارسال کردیں جن کو سوچ کر آج بھی کلیجہ کانپ جاتا ہے اسنے وہ کارڈ دکھایا تھا، لاکھ سمجھانے کے باوجود وہ اپنے فیصلہ سے باز نہیں آیا حالانکہ وہ مولوی صاحب مرحوم کے زیر تربیت بھی رہ چکا تھا اور تلمذ کی نسبت بھی رکھتا تھا، خدا معلوم کیوں وہ جذباتی اور مشتعل ہوگیا تھا خیر اس کا پوسٹ کارڈ مولوی صاحب مرحوم کے لیے اذیت رساں ہوا لیکن قربان! مولوی صاحب کے حلم، عفو ودرگذر اور جواں مردی پر، موصوف مرحوم نے جوابی کارڈ بھیجا جس میں درج تھا ”تم نے مجھے جن القاب سے یاد کیا ہے میں تو اس قابل بھی نہ تھا مجھے نہیں یاد پڑتا کہ زندگی میں مجھ سے کوئی ایسی نیکی ہوئی ہو جو روز محشر سہارا بنے؛ لیکن مجھے اللہ تعالی کی کریم ذات سے امید ہے کہ وہ مجھ جیسے گنہگار کو تم

طالب علموں کی خاکِ پا اور جوتیوں کی گرد کی برکت سے معاف کردیگا

گئے عشاق وعدۂ فردا لیکر

اب ڈھونڈ انہیں چراغِ رخِ زیبا لیکر

یہ ہیں حسن اخلاق کے وہ روشن منارے جن کے گرد خوگرِ انسانیت کے پتنگے چکر لگا کر زندگی کی معراج پاتے تھے۔

میں نے اپنے درسی رفیق کو بدنصیب اسلیے کہا کہ وہ جانے کیوں اپنا تعلیمی سفر جاری نہ رکھ سکا، سبب کے طور پر رمضان کی چھٹی میں ایکسیڈینٹ ہوگیا اور روبہ صحت ہوجانے کے بعد بھی وہ حوصلہ برقرار نہ رکھ سکا میرا خیال یہی ہے کہ مولوی صاحب مرحوم کا حلم بے پناہ خدا کی پکڑ کو دعوت دے گیا سچ ہے جو اللہ کے مخلص بندوں سے الجھتا ہے اللہ اس کا مواخذہ ضرور فرماتے ہیں، آج کے اس فتنہ فساد کے دور میں جہاں ملکی سلامیت خطرے میں ہے، جمہوریت تماشا بنی ہوئی ہے، آدمیت کی آبرو تار تار ہے، فرقہ پرستی کی آگ باغِ آدم کو جلا کر راکھ بنا دینے کے درپہ ہے، قومی مسائل سدراہ بنے ہوئے ہیں ایسے میں ہمیں مولانا حیات اللہ قاسمی صاحب مرحوم کی یاد ہمیشہ ستائے گی، ملت کو اس نازک گھڑی میں ان کی مدبرانہ سلجھی ہوئی قیادت کی زیادہ ضرورت تھی وہ بہترین منتظم تھے نور العلوم کا نظم ونسق اور طلبہ کا تربیتی نظام اِسکی زندہ مثال ہے

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

مولانا موصوف کی پیدائش یکم مئی ۱۹۵۳ء میں ہوئی، نور العلوم بہرائچ اور اس کے نامور اساتذہ کے زیر سایہ پروان چڑھے، میری معلومات کی حد تک امداد العلوم زید پور، بارہ بنکی سے از ۱۹۶۷ء تا ۱۹۶۸ء فیضاب ہوئے، مولانا رشید الدین صاحب حمیدیؒ کے دامن تربیت سے بھی وابستہ رہے، از ۱۹۶۹ء تا ۱۹۷۳ء دار العلوم دیوبند کے علمی، فکری اور تحریکی ماحول نے شخصیت کو چار چاند لگائے اور فدائے ملت حضرت مولانا اسعد صاحب مدنی مرحوم کی عبقری شخصیت سے وابستگی نے قائدانہ بال و پر فراہم کئے، وہ جمعیۃ العلماء اتر پردیش کے چار میقات تک صدر رہے جسکی تفصیل یوں ہے ناظم جمعیۃ العلماء اتر پردیش از ۱۹۸۲ء تا ۱۹۹۷ء نائب صدر از ۱۹۹۷ء تا ۲۰۰۱ء صدر یکم جولائی ۲۰۰۱ء تا ستمبر ۲۰۱۶ء تقریباً پندرہ سال منصب صدارت اتر پردیش کو زینت بخشا۔

جامعہ نور العلوم بہرائچ میں بحیثیت مدرس مئی ۱۹۷۵ء میں تقرر عمل میں آیا ۱۹۸۹ء میں عہدۂ نیابتِ

اہتمام پر ترقی دی گئی، جون ۲۰۰۰ء میں شوریٰ نے کارگذار مہتمم طے کیا اور مارچ ۲۰۰۸ء میں بالاستقلال اہتمام کی مکمل ذمہ داری سے سرفراز کئے گئے، مرحوم نے تقریباً ۲۴ سال نورالعلوم کی زلفوں کو سنوارا، مرحوم کا دور اہتمام نورالعلوم کا تعمیر وترقی، طلبہ واساتذہ کے اضافے کے لحاظ سے سنہرا اور زریں باب ہے مجھ ایسے کور چشموں کو ان کی عوامی مقبولیت اور محبوبیت کا کچھ اندازہ اُس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے انسانی سیلاب سے ہوا جو مرحوم کی آخری دید کے لیے نورالعلوم امنڈ آیا تھا وہ شاید مرحوم کے جنازہ کو کندھا دیکر اپنے رنجور دلوں کی تسکین کرنا چاہتے تھے۔

مرحوم کے انتقال کے ساتھ محنت، مجاہدہ، جفا کشی، عوامی خدمت، عاقبت بینی جواں مردی اور جاں سپاری کے ایک عہد کا خاتمہ ہو گیا، مرحوم کی نرینہ اولاد میں مولوی حافظ سعید اختر صاحب سب سے بڑے ہیں جو ماشاء اللہ اپنے نامور باپ اور دادا کی طرح باحوصلہ اور معاون مہتمم نورالعلوم ہیں، منجھلے صاحبزادے مولانا حافظ صدیق اختر ہیں جو نورالعلوم کے شعبۂ حفظ میں خدمت کر رہے ہیں تیسرے صاحبزادے دیوبند میں موقوف علیہ کے متعلم ہیں اللہ تعالی مرحوم کو کروٹ کروٹ سکون نصیب کرے اہل تعلق اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین

آسماں اسکی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

اپیل

احقاق حق اور ابطال باطل کی اہم ترین ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دینے کے لئے افراد سازی کی ضرورت ہے، اسی مقصد کی تکمیل کے لئے شہر سجان گڈھ میں میگا ہائی وے اور نیشنل ہائی وے 65 سے متصل ساڑھے بائیس لاکھ روپے کی ایک زمین خریدی گئی ہے، جس کا رقبہ تقریباً ساڑھے چار ہزار گز ہے، زمین کی آدھے سے زیادہ قیمت ابھی بقایا ہے، اس زمین پر ایک ایسے ادارے کی تعمیر زیر تجویز ہے جس میں دارالعلوم دیوبند کی سرپرستی اور نگرانی میں مدارس کے فارغین فضلاء کو رد باطل پر تخصص اور پی ایچ ڈی کرائی جائے گی جس کے لئے دارالعلوم دیوبند اور ملک کے دیگر معتبر اداروں کے ممتاز فضلاء و متخصصین کی خدمات حاصل کی جائیں گی، نیز تحقیق و تدقیق کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک عظیم الشان لائبریری کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔

اس کثیر المصارف پروجیکٹ کی تکمیل ہم تہی دستوں کے لئے بظاہر ناممکن ہے، لیکن خدا کی نصرت غیبی پر توکل کر کے یہ جرأت کی ہے امید ہے کہ اہل خیر اور علم دوست و مسلکی حمیت وغیرت رکھنے والے حضرات اس جانب توجہ فرما کر اس عظیم الشان کام کی تکمیل کا ذریعہ بنیں گے۔ اس کے صلہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کو بہترین اجر عنایت فرمائیں گے، ان شاء اللہ

MARKAZI OFFICE MAJLIS E TAHAFFUZ E SUNNAT

Ladnu Road Sujangharh Dist. Churu (R.J) 331507

Mob. No. 9024799841, 9457637025